إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

www.KitaboSunnat.com

راہِ ہدایت

قرآن مجید کی منتخب آیات کا ترجمہ و تفسیر اور عملی و تحقیقی بیان

از: چوہدری جواد سلیم ولد چوہدری محمد سلیم

نظرثانی:
حافظ صلاح الدین یوسف

- قرآن مجید کی آیات واضح ہیں
- دعوتِ اسلام
- شرک
- شفاعت
- اللہ عالم الغیب ہے
- مومن
- اخلاقیات
- اسراف و بخل
- پردہ
- ہدایتِ الٰہی
- سود
- زکوٰۃ
- آخرت
- غیبت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

راہِ ہدایت

قرآنِ مجید کی منتخب آیات کا

ترجمہ وتفسیر

اور علمی وتحقیقی بیان

www.KitaboSunnat.com

از: چوہدری جواد سلیم ولد چوہدری محمد سلیم

نظرِ ثانی: حافظ صلاح الدین یوسف

1- قرآن مجید کی آیات صاف صاف اور واضح ہیں
2- دعوتِ اسلام
3- شرک
4- شفاعت
5- اللہ عالم الغیب ہے
6- مومن
7- اخلاقیات
8- اسراف و بخل
9- پردہ
10- ہدایاتِ الٰہی
11- سود
12- زکوٰۃ
13- آخرت
14- غیبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے مصنف چوہدری جواد سلیم محفوظ ہیں

نام کتاب	راہِ ہدایت
مصنف	چوہدری جواد سلیم ولد چوہدری محمد سلیم
نظر ثانی	حافظ صلاح الدین یوسف
طبع اوّل	
تعداد	
پبلشر	اے جے ایس انٹر پرائزر ماڈل ٹاؤن، لاہور 0323-4044199

ڈسٹری بیوٹر

ہیثم بُک کارنر

38۔غزنی سٹریٹ۔ نزد اقراء سنٹر۔ اردو بازار لاہور

Ph: 042-37242970 Mob: 0300-8051080

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوہدری جواد سلیم صاحب اگرچہ کاروباری آدمی ہیں اور معروف معنوں میں عالم دین بھی نہیں ہیں لیکن جذبۂ تبلیغ سے سرشار اور اصلاح ملت کا درد رکھنے والے ہیں۔

اور تبلیغ اور اصلاح ملت دونوں کام ایسے ہیں جن کے لیے کسی مدرسے کی سند یا کسی یونیورسٹی کی ڈگری ضروری نہیں۔ بلغوا عنی ولو آیۃ (الحدیث) ''تمہیں ایک آیت (دینی بات) بھی آتی ہے تو اسے آگے پہنچاؤ، اس کی تبلیغ کرو۔'' اور الدین النصیحۃ (الحدیث) ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔''

یہ دونوں حدیثیں اس امر کی وضاحت کے لیے کافی ہیں کہ تبلیغ اور اصلاح و خیر خواہی، دونوں کام اپنے اپنے دائرے میں اور استطاعت و استعداد کے مطابق ہر مسلمان کی ذمے داری ہے۔

چوہدری جواد سلیم صاحب کی بھی یہ کاوش ان کے دونوں جذبوں کی آئینہ دار ہے جن سے اللہ نے ان کو نوازا ہے۔ اللہ کرے جوش تبلیغ اور زیادہ۔

علاوہ ازیں انہوں نے زیادہ تر قرآنی آیات ہی جمع کی ہیں اور ان کی تشریح بھی معتبر اور مستند تفاسیر ہی سے نقل کی ہیں اور انہی کی روشنی میں انہوں نے جا بجا اپنی طرف سے ''بیان'' کے عنوان سے توضیح و تشریح کی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ مواد رطب و یابس سے پاک اور مستند اور قابل اعتبار ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور اس کو بے راہ رو قوم کی رہبری کا ذریعہ بنا دے۔ آمین!

حافظ صلاح الدین یوسف
مدیر: شعبۂ تحقیق و تالیف دار السلام، لاہور
5 / اکتوبر 2013ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزارشِ احوالِ واقعی

یہ قرآنی آیات وتفسیر وبیان پر مشتمل کتاب میں نے صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کے لیے لکھی ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنا ہے اور اس کتاب کی بدولت کسی قسم کا دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کی میری کوئی نیت نہیں ہے۔ میں اس کتاب کا صرف اتنا ہی ہدیہ وصول کرتا ہوں جتنا اس کتاب کو چھاپنے میں رقم خرچ ہوتی ہے۔ میں کتابیں مفت بھی تقسیم کرتا ہوں۔ آپ حضرات کو بھی چاہیے کہ اس کتاب ''راہِ ہدایت'' کو خرید کر لوگوں میں بانٹیں اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کے لیے۔ اس کتاب کو اگر کوئی سیلز مین آپ تک پہنچاتا ہے یا کوئی دکان دار اپنی دکان پر یہ کتاب رکھ کر فروخت کرتا ہے، تو یہ لوگ اپنے سروس چارجز لیں گے تو آپ ان کو معقول سروس چارجز ادا کر دیجیے گا۔ اگر کوئی نفع ہوتا ہے تو نفع کی رقم مفت کتابیں بانٹنے میں اور دین کی تبلیغ میں خرچ ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی اصل قیمت جو اس مرتبہ نکلی ہے، جو بغیر کسی قسم کے نفع کے ہے وہ تقریباً .... ہے۔

جن حضرات کو یہ کتاب چاہیے وہ اس نمبر پر .... رابطہ کر سکتے ہیں یا ایس ایم ایس کے ذریعے اپنا آرڈر بک کرا سکتے ہیں، ڈیلیوری چارجز الگ سے ہوں گے جو آپ کو بتا دیئے جائیں گے کہ کس کوریئر کمپنی کے کیا چارجز ہیں۔

چوہدری جواد سلیم
ولد چوہدری محمد سلیم
Email.ChjawadSaleem@gmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتب

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نازل فرمایا لوگوں کی ہدایت ونصیحت کے لیے کہ انسان کو اس دنیا میں کس طرح زندگی بسر کرنا ہے اور زندگی گزارنے کے لیے کیا دین اسلام کے اصول وقوانین ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر کیا سزائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہدایت ونصیحت نامہ قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک پہنچا، یعنی اللہ تعالیٰ سے حضور ﷺ تک پہنچایا گیا، حضور ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک پہنچا اور پھر ہر دور کے مسلمانوں سے ہوتا ہوتا یہ ہمارے تک پہنچا اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔

ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کے دین اور قرآن مجید کے وارث ہیں، جس طرح حضور ﷺ نے قرآن مجید اور یہ دین الٰہی ہم تک پہنچایا اب آگے ہمیں دین اسلام کی ہدایت پہنچانی ہے اللہ تعالیٰ کے دین کے مکمل نفاذ کے لیے۔

میں بھی اپنا یہ فرض ادا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی ہدایات لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اللہ کے دین کی تبلیغ کے لیے میں نے قرآن مجید میں سے چند آیات منتخب کی ہیں جو ہم سب انسانوں کی ہدایت کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سب مکمل قرآن ترجمہ وتفسیر کے ساتھ بار بار پڑھا کریں اور اللہ کی ہدایات پر عمل کریں۔ آمین

آج کل کتنے لوگ قرآن مجید ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھتے ہوں گے میرے خیال سے بہت کم لوگ قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے واقف ہیں۔ یہ کتاب راہِ ہدایت اُن لوگوں کے لیے ہے جن کے پاس دنیاداری کے لیے بہت وقت ہے لیکن قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کے لیے وقت نہیں ہے۔ مگر وہ لوگ قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے سے وہ اللہ تعالیٰ کے اکثر احکامات سمجھ جائیں گے۔ ان شاء اللہ

یوں تو قرآن مجید کی ہر آیت انتہائی اہم ہے مگر جن لوگوں کے پاس پورا قرآن مجید ترجمہ وتفسیر کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے اور سمجھنے کے لیے وقت نہیں ہے میں نے اُن کے لیے چند آیات اس کتاب میں منتخب کی ہیں جو اگر وہ پڑھیں تو بہت حد تک اُن کی سمجھ میں دین کی حقیقت آجائے گی ان شاء اللہ، اور اُن کا دین کے بارے میں عقیدہ بھی درست ہوگا ان شاء اللہ۔

جو شخص بھی اِن آیات کا ترجمہ وتفسیر و بیان کا توجہ سے بغور مطالعہ کرے گا ان شاء اللہ وہ اللہ تعالیٰ کی اکثر ہدایات تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہر آیت کے ترجمہ وتفسیر کو آہستہ آہستہ سمجھ سمجھ کر پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ میری اس دین کی تبلیغ کی کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

چوہدری جواد سلیم
ولد چوہدری محمد سلیم
27 رمضان المبارک
16 اگست 2012ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

باب 1

باب ابتداء قرآنِ مجید کی آیات صاف صاف اور آسان ہیں ---------- 11

باب: 2

دعوتِ اسلام ---------- 16
اللہ کی آیتیں پہنچا دینا ہی اصل تبلیغ ہے ---------- 31
تبلیغ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے ---------- 33
آدابِ تبلیغ ---------- 39

باب: 3

شرک ---------- 41
اللہ کو پکارو یعنی صرف اللہ سے دعا مانگو ---------- 48
دشمن بن جائیں گے ---------- 50
غیر اللہ کے نامزد کی ہوئی نذر و نیاز حرام ہے شرک ہے ---------- 54
مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہے ---------- 59
اللہ مشکل کشا، اللہ صاحب عطا ---------- 62
غلط عقیدہ وحدۃ الوجود یا وجودِ توحیدی (Pantheism) ---------- 66
غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے ---------- 71

باب 4

شفاعت ---------- 73
مشرکین مکہ ایک اللہ کو کائنات کا خالق و مالک مانتے تھے ---------- 83

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اللہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے ---- 86
صرف اللہ سے مانگو ---- 92
اہل قبور سے مانگنا شرک ہے ---- 93

باب 5

اللہ عالم الغیب اور حضور ﷺ بشر ہیں ---- 98
اہل بدعت آپ ﷺ کی بشریت کا انکار کرتے ہیں ---- 99
عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے.....غلط ترجمہ کرتے ہیں ---- 106

باب 6

مومن ---- 124

باب 7

اخلاقیات ---- 129

باب 8

اسراف وبخل ---- 146

باب 9

پردہ ---- 153

باب 10

ہدایاتِ الٰہی ---- 157
اللہ تعالیٰ کے دس احکامات ---- 158
دجالی فتنہ ---- 160
حج فرض ہے ---- 163
جہاد فرض ہے ---- 164
جن وانس کو اللہ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ---- 167

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفرقے میں نہ پڑو ---------- 168
ہم جنس پرستی حرام ہے ---------- 170
ناپ تول پورا کرو ---------- 171
شراب اور جوا حرام ہے ---------- 173
شہید زندہ ہیں اللہ کے پاس ہیں ---------- 175
نماز دین اسلام کا اہم ترین فرض اور رکن ہے ---------- 177
صوم (روزہ)، صیام (روزے) ---------- 180
جادو وسحر حرام ہے ---------- 181
جھوٹ مت بولو ---------- 183
گواہی مت چھپاؤ ---------- 184
شاعروں کی پیروی بے راہ لوگ کرتے ہیں ---------- 185

باب 11

سود ---------- 196
موجودہ اسلامی بینکاری حرام ہے ---------- 203

باب 12

زکوٰۃ ---------- 212

باب 13

آخرت ---------- 218

باب 14

غیبت ---------- 235

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست یادداشت ضروری نوٹس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 1

بابِ ابتداء

قرآنِ مجید کی آیات صاف صاف اور آسان ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہود (16) آیت 1:

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝

ترجمہ: الر، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے۔[1]

الاعراف (7) آیت 174:

وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

ترجمہ: ہم اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ باز آجائیں۔[174]

الحج (22) آیت 16:

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝

ترجمہ: ہم نے اسی طرح اس قرآن کو واضح آیتوں میں اتارا ہے۔ جسے اللہ چاہے ہدایت نصیب فرماتا ہے۔[16]

الاحقاف (46) آیت 7:

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمہ: اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آچکی، کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔[7]

حٰمٓ السَّجْدَة (41) آیت 44:

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّ عَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۝

ترجمہ: اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ کہہ دیجیے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے اِن کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔[44]

تفسیر: دور دراز جگہ سے پکارے جانے سے مراد یہ ہے کہ یعنی جس طرح دور کا شخص دوری کی وجہ سے پکارنے والے کی آواز سننے سے قاصر رہتا ہے، اسی طرح اِن لوگوں کی عقل وفہم میں اللہ تعالیٰ کا کلام قرآنِ مجید نہیں آتا۔

یونس (10) آیت 15:

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۵

ترجمہ: اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجیے۔ آپ ﷺ یوں کہہ دیجیے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔[15]

یٰس (36) آیت 69:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝۶۹ۙ

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا۔ اور وہ آپ کے شایان بھی نہیں ہے۔ وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔[69]

الکہف (18) آیات 1 تا 2:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝۱ؕ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾

ترجمہ: تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔[1] بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ اِن کے لیے بہترین بدلہ ہے۔[2]

الدُّخان (44) آیت 58:

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

ترجمہ: ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔[58]

الحجر (15) آیت 9:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾

ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔[9]

بیان: اوپر سورۂ ہود آیت 1، الاعراف آیت 174، الحج آیت 16، سورۃ الاحقاف آیت 7، سورہ حم السجدہ آیت 44 اور سورت یونس آیت 15 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کی آیات صاف صاف بیان کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے قرآنِ مجید کی آیات صاف صاف بیان کی ہیں یعنی اس قرآنِ مجید کی آیات کو آسان عربی زبان میں اُتارا ہے نہ کہ کسی مشکل زبان عجمی وغیرہ میں اُتارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ قرآنِ مجید کی آیات سمجھنے میں انتہائی آسان اور صاف صاف ہیں۔ اِسی طرح اوپر سورت الکہف کی آیات نمبر ایک (1) اور دو (2) میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے اس قرآن میں کسی قسم کی کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی بلکہ اس قرآنِ مجید کو ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا ہے۔

اوپر سورت الدخان میں پھر اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے اس قرآن کو حضور ﷺ کی زبان میں آسان کر دیا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سورت الحجر میں فرماتا ہے کہ اس قرآن کو ہم نے نازل کیا اور اس کی حفاظت کرنے والے بھی ہم ہی ہیں، یعنی قرآنِ مجید کی ہر آیت کا لفظ بہ لفظ صحیح ہونے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ خود لے رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی حفاظت کا خود ذمہ لے لیا تو اس سے ختم نبوت کی بھی تصدیق ہوگئی یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ہدایات مکمل کردی ہیں انسانوں کے لیے قیامت تک کے لیے۔

جو شخص اس سے انکار کرے کہ اللہ کی آیات سمجھنے کے لیے آسان نہیں ہیں تو وہ اللہ کے قرآن میں بیان کردہ فرمان کی نافرمانی کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنے والا کافر کہلاتا ہے۔

یعنی جو آیات اللہ تعالیٰ نے ہم تک قرآن کے ذریعہ سے پہنچائی ہیں وہ سمجھنے میں انتہائی آسان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نماز پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید کی ہے لیکن نماز پڑھنے کا طریقہ قرآن میں نہیں ملتا احادیث مبارکہ میں ملتا ہے تو اس میں یہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے کہ نماز کا طریقہ احادیثِ مبارکہ سے مسلمانوں تک پہنچے، مگر اس سے یہ مطلب لینا کہ قرآن کی آیات واضح اور صاف صاف نہیں بالکل غلط ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کی نافرمانی ہوگی۔ لہٰذا احادیث مبارکہ کا اپنا مقام ہے۔ قرآنِ مجید تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اگر کسی پہاڑ پر اللہ تعالیٰ قرآن نازل فرماتا تو پہاڑ خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

جو آیات قرآن مجید میں سزا کے بارے میں آئی ہیں اُن کو بھی سمجھنا آسان ہے۔

القمر (54) آیت 17، آیت 22، آیت 32، آیت 40:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ (۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کردیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ [40,32,22,17]

مریم (19) آیت 97:

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾

ترجمہ: ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کردیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرا دے۔ [97]

قرآنِ مجید کی آیات کو سمجھنا آسان ہے مشکل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی مرتبہ اپنی آیات کے بارے میں فرمایا ہے کہ میری آیات بالکل آسان، واضح، صاف صاف اور درست ہیں۔

دین اسلام کو مزید سمجھنے کے لیے احادیث مبارکہ کا مطالعہ بھی کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب:2

دعوتِ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجر (15) آیات 87 تا 89:

وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ قُلْ اِنِّیْۤ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۹﴾

ترجمہ: یقیناً ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔ [87] آپ ہرگز اپنی نظریں اِس چیز کی طرف نہ دوڑائیں، جس سے ہم نے اِن میں سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے، نہ اِن پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کے لیے اپنے بازو جھکائے رہیں۔ [88] اور کہہ دیجیے کہ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ [89]

تفسیر: یعنی ''اور ہم نے آپ ﷺ کو سات آیتیں دیں جو نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہیں اور قرآنِ عظیم دیا۔''

یا: ''اور ہم نے آپ ﷺ کو دی ہیں وہ سات آیتیں جو آپ ﷺ کا وظیفہ ہیں دوہرا دوہرا کر پڑھا کریں''، یہ سات آیتیں سورۂ فاتحہ ہیں۔

سورۂ فاتحہ کو اُمُّ الْقُرْآن بھی کہا گیا ہے یعنی اہمیت کے لحاظ سے خود اپنی جگہ پر سورۂ فاتحہ ایک قرآنِ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے۔

اے نبی ﷺ آپ ﷺ کی نگاہیں نہ اُٹھیں اُس ساز و سامان کی طرف جو ہم نے اِن کو عطا کیا ہے یعنی کافروں کو۔ حدیث ہے کہ دنیا کی دولت کی حیثیت اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی اِس دنیا سے نہ دیتا۔ یعنی آپ ﷺ کافروں کی شان و شوکت پر غم نہ کیجیے اور مسلمانوں پر شفقت رکھیے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو یہ بشارت دی ہے کہ قرآنِ عظیم اور سورۂ فاتحہ دنیا جہان کی مال و دولت سے بڑھ کر قیمتی اور اعلیٰ ترین ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی اُمت کو عطا فرمایا ہے۔

اَلْفَاتِحَة (1):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴿۬ۙ﴾ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضَّآلِّيْنَ ۝

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۝ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے ۝ بدلے کے دِن (یعنی قیامت) کا مالک ہے ۝ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۝ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا ۝ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی ۝

تفسیر: سورہ فاتحہ کا نصف حصہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اِس کی رحمت وربوبیت اور عدل وبادشاہت کے بیان میں ہے اور نصف حصے میں دعا ومناجات ہے جو بندہ اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہے۔

"اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝" یعنی "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔" یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔ ان الفاظ سے شرک کا سد باب کردیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید میں سورہ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فرمایا: وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (المائدۃ:۲)

ترجمہ: "نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔" ظاہر بات ہے کہ یہ تعاون ممنوع نہیں ہے اور نہ شرک ہے، بلکہ مطلوب ومحمود ہے۔

شرک تو یہ ہے کہ ایسے شخص سے مدد طلب کی جائے جو ظاہری طور پر مدد نہ کرسکتا ہو، جیسے کسی فوت شدہ شخص کو مدد کے لیے پکارنا، اس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا اور دور ونزدیک سے ہر ایک کی فریاد سننے کی صلاحیت سے بہرہ مند تسلیم کرنا۔ اس کا نام شرک ہے۔ جو بدقسمتی سے محبت اولیاء کے نام پر مسلمان ملکوں میں عام ہے۔ یعنی ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعا مانگنی چاہیے اور صرف اللہ سے ہی مدد طلب کرنی چاہیے۔

الذّٰرِيٰت (51) آیت 56:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝٥٦

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ [56]

تفسیر: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس ارادۂ شرعیہ کا اظہار ہے جو اس کو محبوب ومطلوب ہے کہ تمام جن وانس صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اطاعت بھی ایک اللہ کی کریں۔ یعنی انسانوں اور جنوں کو اس مقصد زندگی کی یاددہانی کرائی گئی ہے، جسے اگر انہوں نے فراموش کیے رکھا تو آخرت میں سخت باز پرس ہوگی اور وہ اس امتحان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ناکام قرار پائیں گے جس میں اللہ نے ان کو ارادہ واختیار کی آزادی دے کر اس جہان میں بھیجا۔
توحید یعنی اللہ کو ایک ماننا بھی عبادت ہے، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، قرآنِ مجید کا پڑھنا اور زندگی کو حضور ﷺ کے احکامات اور سنتوں کے مطابق گزارنا اور قرآنی احکامات کے مطابق زندگی گزارنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی عبادات ہیں۔

النساء (4) آیت 140:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۝

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔[140]

تفسیر: اوپر آیت میں اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم اور فرمان ہے جسے قرآنِ مجید میں متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے سورۂ الانعام 6، آیت 68 میں بھی یہ مضمون ہے۔ اس سے ہر وہ مجلس مراد ہے جہاں اللہ رسول کے احکام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو یا اہل بدعت واہل زیغ اپنی تاویلات کے ذریعے سے آیاتِ الٰہی کو توڑ مروڑ رہے ہوں۔ ایسی مجالس میں بیٹھنا سخت گناہ اور غضبِ الٰہی کا باعث ہے۔

حدیث ہے کہ ”جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اس دعوت میں شریک نہ ہو جس میں شراب کا دور چلے۔“ (مسند احمد جلد 1 ص 20 جلد 3 ص 339)۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسی مجلسوں اور اجتماعات میں شریک ہونا، جن میں اللہ ورسول ﷺ کے احکام کا قولاً یا عملاً مذاق اڑایا جاتا ہو، جیسے آج کل مغرب زدہ حلقوں میں بالعموم ایسا ہوتا ہے یا شادی بیاہ اور سالگرہ وغیرہ کی تقریبات میں کیا جاتا ہے، جو کہ سخت گناہ کا کام ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی داعی کسی مجلس والوں کو تبلیغ کر رہا ہو اور اگر مجلس والے اللہ ورسول کے احکامات کا مذاق اڑا رہے ہوں تو داعی کو چاہیے کہ اُس مجلس سے کنارہ کش ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البقرۃ (2) آیت 261:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔[261]

تفسیر: مثال اُن لوگوں کی جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے ہے جیسے ایک دانہ کہ اُس سے سات سٹے پیدا ہوئے ہر سٹے میں سو دانے پیدا ہوں تو ایک دانہ سے 700 دانے وجود میں آ گئے اِسی طرح اللہ کی دین کے لیے جو بھی مال خرچ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے مال میں اِضافہ کرتا رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، بڑی وسعت والا ہے۔

حٰمٓ السجدۃ (41) آیت 33:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ: اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں۔[33]

اٰلِ عمران (3) آیت 138:

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

ترجمہ: عام لوگوں کے لیے تو یہ (قرآن) بیان ہے اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔[138]

یونس (10) آیات 15 تا 18:

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۗ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾

ترجمہ: اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی اُمید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجیے۔ آپ ﷺ یوں کہہ دیجیے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اِس میں ترمیم کردوں بس میں تو اِسی کا اِتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعے پہنچا ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں [15] آپ ﷺ یوں کہہ دیجیے کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ تو میں تم کو وہ پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی اطلاع دیتا کیونکہ میں اِس سے پہلے تو ایک بڑا حصہ عمر کا تم میں رہ چکا ہوں۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے [16] سو اِس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اِس کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے، یقیناً ایسے مجرموں کو اصلاً فلاح نہ ہوگی [17] اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ اِن کو ضرر پہنچا سکتی ہیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے [18]

تفسیر: اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی اُمید نہیں ہے کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیں۔ اے نبی ﷺ کہہ دیجیے میرے لیے ہرگز ممکن نہیں ہے کہ میں اِس قرآن میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی کروں، میں تو خود پیروی کرتا ہوں اُس کی جو میری طرف وحی کی جا رہی ہے، میں اِس قرآن میں کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا، مجھے خود ڈر ہے اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں گا تو ایک بڑے دن کے عذاب کی پکڑ میں آ جاؤں گا۔ آپ ﷺ اُن سے کہیے اگر اللہ چاہتا ہوتا تو میں یہ قرآن تمہیں پڑھ کر نہ سناتا نہ میں یہ تم تک پہنچاتا تو اِس سے پہلے بھی میں تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں چالیس سال تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ اِس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ بات منسوب کی، جو اُس کی آیات کو جھٹلائے گا اُس سے بڑا ظالم کوئی نہیں، یقیناً مجرم لوگ فلاح نہیں پایا کرتے۔ اور یہ لوگ پوجتے ہیں اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو کہ جو نہ انہیں کوئی نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ نفع پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں یہ (بت یا فرشتے وغیرہ) اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں، آپ ﷺ کہیے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ اللہ بہت پاک اور بلند و بالا ہے اُن لوگوں کے شرک سے۔

یعنی آخر سفارشی کیا کہے گا کہ اے اللہ (نعوذ باللہ) تجھے معلوم نہیں مجھے معلوم ہے یہ آدمی بُرا آدمی نہیں ہے کیا یہ بات اللہ کے آگے کوئی کہہ سکتا ہے وہ ہستیاں جن کو تم شفعاء کہتے ہو وہ تو کچھ جانتے ہی نہیں کہ آسمان میں کیا ہے اور اِس زمین میں کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کیا بتائیں گے کہ یا اللہ یہ آدمی اچھا آدمی ہے تجھے معلوم نہیں مجھے معلوم ہے کیا کوئی اللہ تعالیٰ کو یہ بات کہہ سکتا ہے، ہرگز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن چیزوں سے پاک ہے اور وہ بلند ہے اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے کہ جو یہ شرک کرتے ہیں۔

النحل (16) آیت 68:

وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾

ترجمہ: آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی چھتریوں میں اپنے گھر (چھتے) بنائے [68]

تفسیر: اور آپ ﷺ کے رب نے وحی کی شہد کی مکھی کے جی میں کہ گھر بنا پہاڑوں پر اور درختوں پر اور جو لوگ عمارتیں بناتے ہیں ان میں۔

الجاثیۃ (45) آیت 11:

هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: یہ ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے بہت سخت دردناک عذاب ہے [11]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التغابن (64) آیت 10:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی (سب) جہنمی ہیں (جو) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے[10]

الفرقان (25) آیت 43 تا 44:

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

ترجمہ: کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواش نفس کو اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اس کے ذمہ دار ہوسکتے ہیں[43] کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ اِن میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ اِن سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے[44]

تفسیر: اے پیغمبر ﷺ آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفس کو بنا رکھا ہے تو کیا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسے شخص کی ذمہ داری لیں گے۔ اے نبی ﷺ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ جو اکثریت آپ کے پاس آ کر کبھی جمع ہوجاتی ہے کیا اِن کی اکثریت سنتی ہے یا عقل سے کام لیتی ہے، یہ سنتے سناتے نہیں ہیں یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ اُن سے بھی زیادہ بے راہ ہیں۔

یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے نفس کو جو چیز اچھی لگی، اسی کو اپنا دین ومذہب بنا لیا، کیا ایسے شخص کو آپ راہ یاب کرسکتے ہیں یا اللہ کے عذاب سے چھڑا سکتے ہیں۔

اس کو دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا "کیا وہ شخص جس کے لیے اس کا برا عمل مزین کر دیا گیا، پس وہ اسے اچھا سمجھتا ہے، پس اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے راہ یاب کرتا ہے۔ پس آپ اِن پر حسرت اور افسوس نہ کریں۔" (فاطر آیت 8)

یعنی چوپائے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے پیدا کرنے کا کیا مقصد ہے۔ لیکن انسان جسے اللہ کی عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، وہ ہر دور میں رسولوں کی یاد دہانی کے باوجود اللہ کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرتا ہے اور در در پر اپنا ماتھا ٹیکتا پھرتا ہے۔ اِس اعتبار سے یہ لوگ یقیناً چوپایوں سے بھی زیادہ بدتر اور گمراہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانعام (6) آیت 122:

اَوَ مَنۡ كَانَ مَيۡتًا فَاَحۡيَيۡنٰهُ وَجَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا يَّمۡشِىۡ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا‌ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

ترجمہ: ایسا شخص جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لیے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے؟ جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔ اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوش نما معلوم ہوا کرتے ہیں [122]

تفسیر: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافر کو میت (مُردہ) اور مومن کو حی (زندہ) قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ کافر کفر وضلالت کی تاریکیوں میں بھٹکتا پھرتا ہے اور اس سے نکل ہی نہیں پاتا جس کا نتیجہ ہلاکت وبربادی ہے اور مومن کے دل کو اللہ تعالیٰ ایمان کے ذریعے سے زندہ فرما دیتا ہے جس سے زندگی کی راہیں اس کے لیے روشن ہو جاتی ہیں اور وہ ایمان وہدایت کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے، جس کا نتیجہ کامیابی ہے۔ جس طرح کبھی زندہ اور مُردہ برابر نہیں ہوسکتے اسی طرح جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا کافر کبھی بھی اُس مومن شخص کے برابر نہیں ہوسکتا جس کو اللہ تعالیٰ نے نورِ ہدایت سے نوازا ہو۔

النمل (27) آیت 80 تا 81:

اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ‌ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

ترجمہ: بیشک آپ نہ مُردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیرے روگرداں جا رہے ہوں [80] اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر رہنمائی کر سکتے ہیں آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں [81]

تفسیر: آپ ﷺ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ آپ ﷺ اندھوں کو اِن کی گمراہی سے بچا کر راستہ دکھانے والے ہیں۔ آپ ﷺ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں اور پھر وہ مانتے بھی ہیں۔ یعنی نافرمان لوگ زندہ ہیں مگر حیوانی طور پر اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی روح مُردہ ہو چکی ہے۔

الحدید (57) آیت 19:

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: اللہ پر اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں اِن کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے، اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں [19]

حدیث مبارکہ: آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی کی تلاش اور کوشش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان)

الصّٰفّٰت (37) آیات 79 تا 84:

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾

ترجمہ: نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو [79] ہم نیکی کرنے والوں کو اِسی طرح بدلے دیتے ہیں [80] وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا [81] پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا [82] اور (نوح علیہ السلام کی) تابعداری کرنے والوں میں سے ابراہیم (علیہ السلام بھی) تھے۔ [83] جبکہ اپنے رب کے پاس بے عیب دل لائے [84]

تفسیر: یعنی قیامت تک آنے والے اہل ایمان میں اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کا ذکر خیر چھوڑ دیا ہے اور نوح علیہ السلام پر سلام ہو تمام جہانوں میں۔ شیعۃ کے معنی گروہ اور پیروکار کے ہیں۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی اہل دین واہل توحید کے اِسی گروہ سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دِل بہت صاف اور اعلیٰ ترین تھا۔ "جبکہ وہ اپنے رب کی طرف (یعنی ابراہیم علیہ السلام) صاف دِل سے متوجہ ہوئے۔" حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دل انتہائی صاف اور فطرت کے عین مطابق تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دِل غیر اللہ اور بتوں کی پوجا کے لیے راضی نہیں ہوتا تھا یہی بات حضرت ابراہیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند تھی۔

اِسی طرح جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ اسلام دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً دعوتِ اسلام قبول کرلی، باقی صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین اسلام قبول کرنے میں کچھ وقت لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل بھی انتہائی صاف تھا اُس میں کوئی میل نہیں تھا اِسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دِل صحیح اور سچی بات کو فوراً قبول کرتا تھا۔ اسلام کی یعنی دینِ حق کی آواز صرف اُسی دِل تک پہنچ سکتی ہے جس کا دِل صاف ہو، جس کے دِل میں کجی یا میل نہ ہو۔

کئی غیر مسلمانوں نے قرآنِ مجید ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھا احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا مگر اسلام قبول نہیں کیا اِسی طرح کئی مسلمان دینی احکامات سے روگردانی کرنے کے لیے قرآنی آیات کا غلط ترجمہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اِن لوگوں کے دِل صاف نہیں ہیں یہ لوگ شیطان کے وسوسوں کا شکار ہیں۔

العنکبوت (29) آیت 38:

وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۟ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾

ترجمہ: اور ہم نے عادیوں اور ثمودیوں کو بھی غارت کیا جن کے بعض مکانات تمہارے سامنے ظاہر ہیں اور شیطان نے اُنہیں اُن کی بداعمالیاں آراستہ کر دکھائی تھیں اور اُنہیں راہ سے روک دیا تھا باوجود یہ کہ آنکھوں والے اور ہوشیار تھے [38]

تفسیر: اور ہم نے عاد اور ثمود کو بھی ہلاک کیا اور یہ ہلاک ہونا تم کو اُن کے رہنے کے مقامات سے نظر آرہا ہے اور شیطان نے اُن کے برے اعمال کو ان کے لیے مزین کر دیا تھا اور روک دیا انہیں اللہ کے صحیح راستے سے حالانکہ وہ تھے بہت ہوشیار یعنی بہت غور کرنے والے بڑے دانش ور تھے۔ اس کی مثال ہمارے آج کل کے دانش ور و سائنس دان ہیں، اُن لوگوں نے سب کچھ دیکھ لیا مگر انہیں اللہ کی نشانیاں نظر نہیں آتیں یہ ہے کہ اُن کی ایک آنکھ کھلی ہے اور ایک آنکھ اندھی ہے یعنی جانوروں کی طرح کھایا پیا اور موت آئی اور بس، کیا یہی ہے زندگی نہیں مگر وہ لوگ سمجھتے نہیں۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزمر (39) آیت 53:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

ترجمہ: (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوجاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے [53]

تفسیر: آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جنہوں نے کفر وشرک کر کے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ اگر خلوصِ دِل کے ساتھ توبہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔

حٰمٓ السجدۃ (41) آیت 44:

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾

ترجمہ: اور اگر ہم اِسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اِس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ کہہ دیجیے! کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت وشفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ اِن پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں [44]

تفسیر: دور دراز جگہ سے پکارنے کا مطلب ہے کہ یعنی جس طرح دور کا شخص، دوری کی وجہ سے پکارنے والے کی آواز سننے سے قاصر رہتا ہے، اسی طرح ان لوگوں کی عقل وفہم میں قرآن نہیں آتا۔

الجاثیۃ (45) آیت 23:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰــهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

ترجمہ: کیا آپ نے اِسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اِسے گمراہ کردیا ہے اور اِس کے کان اور دِل پر مہر لگا دی ہے اور اِس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے، اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے [23]

تفسیر: پیچھے سورہ الفرقان آیات 43 تا 44 میں بھی اللہ نے یہی کچھ بیان فرمایا ہے۔ کیا تم نے غور کیا اُس شخص کی حالت پر جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے اُسے گمراہ کر دیا ہے اُس کے علم کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اُس کے کان اور دِل پر مہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے تو اب اللہ کے اِس فیصلے کے بعد کون اُسے ہدایت دے سکتا ہے۔ تو کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ یعنی اللہ اور رسول کے احکام کے مقابلے میں اپنی نفسانی خواہش کو ترجیح دیتا ہے یا اپنی عقل کو اہمیت دیتا ہے حالانکہ عقل خواہش نفس کے مطابق فیصلہ کرسکتی ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات کے برعکس اپنی مرضی سے دین کو بنا لیتا ہے۔ جیسے کہ چند اہل علم حضرات کا حال ہے کہ اللہ کی مکمل ہدایات پہنچ چکنے کے بعد اپنے بنائے ہوئے دلائل کو بہتر سمجھتے ہیں اور یوں علم فہم اور دانش وَر ہونے کے باوجود خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی دین الٰہی سے گمراہ کرتے ہیں جیسے ان کے کان وعظ ونصیحت سننے اور ان کا دِل ہدایت کو سمجھنے سے محروم ہوگیا چنانچہ یہ لوگ حق کو دیکھ نہیں پاتے، سمجھتے نہیں ہیں۔

قٓ (50) آیت 16:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾

ترجمہ: ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دِل میں جو خیالات اٹھتے ہیں اِن سے ہم واقف ہیں۔ اور ہم اِس کی رگِ جان سے بھی زیادہ اِس سے قریب ہیں [16]

تفسیر: اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو خیال آتے ہیں ہم اِن کو جانتے ہیں اور ہم اِنسان کے اِس قدر قریب ہیں کہ اِس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ یعنی اللہ تعالیٰ انسان کی رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری پہر میں نزول فرماتا ہے، کیسے نزول فرماتا ہے یہ ہم نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی علم کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ انسان کے اتنا قریب ہے کہ اس کی نفس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں کو بھی جانتا ہے۔

عبس (80) آیات 11 تا 16:

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

ترجمہ: قرآن تو نصیحت (کی چیز) ہے [11] جو چاہے اِس سے نصیحت لے [12] (یہ تو) پر عظمت صحیفوں میں (ہے) [13] جو بلند و بالا اور پاک صاف ہیں [14] ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے [15] جو بزرگ اور پاک باز ہیں [16]

تفسیر: یعنی یہ قرآنِ مجید بڑے نیک اور مکرم فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے۔

الطارق (86) آیت 13:

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾

ترجمہ: بیشک یہ (قرآن) البتہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے [13]

تفسیر: یہ قرآن حق و باطل میں ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ یہ قرآن آخری اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور یہ کتاب فیصلہ کن بن کر آئی ہے۔

الاعراف (7) آیت 146:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٦﴾

ترجمہ: میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ اِن پر ایمان نہ لائیں، اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے[146]

تفسیر: میں پھیر دوں گا اپنی آیات سے اُن لوگوں کے رُخ کو جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے جن میں تکبر ہے میں اُن کا رخ پھیر دیتا ہوں وہ ہماری آیات کو دیکھتے ہی نہیں، سمجھتے ہی نہیں، اِس لیے کہ تکبر ہے۔ تکبر یعنی غرور وہ شے ہے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

ایک حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "تکبر میری چادر ہے۔" یعنی جو بھی تکبر کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی چادر کھینچے گا۔

جنت میں کبھی بھی وہ شخص داخل نہیں ہو سکے گا جس کے دل میں دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔
(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی آیتیں پہنچا دینا ہی اصل تبلیغ ہے

السجدۃ (32) آیت 22:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿22﴾

ترجمہ: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، (یقین مانو) کہ ہم بھی گناہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں [22]

تفسیر: یعنی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جو شخص نہیں مانتا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا نہیں ہوتا اُس شخص سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ یہی لوگ سب سے بڑے ظالم ہیں۔

قٓ (50) آیت 45:

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿45﴾

ترجمہ: یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بخوبی جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں، تو آپ قرآن کے ذریعہ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں [45]

القصص (28) آیت 87:

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿87﴾

ترجمہ: خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں، تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں [87]

الانبیآء (21) آیت 45:

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿45﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کہہ دیجیے! میں تو تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعہ آگاہ کر رہا ہوں مگر بہرے لوگ بات نہیں سنتے جب کہ انہیں آگاہ کیا جائے[45]

الفرقان (25) آیت 57:

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ میں قرآن کو پہنچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے رب کی طرف راہ پکڑنا چاہے[57]

بیان: قرآنِ مجید کی متعدد آیات اور قرآن کی نص سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ کے دین کی تبلیغ قرآنِ مجید کی آیتیں پہنچا دینا ہے جیسے حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک قرآن پہنچایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوتا ہوتا ہم تک اللہ کا کلام قرآن پہنچا اور اب ہم مسلمان اس کے وارث ہیں اور اب یہ ہمارا فرض ہے کہ لوگوں تک اور اپنی نسلوں کو قرآن پہنچائیں یعنی اللہ کی آیتوں کی تبلیغ کریں اور لوگوں کو اللہ کی آیتیں سمجھائیں اور اللہ کی آیتوں کو نافذ العمل کرائیں یہی اللہ کے دین کی اصل تبلیغ اور جہاد ہے۔ آج کل کے اکثر داعی قرآن کی آیتوں کی تبلیغ کی بجائے صرف احادیث مبارکہ کی تبلیغ کرتے ہیں جو کہ بہت اہم، اچھا اور ضروری ہے مگر ساتھ ساتھ قرآن کی آیات کی تبلیغ بھی تو ہونی چاہیے جو کہ اللہ کے دین کی اصل تبلیغ ہے۔ جب کہ قرآن کی تبلیغ نہ ہونے کے برابر کرتے ہیں یا دلچسپ نیک واقعات کو سنانا تبلیغ سمجھتے ہیں جن کو سنانے سے لوگ خوش ہوں اور واہ واہ کریں، خدارا اللہ کے دین کو سمجھنے میں تو مزے لینا چھوڑ دو، قرآن تو ہدایت اور نصیحت ہے۔ جو ہدایت لینا چاہے لے لے۔ ان بزرگوں کی طرف منسوب واقعات پر اگر غور کیا جائے تو ان میں اکثر شرک کی آمیزش والی باتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا قرآنِ مجید کی ہدایات کی تبلیغ کرنا ہی اصل دین اسلام کی تبلیغ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

العصر (103):

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ الۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٪﴿۳﴾

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

زمانے کی قسم [1] بیشک انسان سرتا سر نقصان میں ہے [2] سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی [3]

تفسیر: (1) زمانے سے مراد شب و روز کی یہ گردش ہے، دِن ہوتا ہے رات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں زمانے کی قسم کھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھا سکتا ہے لیکن اِنسانوں کے لیے اللہ کی قسم کے علاوہ کسی کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔

(2) بیشک انسان سراسر نقصان میں ہے یعنی انسان کا خسارہ اور ہلاکت واضح ہے کہ جب تک وہ زندہ رہتا ہے اس کے شب و روز سخت محنت کرتے ہوئے گزرتے ہیں یعنی اگر امیر ہے تو اُسے ذہنی پریشانیاں ہیں اور اگر غریب ہے تو اُسے جسمانی مشقتیں ہیں۔ اگر موت آجائے تو موت کے بعد بھی آرام نصیب نہیں ہوتا، بلکہ وہ جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

(3) ہاں اس خسارے سے وہ لوگ محفوظ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک اعمال کیے، اُن کی زندگی چاہے جیسی بھی گزری ہو موت کے بعد وہ بہرحال ابدی نعمتوں اور جنت کی پرآسائش زندگی گزاریں گے۔ اور وہ نیک لوگ ایک دوسرے کو آپس میں دین حق پر صحیح طریقہ سے چلنے کی اور اللہ کے احکامات کو ماننے کی وصیتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو نصیحتیں کرتے ہیں مصائب و آلام پر صبر کرنے کی یعنی مصیبت کے دنوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اللہ کی شریعت پر عمل پیرا ہونے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہتے ہیں۔

الحج (22) آیت 78:

وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۠ ﴿۷۸﴾

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے [78]

البقرہ (2) حصہ آیت 143:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

ترجمہ: ہم نے اسی طرح تمہیں عادل اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں۔

الحجرات (49) آیت 15:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں [15]

بیان: (1) اوپر سورۃ العصر 103 آیت نمبر 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیک مسلمان وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کو آپس میں دین حق پر صحیح طریقہ سے چلنے کی اور اللہ کے احکامات کو ماننے کی وصیتیں کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو نصیحتیں کرتے ہیں اللہ کی شریعت پر عمل پیرا ہونے کی مصیبت کے دنوں میں۔

(2) اوپر سورۃ الحج 22 آیت 78 میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ

i۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔

ii۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی اُمت کو چن لیا ہے اور اس اُمت کو برگزیدہ بنایا ہے۔

iii۔ اور اس اُمت محمدی ﷺ کو دین کے بارے میں کوئی سختی یا تنگی نہیں دی گئی جیسا کہ پہلی اُمتوں پر سخت دین کے احکامات نافذ کیے گئے تھے۔

iv۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو قائم رکھنے کا حکم دے رہا ہے کہ اس اسلام دین کو قیامت تک قائم رکھو۔

v۔ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدی ﷺ کا نام مسلمان رکھا ہے اور ساتھ ہی اللہ نے فرمایا کہ اس اُمت محمدی ﷺ اور حضور ﷺ سے پہلے بھی اللہ کے دین کے پیروکاروں کا نام مسلمان ہی تھا۔

vi۔ روزِ قیامت حضور ﷺ اپنی اُمت کی گواہی دیں گے کہ اے اللہ میں نے تیرا مکمل دین اپنی اُمت کو پہنچا دیا تھا اور یہ اُمت معتبر اُمت ہے۔

vii۔ اور یہ اُمت محمدی ﷺ یہ گواہی دے گی روزِ قیامت کہ اے اللہ ہم نے تیرا دین جو حضور ﷺ کے ذریعہ ہم تک پہنچا اُس کو جوں کا توں اپنی اگلی نسلوں کو پہنچا دیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر اللہ کے دین کو پہنچانا فرض کیا ہے جیسا حضور ﷺ نے ہم تک پہنچایا بشمول غیر مسلمانوں کے کہ ان تک بھی دین الٰہی پہنچانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے مکمل نفاذ کے لیے کوششیں کرتے رہنا ہے، یعنی جہاد کرنا فرض ہے۔

viii۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے نمازیں قائم رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا۔

ix۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ہی تمہارا مالک اور مددگار ہوں لہٰذا مجھے مضبوط تھام لو اور کسی بھی غیر اللہ کو مدد کے لیے نہ پکارو۔

(3) اوپر سورۃ البقرہ 2 حصہ آیت 143 میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی اُمت کو عادل اُمت کا لقب دیا اور دین الٰہی کو قیامت تک پھیلانے کی ذمہ داری بھی اسی اُمت کو دی ہے جیسا اللہ کا دین حضور ﷺ نے پہنچایا اور پھیلایا ویسے ہی مسلمانوں کا فرض ہے کہ اللہ کا دین زمین میں قیامت تک پھیلاتے رہیں اور اس دین کے نفاذ کے لیے جدوجہد اور کوششیں کرتے رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(4) اوپر سورۂ الحجرات 49 آیت 15 میں اللہ تعالیٰ مومن مسلمانوں کو حکم دے رہا ہے کہ مومن مسلمان وہ ہوتے ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر پکا بھروسہ اور ایمان رکھیں اور پھر شک نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے کے لیے جہاد کرتے ہیں یعنی اللہ کے دین کے مکمل نفاذ کے لیے اپنی جانوں اور مالوں سے کوششیں کرتے ہیں یہی سچے اور راست گو لوگ ہیں۔

(1) سورۂ العصر 103 آیت 3

(2) سورۂ الحج 22 آیت 78

(3) سورۂ البقرہ 2 حصہ آیت 143

(4) سورۂ الحجرات 49 آیت 15

اوپر کی چاروں آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اور مومن مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اللہ کے دین کو پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ کے دین کے نفاذ کے لیے جہاد یعنی کوششیں کرتے رہو، یہ حکم اللہ تعالیٰ تمام اُمت محمدی ﷺ کو دے رہا ہے۔ کچھ لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ اللہ کے دین کو پھیلانا اور اللہ کے دین کے نفاذ کے لیے کوششیں کرنا صرف علماءِ وقت کا ہی کام اور فریضہ ہے، لہٰذا یہ سمجھنا کہ دین کی تبلیغ صرف علماء ہی کر سکتے ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ اوپر کی چاروں آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر دین الٰہی کی تبلیغ کو فرض کیا ہے، لہٰذا تبلیغ کے دوران اگر کوئی عالم یا کوئی شخص کسی مسلمان کو دین کی تبلیغ کرنے سے روکے تو اس کو دین کی تبلیغ سے روکنا غلط ہوگا، ہاں اگر وہ دین کی غلط تبلیغ کر رہا ہے تو اُس کی تصحیح ضروری ہے کہ اس کو سمجھایا جائے کہ دین کی صحیح تبلیغ کرے، لہٰذا کسی بھی مسلم کو دین کی تبلیغ سے روکنا اور اُس کے بارے میں یہ گمان رکھنا کہ اسے دین نہیں آتا یہ سب گناہ ہوگا اور اللہ کے دین کے نفاذ اور تبلیغ میں رکاوٹ ڈالنا ہوگا جو کہ بہت بڑا گناہ ہے۔

دین کی تبلیغ کیا ہے؟ دین کی تبلیغ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات جو قرآنِ مجید میں ہیں جو حضور ﷺ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ لوگوں تک جوں کے توں پہنچانا یعنی قرآنِ مجید کی آیات کو لوگوں تک پہنچا دینا اور صحیح احادیث جو کہ قرآن کی تعلیمات سے نہ ٹکراتی ہوں یا جو ضعیف نہ ہوں وہ لوگوں تک پہنچانا یہی اللہ کے دین کی تبلیغ ہے۔ داعی کا کام اللہ تعالیٰ کی قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ جوں کا توں پہنچا دینا ہوتا ہے، کسی کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ جیسا کہ سورۂ البقرہ 2 حصہ آیت 272 میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو فرماتا ہے کہ "انہیں ہدایت پر لا کھڑا کرنا تیرے ذمہ نہیں بلکہ ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔"

معاشرے میں جو خلافِ شریعت کام ہو رہے ہوں اُن کے خلاف جدوجہد کرنا اُن غیر شرعی کاموں کو روکنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاذِ اسلام کے لیے ہر مسلمان پر فرض ہے، اسے جہاد کہتے ہیں۔ اِسی طرح اللہ کی راہ میں لڑنا میدانِ جنگ میں بھی جہاد کہلاتا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کے معنی ہیں اللہ کی راہ میں کوشش کرنا اللہ کے دین کے نفاذ کے لیے۔

تبلیغ کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو دوسروں تک پہنچانا اللہ کے احکامات کے نفاذ کے لیے، اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی تبلیغ کے دوران جو مشکلات آئیں اُن مشکلات کے خلاف لڑنا یا جدوجہد کرنا یا کوشش کرنا جہاد کہلاتا ہے۔ مومن مسلمان اللہ کے دین کے نفاذ کے لیے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور جو اس جہاد میں اپنی جان گنوا دیں وہ شہید کہلاتے ہیں اور شہید کا رتبہ اور مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوگا وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کے لیے قرآن کی آیات ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

الفرقان (25) آیت 52:

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾

ترجمہ: پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے ذریعہ ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں [52]

القصص (28) آیت 87:

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

ترجمہ: خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں، تو اپنے ربّ کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں [87]

الانفال (8) آیت 66:

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

ترجمہ: اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے [66]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی سب سے پہلے مسلمانوں کو اللہ کے دین کی تبلیغ کرنی چاہیے سنت رسول کے مطابق اور جب مسلمانوں کی تعداد کفار و مشرکین سے آدھی ہوجائے تو اُس وقت مسلمانوں پر کفار کے خلاف جہاد کرنا فرض ہوجاتا ہے یعنی مسلمانوں پر کفار و مشرکین کے خلاف جنگی جہاد کرنا اور لڑنا فرض ہوجاتا ہے جب تک کفار مغلوب نہ ہوجائیں۔

الصّف (61) آیت 11:

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو [11]

میرے مشاہدے میں یہ آیا ہے کہ جن لوگوں نے قرآن پڑھنے سے پہلے احادیث اور دینی علماء کی کتب وغیرہ پڑھیں اُن میں سے کچھ حضرات کا عقیدہ غلط ہوگیا لہٰذا سب سے پہلے

(1) قرآنِ مجید ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنا چاہیے، قرآن کے تفسیری حاشیہ میں چند احادیث کا بھی مطالعہ ہوجائے گا اور مکمل قرآن کم از کم تین یا چار مرتبہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنا یا سننا چاہیے۔ پہلی مرتبہ پڑھے گا یا سنے گا قرآن تو کچھ سمجھ آئے گی، دوسری مرتبہ کچھ اور سمجھ آئے گی، اسی طرح چوتھی مرتبہ کافی سمجھ آئے گی۔ قرآن کی تعلیمات کو یاد رکھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

(2) قرآنِ مجید تین یا چار مرتبہ ترجمہ و تفسیر سے پڑھنے کے بعد احادیث کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے تو اس طرح قرآن کی تعلیمات کی بدولت چند غیر مستند اور ضعیف احادیث اس انسان کے عقیدہ کو خراب نہیں کرسکیں گی۔

(3) قرآن اور احادیث کے مطالعہ کے بعد اب دینی کتب جو کہ دینی شخصیات و علماء کی لکھی ہوئی کتابیں ہوتی ہیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہ دینی کتب چونکہ اللہ کا کلام نہیں ہوتیں، انسان کی لکھی ہوئی ہوتی ہیں لہٰذا ان میں بہت سی ایسی باتیں لکھی ہوئی ہوسکتی ہیں جو قرآن و احادیث کے خلاف ہوں لہٰذا ان کو پڑھتے ہوئے انسان کو نہایت ہوشیار رہنا چاہیے۔ میں نے اپنی زندگی میں بہت بڑے بڑے علماء کو صرف دینی کتابیں جو کہ انسان کی لکھی ہوئی ہوتی ہیں پڑھ کر مشرکانہ عقائد اور غلط عقائد کا شکار ہوتے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ بوجھ اور ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدابِ تبلیغ

الاعراف (7) آیت 199:

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

ترجمہ: (1) آپ درگزر کو اختیار کریں۔ (2) نیک کام کی تعلیم کریں۔ (3) اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہوجائیں۔[199]

تفسیر: اے نبی ﷺ درگزر اور عفو کو تھام لیجیے یعنی آپ ﷺ اُن بے عقل لوگوں سے نہ الجھیں، ان کو معاف کریں چھوڑیں۔ اُن کو بھلی بات یا نیک بات کا حکم دیتے رہیں۔ آپ ﷺ کا کام ہے دعوت دینا اور جو جاہل آپ ﷺ سے الجھنا چاہیں اُن سے اعراض کیجیے یا اُن سے کنارہ ہوجایا کیجیے۔

اَلْمُؤْمِنُوْن (23) آیات 96 تا 98:

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

ترجمہ: برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں[96] اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں[97] اور اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں[98]

تفسیر: اے نبی ﷺ آپ اچھی بات کے ذریعے سے بری بات کا مقابلہ کریں، ہم خوب جانتے ہیں کہ جو جو کچھ یہ آپ کی نسبت کہا کرتے ہیں اور آپ ﷺ یوں دعا کیجیے کہ اے میرے رب میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسے سے اور اے میرے رب آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس نہ آسکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفرقان (25) آیات 63 تا 64:

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۴﴾

ترجمہ: رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے [63] اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں [64]

تفسیر: اللہ تعالیٰ کے بندے وہ ہیں کہ جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو آہستگی اور نرمی کے ساتھ، قدر مار کر نہیں چلتے، عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ یا مشتعل مزاج لوگ خواہ مخواہ اُن سے الجھنا چاہیں بحث ومباحثے میں اُن کو الجھانا چاہیں تو وہ کہتے ہیں سلام یعنی رفع شر کی بات کہتے ہیں اور الجھتے نہیں ہیں۔ اور جو راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام یعنی نماز میں لگے رہتے ہیں۔

البقرہ (2) حصہ آیت 272:

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

ترجمہ: انہیں ہدایت پر لا کھڑا کرنا تیرے ذمہ نہیں بلکہ ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔

النحل (16) حصہ آیت 125:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب:3

شرک

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النساء (4) آیت 116:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾

ترجمہ: اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ [116]

الزمر (39) آیت 3:

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾

ترجمہ: خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں، یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ (خود) کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں) کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا [3]

الفرقان (25) آیات 68 تا 69:

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اُوپر سخت وبال لائے گا [68] اِسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اِسی میں رہے گا [69]

تفسیر: وہ لوگ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ ہی قتل کرتے ہیں کسی جان کو جس کو اللہ نے محترم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرایا ہے مگر قتل کرتے ہیں تو حق وجہ کے ساتھ اور وہ زنا نہیں کرتے۔ اور جو شخص ایسے کام کرے گا تو سزا اُس کو مل کر رہے گی کہ قیامت کے روز اُس کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا، دگنا کر دیا جائے گا اور پھر وہ رہے گا اُس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ۔ اگر سچے دل سے توبہ نہ کی جائے تو تین کبیرہ گناہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا سب سے بڑا گناہ ہے شرک۔ دوسرا بڑا گناہ ہے قتل ناحق۔ تیسرا بڑا گناہ ہے زنا کرنے والا یا والی۔

تشریح آیت نمبر 69: اس آیت کا ترجمہ پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے بھی قبر کا ایک عذاب ہے کیونکہ اِس آیت میں ہے کہ قیامت کے دن اُس کا عذاب دگنا کر دیا جائے گا جس سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے بھی عذابِ قبر ہوگا اور برزخ کی زندگی ہوگی۔

الزخرف (43) آیت 81:

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے! کہ اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوتا [81]

تفسیر: کیوں کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرماں بردار ہیں۔ اگر واقعی اللہ کی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں (یعنی حضور ﷺ) ان کی عبادت کرنے والا ہوتا یعنی مشرکین کے عقیدہ کی نفی ہے جو اللہ تعالیٰ کی اولاد ثابت کرتے ہیں۔

الانعام (6) آیت 71:

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پکاریں کہ نہ وہ ہم کو نفع پہنچائے اور نہ ہم کو نقصان پہنچائے اور کیا ہم اُلٹے پھر جائیں اس کے بعد کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کر دی ہے، جیسے کوئی شخص ہو کہ اِس کو شیطانوں نے کہیں جنگل میں بے راہ کر دیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو، اس کے کچھ ساتھی بھی ہوں کہ وہ اُس کو ٹھیک راستہ کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہہ دیجیے کہ یقینی بات ہے کہ راہِ راست وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے پورے مطیع ہو جائیں۔ [71]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: ''آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کریں کہ وہ نہ ہم کو نفع پہنچا سکے اور نہ ہی نقصان'' یعنی صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اللہ ہی سے دعا مانگو کیونکہ اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا اگر دنیا کے تمام انسان تمہیں نفع یا نقصان پہنچانا چاہیں تو بھی اللہ کی رضا کے بغیر تمہیں نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے، لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم صرف اُس کے فرماں بردار اور مطیع ہو جائیں۔

الاعراف (7) آیت 146:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

ترجمہ: میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ اِن پر ایمان نہ لائیں، اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اِس کو اپنا طریقہ بنالیں۔ یہ اِس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اِن سے غافل رہے [146]

تفسیر: میں پھیر دوں گا اپنی آیات سے اُن لوگوں کے رخ کو جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے جن میں تکبر ہے میں اُن کا رخ پھیر دیتا ہوں وہ میری آیات کو دیکھتے ہی نہیں، سمجھتے ہی نہیں، اِس لیے کہ تکبر ہے۔

تکبر یعنی غرور وہ شے ہے جو اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تکبر میری چادر ہے۔'' یعنی جو بھی تکبر کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی چادر کھینچے گا۔

جنت میں کبھی بھی وہ شخص داخل نہیں ہوسکے گا جس کے دِل میں دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ)

الاعراف (7) آیات 191 تا 194:

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ۖ وَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾

ترجمہ: کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہو جو کسی چیز کو پیدا نہ کرسکیں اور وہ خود ہی پیدا کیے گئے ہوں [191] اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود بھی مدد نہیں کرسکتے [192] اور اگر تم ان کو کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں تمہارے اعتبار سے دونوں امر برابر ہیں خواہ تم ان کو پکارو یا تم خاموش رہو [193] واقعی تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہارا کہنا کردیں اگر تم سچے ہو [194]

تفسیر: کیا وہ اُن چیزوں کو شریک کررہے ہیں اللہ کے ساتھ جو کوئی چیز تخلیق کرتے ہی نہیں اور وہ تو خود ہی مخلوق ہیں، فرشتے ہیں تو مخلوق ہیں، جنات، انبیاء، اولیاء اللہ یہ سب کے سب مخلوق ہیں اور نہ وہ اُن کی مدد کرسکتے ہیں اور نہ وہ اپنی مدد پر قادر ہیں اور اگر تم اُن کو پکارو ہدایت کے لیے کہ تمہیں راستہ دکھادیں تو وہ تمہاری طرف توجہ ہی نہیں کرسکیں گے۔ برابر ہے تم پر کہ تم اُنہیں پکارو یا خاموش رہو اگر تم اُن کو پکار رہے ہو تو پھر اُن کی طرف سے تمہیں کوئی جواب ملنا چاہیے یا کوئی وحی آنی چاہیے، یعنی اب تم زندہ ہو، تم اُن فوت شدگان سے زیادہ کامل ہو نہ کہ وہ فوت شدگان۔

النساء (4) آیت 36:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ۔

القصص (28) آیت 88:

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اس کا منہ (اور ذات) اسی کے لیے فرمانروائی ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے [88]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: اور مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی اور اِلٰہ کو، یعنی کسی اور کی عبادت نہ کرنا، نہ دعا کے ذریعے سے، نہ نذر و نیاز کے ذریعے سے، نہ ہی قربانی کے ذریعے سے کہ یہ سب عبادات ہیں جو صرف ایک اللہ کے لیے خاص ہیں۔ قرآن میں ہر جگہ غیر اللہ کی عبادت کو پکارنے سے تعبیر کیا گیا ہے، جس سے مقصود اسی نکتے کی وضاحت ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا، ان سے دعائیں اور التجائیں کرنا یہ ان غیر اللہ ہستیوں کی عبادت کرنا ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔

وَجْهَهُ (اس کا منہ) سے مراد اللہ کی ذات ہے، یعنی ہر شے فنا ہو جائے گی سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔ اُسی کے لیے ہے اختیارِ بادشاہی اور اُسی کی طرف تم لوٹا دیے جاؤ گے۔

الاعراف (7) حصہ آیت 59:

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

ترجمہ: اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

النحل (16) آیات 17 تا 22:

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿17﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿18﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿19﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿20﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿21﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿22﴾

ترجمہ: تو کیا جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا؟ کیا تم بالکل نہیں سوچتے؟ [17] اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے [18] اور جو کچھ تم چھپاؤ اور ظاہر کرو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے [19] اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں [20] مُردے ہیں زندہ نہیں، انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے [21] تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دِل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوئے ہیں۔ [22]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: یعنی وہ بھی مانتے تھے کہ اُن کے جو معبود ہیں، پیدا کرنے میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہے، تخلیق میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہے وہ ہمارے سفارشی ہیں۔ اگر آپ اُن سے پوچھیں گے کہ کس نے پیدا کیے ہیں یہ آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے مابین ہے تو کہیں گے اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہستیاں جو پیدا نہیں کرتیں کیا وہ برابر ہو جائیں گی اُس ہستی کے جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ تو کیا یہ نصیحت حاصل نہیں کرتے سوچتے نہیں۔ اور جن کو یہ پکار رہے ہیں اللہ کے سوا انہوں نے کوئی شے پیدا نہیں کی بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ ملائکہ ہیں تو مخلوق ہیں، انبیاء اور اولیاء اللہ یہ سب اللہ کی مخلوق ہیں، اور وہ فوت شدہ ہیں زندہ نہیں ہیں عالمِ ارواح میں ہیں اللہ تعالیٰ جو چیز اُنہیں پہنچانا چاہے تو پہنچا دے اور انہیں خود پتا نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے قیامت کے دن۔

تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے یعنی ایک اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود ہے۔

اوپر آیت نمبر 21 میں ان کو مُردہ ہی نہیں کہا بلکہ مزید وضاحت فرما دی کہ ''وہ زندہ نہیں ہیں'' اس سے قبر پرستوں کا بھی واضح ردّ ہو جاتا ہے، جو کہتے ہیں کہ قبروں میں مدفون مُردہ نہیں، زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ موت وارد ہونے کے بعد، دنیوی زندگی کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی نہ دنیا سے ان کا کوئی تعلق ہی باقی رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو پکارو یعنی صرف اللہ سے دعا مانگو

العنکبوت (29) آیات 41 تا 42:

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿41﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿42﴾

ترجمہ: جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے، حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے، کاش! وہ جان لیتے [41] اللہ تعالیٰ اِن تمام چیزوں کو جانتا ہے جنہیں وہ اِس کے سوا پکار رہے ہیں، وہ زبردست اور ذی حکمت ہے [42]

تفسیر: مثال اُن لوگوں کی کہ جنہوں نے اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا حمایتی بنا رکھا ہے۔ دنیا میں ہم لوگوں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے حمایتی ہیں یہ ہماری مدد کریں گے لیکن واقعہ یہ ہے کہ سوائے اللہ کی دوستی کے باقی ساری دوستیاں مکڑی کے جال جتنی مضبوط ہیں اِس سے زیادہ نہیں۔ اِن لوگوں کی مثال مکڑی کی سی مثال ہے جس نے ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں کہ سب گھروں میں زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔ اگر وہ حقیقت حال کو جانتے تو ایسا نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ اِن سب چیزوں کو جانتا ہے جس جس کو یہ لوگ اللہ کے سوا پوج رہے ہیں اور وہ اللہ زبردست حکمت والا ہے اور اللہ سب جانتا ہے کہ شرک کرنے والے اللہ تعالیٰ کے سوا کس کس کو پکار رہے ہیں یعنی یہ لوگ اللہ کے سوا کس کس سے دعائیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے۔

الْمُؤْمِن (40) آیت 60:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿60﴾

ترجمہ (1): اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ یقیناً ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے [60]

ترجمہ (2): اور تمہارا رب تو کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کی بنا پر اعراض کرتے ہیں وہ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل وخوار ہو کر [60]

تفسیر: اللہ کے سوا کسی اور کو طلبِ حاجات اور مدد کے لیے پکارنا کسی صورت بھی جائز نہیں ہے، یعنی کسی کو حاجت روائی کے لیے پکارنا اُس کی عبادت ہے اور عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی جائز نہیں۔

(1) حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے پچھلے پہر آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے، رات کے پچھلے پہر ایک ندا ہوتی ہے کہ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اُسے بخش دوں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اُسے عطا کروں۔

(2) حدیث ہے کہ انسان سے مانگا جائے تو اُسے گراں گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ اُس سے نہ مانگو تو وہ ناراض ہوگا۔

(3) حدیث ہے کہ دعا کو عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، 271/4، مشکوٰۃ، الدعوات)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کے سوا جن کو پوجا گیا، وہ چیزیں اور ہستیاں آخرت میں دشمن بن جائیں گے۔"

مریم (19) آیت 81 تا 82:

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾

ترجمہ: انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لیے باعث عزت ہوں [81] لیکن ایسا ہرگز ہونا نہیں۔ وہ تو ان کی پوجا سے منکر ہو جائیں گے، اور الٹے ان کے دشمن بن جائیں گے [82]

النّحل (16) آیت 86:

وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾

ترجمہ: اور جب مشرکین اپنے شریکوں کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! یہی ہمارے وہ شریک ہیں جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، پس وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم بالکل ہی جھوٹے ہو [86]

تفسیر: اور جب مشرک لوگ دیکھیں گے اپنے شرکاء کو کہ وہ جا رہے ہیں عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جن کی ہم دنیا میں دہائی دیا کرتے تھے تو مشرک کہیں گے یہ ہیں وہ شرکاء جن کو ہم پروردگار تیرے سوا پکارا کرتے تھے، پوجا کرتے تھے تو وہ مقدس ہستیاں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ یہ ہستیاں کہیں گی کہ تم جھوٹ بول رہے ہو ہم تم لوگوں کو نہیں جانتے ہم تم لوگوں سے بالکل بے خبر ہیں، تم کون لوگ ہو، تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

الکہف (18) آیات 52 تا 54:

وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

ترجمہ: اور جس دن وہ فرمائے گا کہ تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو! یہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا ہم اِن کے درمیان ہلاکت کا سامان کر دیں گے [52] اور گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ وہ اِسی میں جھونکے جانے والے ہیں لیکن اِس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے [53] ہم نے اِس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لیے بیان کر دی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے [54]

تفسیر: اور جس دن اللہ کہے گا کہ پکارو ذرا میرے اُن شرکاء کو کہ جن کا تمہیں گمان تھا کہ وہ میرے شریک ہیں تو وہ پکاریں گے اُن کو تو وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور اُن کے درمیان ہم ہلاکت والی گھاٹی حائل کر دیں گے اور وہ شرکاء اُن کی سفارش کرنے نہیں آسکیں گے، اللہ تعالیٰ نے اِس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر قسم کے ضروری مضامین طرح طرح سے بیان فرمائے ہیں لیکن انسان تمام مخلوقات سے بڑھ کر ہے جھگڑالو۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو حق کا راستہ سمجھانے کے لیے قرآن میں ہر طریقہ استعمال کیا ہے، امثال، واقعات، دلائل لیکن انسان چونکہ سخت جھگڑالو ہے اس لیے وعظ و نصیحت کا اس پر اثر نہیں ہوتا۔

یٰسٓ (36) آیات 74 تا 75:

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

ترجمہ: اور وہ اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں تاکہ وہ مدد کیے جائیں [74] حالانکہ ان میں ان کی مدد کی طاقت ہی نہیں اور وہ ان لوگوں کے حق میں ایک فریق (مخالف) ہو جاویں گے جو حاضر کیے جاویں گے [75]

تفسیر: اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود گڑھ لیے ہیں اس امید پر کہ اُن کی مدد کی جائے گی وہ ہرگز کوئی استطاعت نہیں رکھتے ان کی مدد کی بلکہ یہ تو اُن کے قیدی بنا کر پیش کر دیے جائیں گے جن کو یہ پوجتے تھے یعنی اولیاء اللہ، فرشتے وغیرہ وہی اُن کو پکڑ پکڑ کر لائیں گے کہ اے اللہ یہی ہیں وہ بدبخت کہ جنہوں نے تیرے ساتھ ہمیں شریک کیا ہوا تھا۔ وہ اللہ کے مقرب بندے خود پکڑوائیں گے اپنے پوجنے والوں کو آخرت کے دن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس (10) آیات 28 تا 29:

وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَ شُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿٢٨﴾ فَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿٢٩﴾

ترجمہ: اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان کے آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے وہ شرکاء کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے [28] سو ہمارے تمہارے درمیان اللہ کافی ہے گواہ کے طور پر، کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی [29]

تفسیر: اور جب اللہ تعالیٰ سب مشرکوں کو جمع کرے گا پھر اللہ تعالیٰ مشرکوں سے کہے گا کہ کھڑے ہو جاؤ اپنی جگہ پر تم بھی اور تمہارے شریک بھی۔ یہاں شریکوں سے مراد انبیاء، اولیاء اللہ، فرشتے جن کو پوجا گیا، جن کے نام پر مورتیں بنائی گئیں، ہمارے ہاں لوگ قبروں کو پوجتے ہیں لیکن یہاں جو نیک لوگ ہیں فرشتے ہیں ارواح ہیں جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ یا کوئی اور اللہ کے نیک اور اُونچے بندے ہیں، تو آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سارے رشتے منقطع کردے گا وہ جو اُن کے شریک تھے جن کو وہ شریک سمجھ کر پوجھ رہے تھے (معاذ اللہ) وہ بری تھے کیونکہ ان کو معلوم نہ تھا کہ دنیا میں انہیں کوئی پوج رہا ہے، جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ بری ہیں اس شرک سے جو لوگ شرک کرنے والے کررہے ہیں یا کوئی اگر کسی مزار پر جا کر سجدہ کرتا ہے یا کوئی مشرکانہ حرکت کرتا ہے تو صاحبِ مزار پر اس کا کوئی وبال نہیں ہے۔

جن کو انہوں نے شریک سمجھا تھا وہ کہیں گے اُن سے کہ نہیں نہیں تم غلط کہہ رہے ہو تم ہمیں نہیں پوجتے تھے، دنیا میں ہماری بندگی نہیں کرتے تھے۔ انبیاء اور اولیاء اللہ یہ سب اللہ کی مخلوق ہیں اور وہ فوت شدہ ہیں زندہ نہیں ہیں، عالم ارواح میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چیز انہیں پہنچانا چاہے تو پہنچا دے اور انہیں خود معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے یعنی ایک اللہ تعالیٰ ہی تمہارا معبود ہے۔

آخرت میں وہ نیک لوگ جو پکارے اور پوجے جاتے تھے کہیں گے کہ اے بدبختو اگر تم ہماری بندگی کرتے بھی تھے تو ہمیں کچھ پتا نہیں تھا کہ تم دنیا میں ہماری بندگی کر رہے ہو لازماً ہم تمہاری بندگی اور عبادت سے غافل تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم بَری ہیں تم سے اور تمہارے اُس شرک سے جو تم کیا کرتے تھے۔سو ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کافی ہے گواہ کے طور پر۔

الاحقاف (46) آیات 5 تا 6:

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ: اور اِس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اِس کی دعا قبول نہ کرسکیں بلکہ اِن کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں [5] اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ اُن کے دشمن ہوجائیں گے اور اِن کی پرستش سے صاف انکار کرجائیں گے [6]

تفسیر: اور اُن اشخاص سے بڑھ کر زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کو پکار رہے ہیں جو نہ اُن کی دعا سنتے ہیں اور نہ دعا قبول کرسکتے ہیں یہ جو پتھر کی مورتیوں کو یا فوت شدہ اشخاص کو مدد کے لیے پکارتے ہیں جو قیامت تک جواب دینے سے قاصر ہیں، بلکہ بالکل بے خبر ہیں۔اور جب آخرت میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ چیزیں مثلاً سورج، چاند، ستارے، آگ، بت، درخت اور وہ ہستیاں مثلاً اولیاء اللہ رحمہم اللہ، انبیاء علیہم السلام، فرشتے علیہم السلام وغیرہ۔وہ اُن کے دشمن بن جائیں گے۔جن چیزوں کی زبان نہیں ہے جیسے سورج، چاند وغیرہ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی زبان دے گا اور وہ ہستیاں اور چیزیں اُن کے دشمن بن جائیں گے اور کہیں گے کہ تم نے ہمیں شرم سار کیا، ہماری شرمندگی کا تم سبب بن گئے، تم نے ہمیں ہمارے خالق یعنی اللہ تعالیٰ کا مدِّ مقابل بنا دیا۔

حدیث ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے کہا کہ "جیسے اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ ﷺ چاہیں" تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کا مدمقابل بنا دیا ہے۔مشیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کے نامزد کی ہوئی نذر و نیاز حرام ہے شرک ہے

الانعام (6) آیت 145:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے [145]

تفسیر: وہ جانور جو بتوں کے نام پر یا اہل قبور کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیے جائیں یعنی ایسے جانوروں پر گو ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا جائے، تب بھی حرام ہوں گے کیونکہ اس سے اللہ کا تقرب نہیں، غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جانور ذبح کیا جائے اور صرف اسی کے تقرب و نیاز کے لیے کیا جائے، اگر ایسا نہیں کیا جائے گا تو یہ شرک اور فسق ہے۔

المائدۃ (5) آیت 3:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾

ترجمہ: تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مرا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے نا اُمید ہو گئے خبردار! تم اِن سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اِس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے [3]

تفسیر: ''اور یہ بھی تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے کہ تم آستھانوں پر جا کر ذبح کرو'' یعنی کسی ولی اللہ کی قبر پر جا کر جانور ذبح کرنا منع ہے یا کسی دیوی دیوتا کے مندر یا آستانے پر لے جا کر جانور ذبح کرنا بالکل حرام ہے منع ہے۔ اِسی طرح صرف اللہ کے نام کا جانور ذبح کر سکتے ہیں اور ذبح کرنے والے جانور کو کسی اور کے نام سے منسوب کرنا حرام ہے، ناجائز ہے، منع ہے۔

البقرۃ (2) آیت 173:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾

ترجمہ: تم پر مُردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے [173]

تفسیر: ایسا جانور جو غیر اللہ کے نامزد کیا گیا ہو حرام ہے کھانا۔ وہ جانور یا کوئی اور چیز جسے غیر اللہ کے نام پر پکارا جائے۔ اس سے مراد وہ جانور ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ جیسے مشرکین عرب لات وعزیٰ وغیرہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناموں پر ذبح کرتے تھے، یا آگ کے نام پر جیسے مجوسی کرتے ہیں۔
اور اسی میں وہ جانور بھی آجاتے ہیں جو جاہل مسلمان فوت شدہ بزرگوں کی عقیدت ومحبت، اِن کی خوشنودی وتقرب حاصل کرنے کے لیے یا اِن سے اُمید رکھتے ہوئے قبروں اور آستانوں پر ذبح کرتے ہیں، یا مجاورین کو بزرگوں کی نیاز کے نام پر دے آتے ہیں۔ مثلاً "داتا" صاحب کی نیاز کے لیے بکرے یہاں جمع کرائے جائیں کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ ان جانوروں کو چاہے ذبح کے وقت اللہ ہی کا نام لے کر ذبح کیا جائے یہ حرام ہی ہوں گے۔ کیوں کہ اِس سے مقصود رضائے الٰہی نہیں رضائے اہل قبور اور تعظیم لغیر اللہ ہے جو شرک ہے۔
اسی طرح جانوروں کے علاوہ جو اشیاء بھی غیر اللہ کے نام پر نذر و نیاز اور چڑھاوے کی ہوں حرام ہیں۔ جیسے قبور کے اردگرد فقراء ومساکین پر لنگر یا مٹھائی اور پیسے بانٹنا، وہاں نذر نیاز کے پیسے ڈالنا یا عرس کے موقع پر وہاں قبر پر دودھ پہنچانا یہ سب کام حرام اور ناجائز ہیں، کیوں کہ یہ سب غیر اللہ کی نذر و نیاز کی صورتیں ہیں۔
نذر بھی نماز، روزہ وغیرہ عبادات کی طرح ایک عبادت ہے، اور عبادت کی ہر قسم صرف ایک اللہ کے لیے مخصوص ہے۔
حدیث (صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ البانی، ج ۲ ص ۱۰۲۴)

"مَلْعُوْنٌ مَّنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ۔"
ترجمہ: "جس نے غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیا وہ ملعون ہے۔"

النّحل (16) آیت 115:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾

ترجمہ: تم پر صرف مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہش مند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے [115]

تفسیر: جو جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا جائے اِس کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ غیر اللہ کے تقرب اور اس کی خوشنودی کے لیے اِسے ذبح کیا جائے اور ذبح کرتے وقت نام بھی اِسی بت یا بزرگ کا لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے جس بزرگ کو راضی کرنا مقصود ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مقصود تو غیر اللہ کا تقرب ہی ہو لیکن ذبح اللہ کے نام پر ہی کیا جائے جس طرح کہ قبر پرستوں میں یہ سلسلہ عام ہے۔ وہ جانوروں کو بزرگوں کے لیے نامزد تو کرتے ہیں، مثلاً یہ بکرا فلاں پیر کا ہے، یہ گائے فلاں پیر کی ہے، یہ جانور گیارہویں کے لیے یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے لیے ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اور اِن جانوروں کو وہ بسم اللہ پڑھ کر ہی ذبح کرتے ہیں۔ اِس لیے وہ کہتے ہیں کہ پہلی صورت تو یقیناً حرام ہے لیکن یہ دوسری صورت حرام نہیں، بلکہ جائز ہے کیوں کہ یہ غیر اللہ کے نام پر ذبح نہیں کیا گیا ہے اور یوں شرک کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ حالاں کہ فقہاء نے اِس دوسری صورت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ اوپر اسی آیت میں یہ لکھا ہے کہ **وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ**

ترجمہ (۱): **”ہر وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے حرام ہے۔“**

ترجمہ (۲): **”اور جس چیز کو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو حرام ہے۔“**

اگرچہ ذبح کے وقت اس پر اللہ ہی کا نام لیا جائے پھر بھی حرام ہی ہوگا۔ اِس لیے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ کوئی مسلمان اگر غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی غرض سے جانور ذبح کرے گا تو وہ مرتد ہو جائے گا اور اس کا ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہوگا۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب درّ مختار میں ہے ”کسی حاکم یا کسی بڑے کی آمد پر (حسن خلق یا شرعی ضیافت کی نیت سے نہیں بلکہ اِس کی رضامندی اور اِس کی تعظیم کے طور پر) جانور ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہوگا۔ اِس لیے کہ وہ (**اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ**) میں داخل ہے اگرچہ اس پر اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو۔

اسی طرح آستانوں، درباروں وغیرہ پر ذبح کیے گئے جانور حرام ہیں، اس لیے کہ وہاں ذبح کرنے کا یا وہاں لے جا کر تقسیم کرنے کا مقصد (**تَقَرُّب لِغَيْرِ اللّٰهِ**) ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کے سوا دوسروں کی رضا اور تقرب حاصل کرنا ہی ہوتا ہے۔

حدیث (ابوداود کتاب الایمان والنذ ور باب مایؤمر بہ من وفاء النذر میں) ہے کہ ”ایک شخص نے آ کر حضور ﷺ سے کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں بوانہ جگہ میں اونٹ ذبح کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا وہاں زمانہ جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی؟ لوگوں نے بتلایا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہاں اِن کی عیدوں میں سے کوئی عید تو نہیں منائی جاتی تھی؟ لوگوں نے اِس کی بھی نفی کی، تو آپ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سائل کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔" اس سے معلوم ہوا کہ بتوں کے ہٹائے جانے کے بعد بھی غیر آباد آستانوں پر جا کر جانور ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔

یوسف (12) آیت 106:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾

ترجمہ: ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں [106]

تفسیر: مشرکین یہ تو مانتے ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق، مالک، رازق اور مدبر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود عبادت میں اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک ٹھہرا لیتے ہیں اور یوں اکثر لوگ مشرک ہیں۔ یعنی ہر دور میں لوگ توحید ربوبیت کے تو قائل رہے ہیں لیکن توحید الوہیت ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

آج کے قبر پرستوں کا شرک بھی یہی ہے کہ وہ قبروں میں مدفون بزرگوں کو صفات الوہیت کا حامل سمجھ کر انہیں مدد کے لیے پکارتے بھی ہیں اور عبادت کے کئی مراسم بھی ان کے لیے بجالاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہے

فاطر (35) آیت 15:

يَآيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾

ترجمہ: اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے [15]

النَّمل (27) آیت 62:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

ترجمہ: بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو [62]

الشُّوْرٰی (42) آیات 49 تا 50:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے [49] یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے، وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے [50]

الِ عمران (3) حصہ آیت 173:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ (فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ) (۱۷۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کافی ہے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ بہترین سہارا (بہترین مالک اور بہترین مددگار)[173]

التوبہ (9) آیت 116:

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾

ترجمہ: بلاشبہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے، اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی یار ہے اور نہ کوئی مددگار ہے[116]

الحج (22) حصہ آیت 78:

هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾

ترجمہ: وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے[78]

الشوریٰ (42) آیت 9:

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٩﴾

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز بنا لیے ہیں، اللہ ہی کارساز ہے وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے[9]

مریم (19) آیات 81 تا 82:

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

ترجمہ: انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لے باعث عزت ہوں[81] لیکن ایسا ہرگز ہونا نہیں۔ وہ تو ان کی پوجا سے منکر ہو جائیں گے، اور اُلٹے ان کے دشمن بن جائیں گے[82]

الانعام (6) آیت 17:

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾

ترجمہ: اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے [17]

الِ عمران (3) حصہ آیت 37:

إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزی دے [37]

الْفَاتِحَةِ (1):

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٤﴾

ترجمہ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

تفسیر: یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ شرک کا سدباب کر دیا گیا ہے۔

قرآنِ مجید میں سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو فرمایا:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ (المائدۃ:۲)

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ [2]

ظاہر بات ہے کہ یہ تعاون ممنوع نہیں ہے اور نہ شرک ہے، بلکہ مطلوب ومحمود ہے۔
شرک تو یہ ہے کہ ایسے شخص سے مدد طلب کی جائے جو ظاہری طور پر مدد نہ کر سکتا ہو، جیسے کسی فوت شدہ شخص کو مدد کے لیے پکارنا، اس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا اور دور ونزدیک سے ہر ایک کی فریاد سننے کی صلاحیت سے بہرہ مند تسلیم کرنا۔ اس کا نام شرک ہے۔ جو بدقسمتی سے محبت اولیاء کے نام پر مسلمان ملکوں میں عام ہے۔

الِ عمران (3) آیت 150:

بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ﴿١٥٠﴾

ترجمہ: بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے [150]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ مشکل کشا، اللہ صاحب عطا

مشکل کشا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے مگر اہل بدعت اولیاء اللہ کو مشکل کشا اور صاحب عطا سمجھتے ہیں اور قرآن کی مندرجہ ذیل آیات کا حوالہ دیتے ہیں جن سے ہرگز بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فوت شدہ اولیاء اللہ مشکل کشا ہیں۔

البقرہ (2) آیت 248:

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾

ترجمہ: ان کے نبی نے انہیں پھر کہا کہ اس کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلجمعی ہے اور آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون کا بقیہ ترکہ ہے، فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے۔ یقیناً یہ تو تمہارے لیے کھلی دلیل ہے اگر تم ایمان والے ہو [248]

بیان: اوپر والی آیت کے ترجمہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اولیاء اللہ مشکل کشا ہیں یا صاحب عطا ہیں، مشکل کشا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جو اولیاء زندہ ہوں ابھی فوت نہ ہوئے ہوں اُن کو دعا کا کہا جا سکتا ہے اور اُن اولیاء اللہ حضرات کی دعا قبول کرنا یا دعا قبول نہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جو اولیاء اللہ فوت ہو چکے ہوں اُن سے مانگنا یا اُن کو پکارنا شرک ہوتا ہے۔ اوپر آیت میں ہے کہ ”رب کی طرف سے“ یعنی اللہ کی طرف سے ہی سب ہوتا ہے یعنی اللہ ہی صاحب عطا مشکل کشا ہے۔

الِ عمران (3) آیت 49:

وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۟

ترجمہ: اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں، میں تمہارے لیے پرندہ کی شکل کا مٹی کا پرندہ بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ کے حکم سے میں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں، اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے، اگر تم ایمان لانے والے ہو [49]

بیان: اوپر والی آیت سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اولیاء اللہ مشکل کشا ہیں جبکہ آیت میں دو مرتبہ صاف لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے حکم سے" یہ کہنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اختیار میں کچھ نہیں مگر وہی جو اللہ چاہے۔

الذّٰریٰت (51) آیت 35:

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۟

ترجمہ: پس جتنے ایمان والے وہاں تھے ہم نے انہیں نکال لیا [35]

بیان: اوپر والی آیت سے بھی یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ اولیاء اللہ لوگوں کے لیے مشکل کشا ہیں، جب تک اولیاء اللہ حضرات دنیا میں حیات ہوں، زندہ ہوں تب تک تو وہ اللہ تعالیٰ سے مشکل کشائی کی دعا کر سکتے ہیں لیکن دعا کا قبول کرنا یا نہ کرنا تو اللہ کے اختیار میں ہے۔

اوپر کی آیت پر غور کریں تو لکھا ہے کہ "ہم نے (یعنی اللہ نے) انہیں نکال لیا۔" یعنی مشکل کشا اور حاجت روا تو صرف اللہ تبارک تعالیٰ ہے۔

المائدہ (5) آیت 114:

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۟

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما! کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لیے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد کے ہیں سب کے لیے ایک خوشی کی بات ہوجائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہوجائے اور تو ہم کو رزق عطا فرمادے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے [114]

بیان: اوپر والی آیت سے بھی یہ ثابت نہ ہوا کہ انبیاء یا اولیاء اللہ مشکل کشا ہیں کیونکہ اوپر آیت میں بھی عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ہی دعا مانگی اور دعا کا قبول کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے تو اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا ہوا نہ کہ اولیاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں سورۃ المومن 40 آیت 60 میں فرماتا ہے کہ "اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہوچکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ یقیناً ذلیل ہوکر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔ [60]" یعنی دعا بھی عبادت ہی ہے اور تمام طرح کی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جاسکتی ہیں۔ کسی زندہ شخص کو یا زندہ اولیاء اللہ کو تو دعا کرنے کا کہا جاسکتا ہے مگر فرشتے یا فوت شدہ اولیاء اللہ اور انبیاء جو کہ فوت ہوچکے ہیں اُن کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا بہت بڑا گناہ اور شرکِ عظیم ہے، کیونکہ ہندو اور مشرکین بھی تو اللہ کے سوا غیر اللہ سے جن میں بت، سورج، چاند، انسان، جانور، فوت شدگان سب شامل ہیں دعائیں مانگتے ہیں اور اُن کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ مومن مسلمان کا مشکل کشا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

کسی زندہ انسان کی عبادت کرنا یا اُس سے دعا مانگنا کہ مجھے اولاد عطا کر یا یہ کہنا کہ میرے کاروبار میں برکت ڈال دے، اس طرح کہنا ہندوؤں کا شیوا ہے اور یہ شرکِ عظیم ہے۔

مسلمان کے لے زندہ اولیاء اللہ حضرات سے دعا کرانا جائز ہے وہ بزرگ نیک اولیاء اللہ جو فوت شدہ نہ ہوں دنیا میں حیات ہوں اُن سے دعا کرانا جائز ہے مگر احتیاط ضروری ہے وہ اس طرح کہ دعا کا کہنے سے پہلے یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہوگا کہ "اللہ صاحب عطا ہے" نہ کے یہ بزرگ ولی اللہ اور اگر کسی نیک صالح بزرگ ولی اللہ سے دعا منگواتے ہوئے یہ بھول گیا کہ "صاحب عطا اللہ تعالیٰ ہے" اور اگر خدا نہ کرے کہ اُس بزرگ کو صاحب عطا سمجھ بیٹھا بجز اللہ تعالیٰ کے اور دعا منگواتے وقت اللہ تعالیٰ کو بھول گیا تو یہ ہندوؤں کی طرح شرک کا مرتکب ہوگا۔

حضور ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے کہا: أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُّعَافِيَنِيْ یعنی "آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمادے۔" نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ یعنی "اگر تو چاہے تو دعا کردیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو صبر کرلے، تیرے لیے یہ زیادہ بہتر ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے التجا کی کہ اللہ تعالیٰ سے آپ دعا ہی فرما دیں تو آپ ﷺ نے اُس کے حق میں اللہ سے دعا فرما دی۔

(جامع الترمذی، الدعوات، باب 118 بعد باب فی دعاء الضیف، ح:3578)

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دعا منگواتے ہوئے عقیدہ کی احتیاط ضروری ہے، اگر کسی ولی اللہ کو اس کی ذات کے حوالے سے مشکل کشا سمجھا جائے گا تو شرک ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کو صاحب عطا اور مشکل کشا سمجھتے ہوئے ولی اللہ سے دعا کرائی جائے گی تو جائز ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ سے خود دعا مانگی جائے تو یہ سب سے بہتر اور افضل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط عقیدہ وحدۃ الوجود یا وجودِ توحیدی (Pantheism)

بیان: عقیدہ وحدۃ الوجود کا مطلب یہ ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے، زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، سیارے، انسان، جانور، سمندر، سمندری حیات، جن، شیاطین، فرشتے، درخت، پہاڑ، کتا، خنزیر یعنی ہر وہ شے جو جاندار ہے یا بے جان ہے، اچھی چیز یا بری چیز سب کی سب اللہ کی ذات کا حصہ ہیں یعنی تمام کائنات کی اشیاء دراصل اللہ تعالیٰ کی جھلک ہیں جو سراسر غلط کہتے ہیں۔

اس غلط عقیدہ وحدۃ الوجود کے حامی لوگ یہ کہتے ہیں کہ خالق اور مخلوق دراصل ایک ہی وجودِ الٰہی کے دو نام ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ دراصل اِس کائنات کا کوئی وجود ہی نہیں ہے، صرف اللہ کا ہی وجود ہے، ہم انسانوں کو جو یہ چیزیں نظر آتی ہیں حقیقت میں یہ سب وہم وخیال ہیں، عکس ہیں مگر حقیقی وجود صرف اللہ کا ہی ہے۔ یعنی اس کائنات کا وجود عین وجودِ باری تعالیٰ ہے۔

اوپر بیان کردہ عقیدہ وحدۃ الوجود یا وجودِ توحیدی کے حامی اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں اُن میں کچھ بڑے بڑے مسلم عالم بھی ہیں، جو کہ بالکل غلط کہتے ہیں۔ شیطان نے اُن مسلمان حضرات کو انتہائی غلط عقیدہ کا شکار کردیا ہے، کیوں کہ یہی عقیدہ تو ہندوؤں کا بھی ہے کہ ہر شے کی پوجا کرو، ہر شے میں بھگوان ہے، ہندو لوگ سورج، چاند، درخت، پتھر، دھن دولت، ہاتھی، شیر، گائے، انسان کو یعنی ہر چیز جو اس کائنات میں ہے اُس کو خدا مان کر پوجتے ہیں۔ اس طرح تو پھر مسلمان میں اور ہندو میں کوئی فرق نہ رہا جو کہ قرآنِ مجید کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور اللہ کے احکامات کی نافرمانی ہے، دعا بھی عبادت ہے اور عبادت کی ہر قسم اللہ تعالیٰ کے لیے ہی جائز ہے۔

جب سے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسان کو آباد کیا ہزاروں نبی اور پیغمبر اور رسول بھیجے جو انسانوں کو صرف ایک بات کی ہی تبلیغ کرتے رہے کہ صرف ایک اللہ کی ہی عبادت کرو اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، کیونکہ صرف ایک اللہ ہی عبادت کے لائق ہے وہی تمام اشیاء کا خالق اور مالک ہے اور باقی تمام اشیاء اللہ کی مخلوق ہیں نہ کہ اللہ کی ذات کا حصہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ مجید کی سورت الزخرف آیت نمبر 15 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ (۱۵)

ترجمہ: اور انہوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اس کا جز ٹھہرا دیا یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔[15]

یہ اوپر والی آیت اس بات کی کتنی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے نہ کہ اللہ کے وجود کا کوئی جز اس کے بنائے ہوئے انسانوں میں ہے یا فرشتوں میں ہے، نہ ہی کسی اور مخلوق میں ہے۔ عقیدہ وحدۃ الوجود کے حامی مسلمان لوگوں کے لیے یہ سورت الزخرف کی آیت نمبر 15 ہی کافی ہے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ یہ عقیدہ وحدۃ الوجود بالکل غلط اور مشرکانہ ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ نے بار بار یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کا خالق ہے نہ کہ کائنات میں اُس کی ذات پاک کا کوئی حصہ ہے۔ مگر یہ لوگ خالق اور مخلوق کے فرق کو مٹاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہر جگہ اللہ کی مخلوق میں اللہ ہی نظر آتا ہے، جو کہ یہ بات نظریہ قرآن سے ٹکراتی ہے اللہ کی مخلوق غیر اللہ ہے، اللہ کے وجود کا حصہ نہیں ہے۔ اگر نعوذ باللہ ہر پوجا جانے والا اللہ کا ہی وجود ہے تو یہ مشرکانہ عقیدہ ہے۔ دین اسلام کا سب سے بڑا عقیدہ توحید ہی تو ہے۔ حضور ﷺ یہی تو کہتے رہے قولوا لا الہ الا اللہ یعنی کہو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جو بھی اِس عقیدہ کی نفی کرے گا وہ شرک کرے گا یعنی وہ دین اسلام سے خارج ہوگا۔

سورت روم آیت نمبر 40 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لیے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں۔[40]"

سورت انعام آیت نمبر 56 میں اللہ فرماتا ہے کہ "آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ اِن کی عبادت کروں جن کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہاری خواہشات کی اتباع نہ کروں گا کیوں کہ اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤں گا اور راہِ راست پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا۔" [56] یعنی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور شے کی بھی عبادت کرتے تھے جو کہ یقیناً اللہ کی ذات کا حصہ نہیں تھی۔

کافروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی اولاد قرار دیا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یہ آیات نازل کیں۔ سورت مریم آیات نمبر 88 تا 92

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ

وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

''ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے [88] یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو [89] قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہوجائیں [90] کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے [91] شانِ رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔ [92]''

اوپر آیات میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ انہوں نے بہت غلط بات کہی ہے کہ اللہ نے اپنے لیے اولاد اختیار کی ہے، یہ بہت بڑی گستاخی ہے اللہ کی جناب میں قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ دھماکے کے ساتھ گر پڑیں کہ عیسائیوں نے رحمان کے لیے بیٹا یعنی اولاد قرار دیا ہے، حالانکہ خدائے رحمان کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ جو کہ تمام جہانوں کا مالک ہے، پاک ہے، نور ہے، انتہائی اعلیٰ، زبردست طاقت ور ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی شان بیان کرنے کے لیے کئی سمندروں کا پانی سیاہی بن جائے تو وہ بھی کم ہوگا۔

اوپر سورت مریم آیات 88 تا 92 سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق اور مالک ہے تمام کائنات کا، نہ کہ کائنات میں اللہ کی ذات پاک کا کوئی حصہ ہے یا یہ کہنا کہ کائنات عین وجودِ باری تعالیٰ ہے بالکل غلط ہوگا۔

اس کائنات میں گندے جانور جیسے کتے، سور، چوہے وغیرہ اور شیاطین وغیرہ بھی ہیں تو ان کو ہم نعوذ باللہ خدا کا حصہ یا وجود تو نہیں کہہ سکتے۔

اوپر سورت مریم کی آیات سے واضح ہوتا ہے کہ جیسے انسان کو اپنی اولاد بے حد عزیز ہوتی ہے اور انسانی اولاد ایک مرد اور ایک عورت کے وجود کا حصہ ہوتی ہے جیسے مرد کا نطفہ ہوتا ہے اور عورت کے جینز اور خون وغیرہ کا بچہ حصہ ہوتا ہے جو اللہ کی رضا سے اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اوپر آیات نمبر 88 تا 92 سورت مریم سے ہمیں واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انتہائی سختی سے فرمارہا ہے کہ انسان اور کائنات کی ہر چیز بشمول فرشتے اور جن وغیرہ تمام کے تمام یہ میری مخلوق ہیں نہ کہ میرے وجود کا حصہ ہیں، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اللہ کی مخلوق میں سے ہیں نہ کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا حصہ ہیں۔ جو کوئی یہ کہے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ اللہ کی اولاد ہیں تو وہ بہت بڑی گستاخی کرے گا اور جہنم کا ایندھن بنے گا، اور اللہ کا غضب مول لے گا، تو جو خالق اور مخلوق کو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے وہ کافر کہلائے گا اللہ کی قرآنی آیات کا، اور وہ شخص مشرک ہوگا۔ قرآنِ مجید میں اللہ اپنے اور مخلوق کے درمیان فرق بیان کرتا ہے۔ جو لوگ اس بات کے حامی ہیں کہ کائنات میں جتنے بھی وجود ہیں اللہ کے وجود ہیں، تو وہ لوگ بہت بڑا جھوٹ اور بہتان اللہ پر لگا رہے ہیں اور شرکِ عظیم کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں شیطان کے ہر قسم کے حملے اور وسوسے سے بچنا چاہیے، اور اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے اصل اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور صرف قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

یوسف (12) آیت 106:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾

ترجمہ: اِن میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں [106]

اوپر سورت یوسف آیت 106 سے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ بعض مسلمانوں کا عقیدہ بھی مشرکانہ ہوتا ہے۔ کچھ لوگ نام کے تو مسلمان ہوتے ہیں مگر درحقیقت وہ مشرک ہوتے ہیں، مسلمان نہیں ہوتے۔

اخلاص (112):

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے [1] اللہ بے نیاز ہے [2] نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا [3] اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے [4]

اوپر سورۂ اخلاص کی آیت نمبر 1 کا ترجمہ ہے کہ "آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔" ہمیں معلوم ہے کہ ہم نزدیک کی چیز کو "یہ" یا "اِس" سے خطاب کرتے ہیں۔ مثلاً "یہ" احمد صاحب ہیں۔"
یا "اِس" کتاب میں لکھا ہے۔

سورۂ اخلاص کی آیت نمبر 1 میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ "آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ "وہ" اللہ ایک ہے۔" یعنی اللہ تعالیٰ اگر کائنات کی ہر چیز میں ہوتا تو اس آیت مبارکہ میں "وہ اللہ" کا لفظ نہ آتا بلکہ یہ آتا کہ "اللہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے" یا یہ آتا کہ "یہ اللہ ایک ہے" اللہ تعالیٰ یقیناً ایک ہے یہ تو ہم سب جانتے ہیں مگر اس آیت سے کہ "وہ اللہ ایک ہے" صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کا خالق و مالک ہے نہ کہ کائنات میں اللہ کا کوئی حصہ ہے سورۃ ق کی آیت نمبر 16 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اور ہم (انسان) کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔" اس قریبی سے مراد ہے کہ علم کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ انسان کے اتنا قریب ہے کہ انسان کے دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔

سورۃ اخلاص آیت نمبر 2 سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب محتاج ہیں اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے۔

سورۃ اخلاص آیت نمبر 3 سے مراد ہے یعنی نہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نکلی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کسی چیز سے نکلا ہے۔ اس آیت سے بھی غلط عقیدہ وحدۃ الوجود کی نفی ہوتی ہے۔

سورۃ اخلاص آیت نمبر 4 سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی برابری کا کوئی نہیں ہے، ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے

اہل بدعت غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز سمجھتے ہیں جو کہ شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کی قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے، زندہ اشخاص سے تو آپس میں ایک دوسرے سے مدد طلب کی جاسکتی ہے مگر جو شخص فوت ہو چکا ہے اُس سے مدد طلب کرنا شرک ہوتا ہے اور وہ فوت شدہ اشخاص چاہے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہی کیوں نہ ہوں، وہ کسی قسم کی مدد کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

سورۃ العنکبوت 29 آیت 41 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

ترجمہ: جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے، حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے کاش! وہ جان لیتے۔ [41]

اہل بدعت جن قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہیں کہ جن میں اللہ کے سوا انسانوں سے مدد مانگی گئی ہے، وہ اُس دور کے زندہ انسانوں سے مانگی گئی امداد ہے، زندہ اشخاص سے تو مدد طلب کی جاسکتی ہے مگر فوت شدگان سے مدد مانگنا شرک ہوتا ہے کیونکہ فوت شدہ اشخاص اب غیب میں ہیں اور غیب کی چیزوں کو پکارنا شرک ہوتا ہے۔

جن آیات کا اہل بدعت حوالہ دیتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) الصّف (61) آیت 14:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے [14]

بیان: اوپر والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُس وقت کے زندہ اشخاص کو دین کا مددگار بننے کو کہا جو اسلام میں جائز ہے، کسی فوت شدہ شخص سے مدد طلب کرنا ناجائز اور حرام ہے، شرک ہے۔

(2) المائدہ (5) حصہ آیت 2:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے [2]

(3) محمد (47) آیت 7:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ [7]

بیان: اہل بدعت نے اپنی کتابوں میں یہ تو لکھ دیا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ کون سے غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے؟ جواب یہ ہے کہ اُن غیر اللہ شخصیات سے مدد لینا جائز ہے جو جس دَور میں رہ رہے ہوں وہ اُس دَور کے زندہ اشخاص ہوں نہ کہ فوت شدگان۔ زندہ لوگوں سے تو مدد مانگی جا سکتی ہے مگر فوت شدگان سے مدد مانگنا شرکِ عظیم ہوتا ہے۔

اوپر کی تینوں آیات میں اُس وقت کے زندہ اشخاص نے ہی اللہ کے دین کی مدد کی اور ایک دوسرے کی بھی مدد کی۔ وہ اہل بدعت حضرات جو زندہ اشخاص اور مُردہ اشخاص سے مدد طلب کرنے میں کوئی فرق نہیں کرتے، وہ شرکِ عظیم کرتے ہیں۔

ہندوؤں کا بھی تو یہی عقیدہ ہے کہ وہ زندہ یا مُردہ یا بے جان ہر چیز سے بلاتفریق مدد طلب کرتے اور ہر شے کو مشکل کشا سمجھتے ہیں، مسلمان کے عقیدہ کے مطابق مشکل کشا اور حاجت روا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 4

شفاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم (19) آیات 87 تا 92:

لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ
شَیْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

ترجمہ: کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے اِن کے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قول قرار لے لیا ہے [87] ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے [88] یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو [89] قریب ہے کہ اِس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہوجائیں [90] کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے [91] شانِ رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔ [92]

تفسیر و بیان: کسی کو بھی کوئی شفاعت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی سوائے اُس کے کہ جس نے رحمان اللہ کے پاس اپنا ایک مقام حاصل کرلیا ہو۔ یعنی اہل ایمان وتقویٰ میں سے جن کو اللہ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا، وہی شفاعت کریں گے، ان کے سوا کسی کو شفاعت کرنے کی اِجازت بھی نہیں ہوگی۔

یعنی ایک شخص نے بنیادی طور پر اللہ کے ساتھ اپنا عہد نبھایا ہو، اللہ کی بندگی کر رہا ہو، اگر کوئی چھوٹی خطائیں ہوگئی ہوں تو ایسے لوگوں کے لیے تو شفاعت مفید ہوسکتی ہے لیکن جو سرے سے اللہ کے عہد کی خلاف ورزی کررہے ہوں تو ظاہر ہے کہ اُن کے لیے شفاعت نہیں ہے۔ اور انہوں نے ایک اور عقیدہ گھڑلیا ہے کہ رحمان نے اپنے لیے اولاد اختیار کی ہے۔ دیکھو یہ تم نے بہت بڑی بھاری بات کہی ہے۔ یہ بہت بڑی گستاخی ہے اللہ کی جناب میں۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے تمہاری اِس گستاخی پر اور قریب ہے کہ زمین شق ہوجائے اور یہ پہاڑ جو ہیں دھماکے کے ساتھ گر پڑیں۔ کہ انہوں نے رحمان کے لیے بیٹا یعنی اولاد قرار دی ہے حالانکہ خدائے رحمان کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے۔

مثال کے طور پر اگر ایک شخص دوسرے شخص پر جھوٹا الزام لگائے کہ اِس بچے کے تم باپ ہو تم نے فلاں عورت سے زنا کیا اور اُس کے نتیجے میں یہ حرام کا بچہ پیدا ہوا، تو دوسرا شخص پہلے شخص کو شاید جان سے ماردے کہ تم مجھ پر اتنا بڑا جھوٹا الزام لگا رہے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا خالق اور مالک ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ پر یہ جھوٹی تہمت لگانا کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے، کس قدر بڑی گستاخی ہے۔

انسان کا اولاد حاصل کرنے کا عمل ایک حیوانی عمل ہے جس میں مرد عورت سی ہم بستری کرتا ہے، اُس عورت سے اپنی شہوت پوری کرتا ہے۔ انسان ایک ناپاک قطرے کی پیداوار ہے۔

اللہ تعالیٰ جو کہ تمام جہانوں کا مالک ہے، پاک ہے، صاف ہے، نور ہے، انتہائی اعلیٰ، زبردست، طاقت ور ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان بیان کرنے کے لیے کئی سمندروں جتنی سیاہی بھی کم پڑ جائے۔ کہ (نعوذ باللہ) یہ کہنا کہ رحمٰن کی اولاد ہے، کتنی بڑی گستاخی ہے۔

طٰہٰ (20) آیت 109:

يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾

ترجمہ: اس دن سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جسے رحمان حکم دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے [109]

تفسیر: یعنی اس دن کسی کی سفارش کسی کو فائدہ نہیں پہنچائے گی، سوائے ان کے جن کو رحمٰن شفاعت کرنے کی اجازت دے گا، اور وہ بھی ہر کسی کی شفاعت یعنی سفارش نہیں کریں گے بلکہ صرف اُن کی سفارش کریں گے جن کی بابت سفارش کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔ اور یہ لوگ کون لوگ ہوں گے؟ صرف اہل توحید، جن کے حق میں اللہ تعالیٰ سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی کسی کی بابت پورا علم نہیں ہے کہ کون کتنا بڑا مجرم ہے؟ اور وہ اِس بات کا مستحق ہے بھی یا نہیں کہ اس کی سفارش کی جا سکے؟ اس لیے اس بات کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ ہی فرمائے گا کہ کون کون لوگ انبیاء و صالحین کی سفارش کے مستحق ہیں۔ کیوں کہ ہر شخص کے جرائم کی نوعیت و کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی جان سکتا ہے۔

یٰسٓ (36) آیات 23 تا 24:

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: کیا میں اسے (یعنی اللہ کو) چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناؤں کہ اگر (اللہ) رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں گے [23] پھر تو میں یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں [24]

البقرہ (2) حصہ آیت 255:

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

ترجمہ: کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔

تفسیر: یعنی کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔

اسی طرح سورۂ یونس (10) آیت (3) میں اللہ نے فرمایا ہے کہ "اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں۔"

التوبۃ (9) آیت 80:

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾

ترجمہ: ان کے لیے تو استغفار کر یا نہ کر۔ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے ایسے فاسق لوگوں کو ربّ کریم ہدایت نہیں دیتا۔ [80]

تفسیر: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کافروں کے لیے چاہے کتنی بھی مغفرت کی دعائیں کریں مگر اللہ تعالیٰ کافروں کو نہیں بخشے گا کیونکہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ سے کفر کیا۔ یہ عدم مغفرت کی علت اس لیے بیان کر دی گئی ہے تا کہ لوگ کسی کی بھی سفارش کی امید نہ رکھیں بلکہ ایمان اور عمل صالح کی دولت لے کر آخرت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اگر کسی شخص کی آخرت کی تیاری نہیں ہوگی یعنی وہ شخص اللہ کے دین کا اور حضور ﷺ کی تعلیمات کا انکاری ہوگا تو ایسے کافروں اور نافرمانوں کی کوئی شفاعت نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لیے شفاعت کی اجازت ہی نہیں دے گا۔ آیت میں ستر کا عدد مبالغے اور تکثیر کے لیے ہے یعنی آپ ﷺ کتنی ہی کثرت سے اِن کے لیے استغفار کر لیں اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزمر (39) آیت 19:

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾

ترجمہ: بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے تو کیا آپ اسے جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں [19]

تفسیر: یعنی شفاعت صرف باِذن اللہ ہی ہوگی جو لوگ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے انکاری ہوں گے اُن کی سفارش اوّل تو حضور ﷺ کریں گے ہی نہیں، اگر بالفرض حضور ﷺ نے سفارش کرنی چاہی بھی تو اللہ تعالیٰ ایسی سفارش کی اجازت ہی نہیں دے گا۔ اوپر آیت میں اللہ تعالیٰ یہی حضور ﷺ کو فرما رہا ہے کہ جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے عذاب کی بات ثابت کردی تو اُس شخص کو کائنات میں کوئی بھی دوزخ سے نجات نہیں دلا سکتا یہاں تک کہ حضور ﷺ بھی اسے دوزخ سے نجات نہیں دلا سکتے۔

لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور حضور ﷺ کی سُنّت کے مطابق نیک اعمال کا سرمایہ آخرت میں لے کر جائے تاکہ دوزخ سے بچ سکے اور جنت میں جا سکے۔

الشوریٰ (42) آیت 6:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾

ترجمہ: اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو کارساز بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر نگران ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں [6]

بیان: اوپر کی آیت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی غیب کی چیز یا ہستی کو اپنا مددگار اور اپنا والی سمجھنا شرک ہے۔ اس میں فرشتے، جن اور وہ لوگ جو فوت شدہ ہیں چاہے وہ اولیاء اللہ اور انبیاء ہی ہوں اُن سب کو اپنا والی اور مددگار نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ سب ہستیاں غیب میں ہیں اور غیب کی چیزوں کو پکارنا شرک ہوتا ہے جبکہ والی اور مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو شرک کر رہے ہیں یعنی جو مجھ سے دعائیں مانگنے کی بجائے دوسری غیب کی چیزوں سے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ ان لوگوں کے شرک کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ جیسے یا علی رضی اللہ عنہ مدد کہنا شرک ہے۔ اسی طرح یا رسول اللہ ﷺ مدد کہنا شرک ہے جبکہ صرف یا اللہ مدد کہنا صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزمر (39) آیات 43 تا 44:

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں کو) سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجیے! کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں [43] کہہ دیجیے کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے۔ تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی کے لیے ہے تم سب اِسی کی طرف پھیرے جاؤ گے [44]

تفسیر: کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ کوئی شفیع گڑھ لیے ہیں جو اُن کے سفارشی ہوں گے۔ اُن سے کہہ دیجیے کہ بھلا انہیں کوئی اختیار ہی نہ ہو سرے سے اور انہیں کوئی نہ اُس کی سمجھ ہو۔ کہہ دیجیے شفاعت کُل کی کُل اللہ کے لیے ہے۔ یعنی شفاعت صرف باذن رب ہے اللہ کی اجازت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرے نہ کرے یہ اختیار اللہ کا ہے۔ کسی کی دھونس نہیں ہے، کسی کا زور نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی بات منوالے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اُسی کی ہے۔ پھر تم کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
یعنی شفاعت کی تمام اقسام کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی سفارش نہیں کر سکے گا، لہٰذا صرف ایک اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کی جائے اور ایک اللہ سے دعائیں مانگی جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔

الکہف (18) آیت 102:

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

ترجمہ: کیا کافر یہ خیال کیے بیٹھے ہیں؟ کہ میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنا لیں گے؟ (سنو) ہم نے تو اِن کفار کی مہمانی کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے [102]

تفسیر: حَسِبَ، بمعنی ظَنَّ ہے اور عِبَادِیْ (میرے بندوں) سے مراد، ملائکہ، مسیح علیہ السلام اور دیگر صالحین ہیں، جن کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جاتا ہے، اسی طرح شیاطین اور جنّات ہیں جن کی عبادت کی جاتی ہے۔ یعنی غیر اللہ کے یہ پجاری کیا یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اللہ کے بندوں کی عبادت کر کے ان کی حمایت سے اللہ کے عذاب سے بچ جائیں گے؟ یہ ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں جانے سے ان کو وہ بندے نہیں روک سکیں گے جن کی یہ عبادت کرتے اور ان کو اپنا حمایتی سمجھتے ہیں۔

ہود (11) آیات 42 تا 46:

وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَ نَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۫ۗ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

ترجمہ: وہ کشتی انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لے جا رہی تھی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے لڑکے کو جو ایک کنارے پر تھا، پکار کر کہا کہ اے میرے پیارے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ رہ [42] اس نے جواب دیا کہ میں تو کسی بڑے پہاڑ کی طرف پناہ میں آ جاؤں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔ نوح علیہ السلام نے کہا آج اللہ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں۔ صرف وہی بچیں گے جن پر اللہ کا رحم ہوا۔ اسی وقت ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا [43] فرما دیا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا، اسی وقت پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی ''جودی'' نامی پہاڑ پر جا لگی اور فرما دیا گیا کہ ظالم لوگوں پر لعنت نازل ہو [44] نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے [45] اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح علیہ السلام یقیناً وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے۔ اس کے کام بالکل ہی ناشائستہ ہیں تجھے ہرگز وہ چیز نہ مانگنی چاہیے جس کا تجھے مطلقاً علم نہ ہو، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے اپنا شمار کرانے سے باز رہے [46]

تفسیر: اور وہ کشتی انہیں لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی اور نوح علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کو پکارا اور وہ علیحدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر تھا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ مت ہو۔ وہ کہنے لگا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا جو مجھ کو پانی سے بچا لے گا، نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ آج اللہ کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں لیکن جس پر وہی رحم کرے اور دونوں کے بیچ میں ایک موج حائل ہوگئی۔ پس وہ بھی مثل دوسرے کافروں کے غرق ہوگیا۔

یہ حضرت نوح علیہ السلام کا چوتھا بیٹا تھا جس کا لقب ''کنعان'' اور نام ''یام'' تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام کے باقی تین بیٹے اُن کے ساتھ کشتی میں سوار تھے جو بچ گئے تھے۔ اُن کے نام حام، سام، یافث تھے۔

چوتھا بیٹا تھا اُن کا ''یام'' جو مشرک تھا اور اُس کی ماں بھی مشرک تھی۔

اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو انہوں نے کہا پروردگار میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا اور تیرا وعدہ تھا میرے اہل کو بچا لے گا اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو احکم الحاکمین ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوح علیہ السلام وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے یہ تباہ کار ہے سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست مت کر جس کی تجھ کو خبر نہیں میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تو نادان نہ بن جا۔

یہاں یہ واقعہ پڑھنے کے بعد صاف واضح ہوجاتا ہے کہ شفاعت اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کی نہیں مانی تو اولیاء اللہ کی کیا شفاعت مانے گا۔ مگر وہی شفاعت اللہ تعالیٰ مانے گا کہ جس کا اللہ تعالیٰ خود حکم دے گا کہ ہاں تم اِن اِن لوگوں کی شفاعت کرسکتے ہو۔

الدخان (44) آیت 58:

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

ترجمہ: سو ہم نے اِس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کردیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں [58]

الزخرف (43) آیت 86:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾

ترجمہ: جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو [86]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: یعنی دنیا میں جن بتوں کی یہ عبادت کرتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اللہ کے ہاں سفارش کریں گے۔ ان معبودوں کو شفاعت کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہوگا۔
حق بات سے مراد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ ہے اور یہ اقرار بھی علم وبصیرت کی بنیاد پر ہو، محض رسمی نہ ہو۔ یعنی زبان سے کلمۂ توحید ادا کرنے والے کو پتا ہو کہ اس میں صرف ایک اللہ کا اثبات اور دیگر تمام معبودوں کی نفی ہے، پھر اس کے مطابق اس کا عمل ہو۔ ایسے لوگوں کے حق میں اہل شفاعت کی شفاعت مفید ہوگی۔ یا مطلب یہ ہے کہ شفاعت کرنے کا حق صرف ایسے لوگوں کو ملے گا جو حق کا اقرار کرنے والے ہوں گے، یعنی انبیاء وصالحین اور فرشتے۔ نہ کہ معبودانِ باطل کو جن کو مشرکین اپنا شفاعت کنندہ خیال کرتے ہیں۔

النساء (4) آیت 64:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے، تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔ [64]

بیان: مغفرت کے لیے بارگاہِ الٰہی میں ہی توبہ واستغفار ضروری اور کافی ہے۔
''اے پیغمبر! وہ تیرے پاس آتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور آپ ﷺ بھی اِن کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرتے۔''
جب یہ آیت نازل ہوئی ہو صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ زندہ تھے، اس دنیا میں حیات تھے۔
جو شخص اس دنیا میں زندہ ہو موجود ہو اُس کو دعا کا کہا جاسکتا ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لیے اللہ سے دعا مانگیں یا کسی ولی اللہ سے جو زندہ ہو اس دنیا میں یا اکثر لوگ جمعہ کی نماز کے بعد دعا کا مولوی صاحب کو کہتے ہیں۔ زندہ شخص کو دعا کے لیے کہنا جائز ہے۔
لیکن جو شخص اس دنیا سے رحلت فرما گیا چاہے وہ انبیاء ہوں یا بزرگانِ دین ہوں اُن سے کہنا کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اس طرح کہنا شرک ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مجھ سے ہی مانگو میں تمہاری رگِ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہوں۔

سورۃ المومن آیت نمبر 60 کا ترجمہ:

''اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ یقیناً ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔[60]''

یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اور انبیاء کو پکارنا یا اُن سے دعائیں مانگنا شرک ہے۔

العنکبوت (29) آیت 21:

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ) جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے، سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے [21]

یعنی اللہ تعالیٰ ہی حاکم اور مالک ہے، اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا، تاہم مومنوں کو پکا یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب یا رحمت یوں ہی نہیں ہوگی بلکہ ان اصولوں کے مطابق ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے طے کر رکھے ہیں اور جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

السجدۃ (32) آیت 4:

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا، تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے [4]

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین مکہ ایک اللہ کو کائنات کا خالق و مالک مانتے تھے

بنی اسرائیل (17) حصہ آیت 110:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔

تفسیر و بیان: مشرکین مکہ کے لیے اللہ تعالیٰ کا صفتی نام ''رحمٰن'' یا ''رحیم'' نامانوس تھا اور بعض آثار میں آتا ہے کہ بعض مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے رحمٰن و رحیم کے الفاظ سنے تو کہا کہ ہمیں تو آپ یہ کہتے ہیں کہ صرف ایک اللہ کو پکارو اور خود دو معبودوں کو پکارتے ہو۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام واحد و یکتا اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔''

اسی طرح صلح حدیبیہ کے موقع پر جب نبی ﷺ نے معاہدے کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھوایا تو مشرکین مکہ نے کہا ہم رحمٰن و رحیم کو نہیں جانتے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھو یعنی ''شروع اللہ کے نام سے'' لکھو۔ (سیرت ابن ہشام 317/2) یعنی وہ اللہ کے نام سے واقف تھے اور اللہ کو اپنا اور کائنات کا خالق و مالک مانتے تھے۔

الزخرف (43) آیات 86 تا 87:

وَ لَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾

ترجمہ: جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو [86] اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟ [87]

بیان: اوپر کی آیات سے بھی یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ اللہ کو اپنا خالق و مالک مانتے تھے مگر وہ جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پوجا کرتے تھے اُن کو اللہ کے ہاں اپنا سفارشی سمجھتے تھے، اُن کے اِسی عمل کو اللہ تعالیٰ نے شرک قرار دیا اور حضور ﷺ مشرکین مکہ کو اِسی شرک سے روکتے رہے۔ قرآن و احادیث سے متعدد مقامات پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ واحد اللہ کو کائنات کا خالق و مالک مانتے تھے۔

الانعام (6) آیت 136:

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا لِشُرَكَآىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآىِٕهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰى شُرَكَآىِٕهِمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ہیں ان لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے، پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے وہ تو اللہ کی طرف سے نہیں پہنچتی اور جو چیز اللہ کی ہوتی ہے وہ ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتی ہے کیا بُرا فیصلہ وہ کرتے ہیں [136]

بیان: اوپر کی آیت سے بھی یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ مشرکین ایک اللہ کو اپنا خالق و مالک مانتے تھے اور ساتھ ہی اللہ کے انہوں نے شریک بھی مقرر کیے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی کھیتیوں اور مویشیوں میں سے کچھ حصہ اللہ کے لیے مقرر کیا ہوا تھا اور کچھ حصہ اپنے معبودوں کے لیے مقرر کیا تھا گویا وہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو شریک کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اِسی عمل کی وجہ سے اُن کو مشرک قرار دیا۔ جیسے کہ آج کل کے قبر پرست اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے نذر و نیاز دینے کی بجائے اہل قبور کی رضامندی کے لیے نذر و نیاز دیتے ہیں جو کہ شرک ہے۔

حضور ﷺ کے والد محترم کا نام بھی عبداللہ تھا اور عبداللہ کے معنی ہیں "اللہ کا بندہ" یعنی مشرکین مکہ اللہ کے نام سے واقف تھے اور اللہ تعالیٰ کو اپنا اور کائنات کا خالق و مالک مانتے تھے مگر ساتھ ہی انہوں نے اللہ کے شریک مقرر کیے ہوئے تھے۔

سورۂ یونس 10 آیت 31 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے پیغمبر ﷺ! ان سے پوچھیں کہ تم کو آسمان و زمین میں رزق کون دیتا ہے، یا (تمہارے) کانوں یا آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے؟ جھٹ کہہ دیں گے کہ "اللہ" (یعنی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کام کرنے والا اللہ ہے۔)

سورۃ المؤمنون 23 آیات 84-89 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اگر آپ ﷺ ان سے پوچھیں کہ زمین اور زمین میں جو کچھ ہے، یہ سب کس کا مال ہے؟ ساتوں آسمان اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے؟ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے؟ اور وہ سب کو پناہ دیتا ہے، اور اس کے مقابل کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ ان سب کے جواب میں یہ یہی کہیں گے کہ "اللہ" یعنی یہ سارے کام اللہ ہی کے ہیں۔

سورۃ الزمر 39 آیت 38 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اگر آپ ﷺ ان سے پوچھیں کہ زمین و آسمان کا خالق کون ہے؟ تو یقیناً یہی کہیں گے کہ "اللہ" ہے۔"

یونس (10) آیت 18:

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے [18]

تفسیر: یعنی مشرکین اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اور غیر اللہ کی بھی جو کہ اُن کو کوئی نفع یا نقصان نہ پہنچا سکتی تھیں۔ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ ان غیر اللہ کی سفارش سے اللہ ہماری ضرورتیں پوری کر دیتا ہے۔ یعنی مشرکین اللہ کے علاوہ جن کی عبادت کرتے تھے اُن کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ اور وسیلہ سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ کیا اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں یعنی یہ غیر اللہ جن کو تم اللہ کے ہاں اپنا سفارشی سمجھتے ہو، وہ اللہ کو کیا بتائیں گے کہ فلاں بندہ اے اللہ تجھے نہیں معلوم (نعوذ باللہ) ہمیں معلوم ہے کہ اسے جنت میں جانا چاہیے، کیا کوئی اللہ کو یہ کہہ سکتا ہے، ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان: وہ اللہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے

یعنی مشرکین مکہ کائنات کے رب کو ایک مانتے تھے اور ایک رب کی ہی عبادت بھی کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ وہ جن صالح اولیاء اللہ حضرات کے بت بنا کر پوجتے ہیں وہ اللہ کے ہاں اُن کی سفارش کرتے ہیں ورنہ وہ کہاں اور اللہ کہاں، اور ان معبودوں کی سفارش سے وہ جہنم سے نجات پائیں گے اور دنیا میں کامیابیاں حاصل کریں گے۔

مشرکین مکہ کو اللہ نے مشرک اُن کے اسی عقیدہ کی وجہ سے کہا۔ حضور ﷺ انہیں اسی شرک سے روکتے رہے جو وہ کرتے تھے۔

سورۃ المومن 40 آیت 60 میں اللہ کا فرمان ہے کہ ''دعا بھی عبادت ہے اور ہر قسم کی عبادت صرف ایک اللہ تعالیٰ کی ہی کی جاسکتی ہے۔'' اللہ سے دعا میں کسی کے واسطے اور وسیلے دینا حرام ہے، کسی کے واسطوں اور وسیلوں کی بجائے دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی جائیں جیسے یا اللہ تو غَفُوْرٌ الرَّحِیْمُ ہے، یا اللہ تو حَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کے اور بھی صفاتی نام ہیں۔ یعنی دعا میں صرف اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں کا وسیلہ دینا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے وسیلے یعنی ان کے حوالے سے دعا کی جائے جیسے قرآن میں ہے:

الْمُؤْمِنُوْن (23) آیت 118:

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿118﴾

ترجمہ: اور آپ کہیے اے رب! تو معاف کردے اور رحم فرما، اور تو سب رحم کرنیوالوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے[118]

اوپر سورۃ المومنون آیت نمبر 118 میں اللہ تعالیٰ سے رحم کرنے کی دعا کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ کی صفت خیرالراحمین کے حوالے سے۔ اسی طرح یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کا حوالہ بھی دیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے رزق مانگنے کی دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفت رزاق اور خیر الرازقین کے حوالے سے دعا کی جاسکتی ہے۔

جیسے حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری سے نجات کی دعا فرمائی:

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿83﴾ (الانبیاء: 83/21)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا بے شک مجھے تکلیف (بیماری) پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔[83]"

جیسے حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں دعا فرمائی:

لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٨٧﴾ (الانبیاء: 87/21)

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ہی قصور وار ہوں۔"[87]

اوپر آیت میں حضرت یونس علیہ السلام نے دعا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور پاکی کا حوالہ و وسیلہ دے کر دعا فرمائی۔

ناجائز اور ممنوع وسیلہ کی صورت یہ ہے کہ اللہ کی کسی مخلوق کے واسطے اور وسیلے سے دعا کی جائے مثلاً یا اللہ! فلاں کے صدقے ہمارا فلاں کام کردے یا فلاں کی جاہ و مرتبت کے واسطے ہماری دعا قبول فرما، یہ وسیلہ کا طریقہ اس لیے ناجائز ہے کیونکہ یہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے، یہ طریقہ قرآنِ مجید سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔ یہ بدعی طریقہ ہے اور یہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے۔ لوگ جن کو اللہ کے ہاں معزز و مقرب سمجھ کر ان کے واسطے اور صدقے سے دعائیں مانگتے ہیں یا ان کی قبروں پر جا کر نذر و نیاز چڑھاتے ہیں یا وہاں جا کر دیگیں تقسیم کرنے کو حاجت بر آنے کے لیے اکسیر سمجھتے ہیں، دعا مانگنے کے یہ تمام طریقے حرام اور ناجائز ہیں، شرک ہیں۔ سورۃ المؤمن 40 آیت نمبر 60 میں اللہ کا فرمان ہے کہ "دعا صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کی جاسکتی ہے۔" اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے میں کسی کو وسیلہ بنانا حرام ہے شرک ہے۔ کسی نیک زندہ شخص سے دعا کروائی جاسکتی ہے، مگر جو شخص اس دنیا میں موجود نہیں ہے فوت ہو چکا ہے اس کو پکارنا یا اس کو دعا میں وسیلہ بنانا حرام ہے، شرک ہے۔

قرآنِ مجید پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کفارِ مکہ ربّ کائنات یعنی اللہ کو ایک ہی مانتے تھے اور ہندو بھی ایک ہی رب کو کائنات کا خالق اور مالک مانتے ہیں مگر اس کے ساتھ بزرگوں کے بت بنا کر ان کی عبادت بھی کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے آگے یعنی کائنات کے ربّ کے آگے ان کے سفارشی ہوں گے جس سے ان کی دنیاوی مرادیں پوری ہوں گی۔

حضرت نوح علیہ السلام اللہ کے نبی تھے ان کی قوم میں بھی وہی شرک کی بیماری پھیلی ہوئی تھی جس میں اہل مکہ مبتلا تھے ان کی اصلاح کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے سپرد کی تھی۔ اگر ہم غور کریں تو یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت کے نام پر شرک کی بیماری ہمارے دورِ حاضر کے مسلمانوں میں بھی ہے جو اہل قبور سے سفارش کی امید رکھتے ہیں اور اہل قبور کو راضی کرنے کے لیے چندے اور نذرانے دیتے ہیں۔

العنکبوت (29) آیت 14:

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے، پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے بھی ظالم [14]

نوح (71) آیت 23:

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿ۚ۲۳﴾

ترجمہ: اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا) [23]

۱: ود

۲: سواع

۳: یغوث

۴: یعوق

۵: نسر

یہ پانچ بت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک اولیاء اللہ تھے جن کو ان کی موت کے بعد لوگوں نے اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھ رکھا تھا۔ نوح علیہ السلام 950 سال کی زندگی اپنی قوم کے لوگوں میں رہے اور اپنی قوم کو اللہ کے حکم سے یہی تبلیغ کرتے رہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور ان نیک لوگوں کے نام سے منسوب بتوں کو مت پوجو، یہ نیک صالح لوگ اب فوت شدہ ہیں، مُردے ہیں زندہ نہیں ہیں یہ تمہاری فریاد نہیں سن سکتے، مگر سوائے چند افراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نوح علیہ السلام کی دعوت پر کوئی بھی ایمان نہ لایا پھر نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

نوح (71) آیات 26 تا 27:

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿26﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿27﴾

ترجمہ: اور نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ [26] اگر تو نے چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان میں سے جو بھی جنم میں جائے گا! بدکار اور کافر ہی ہوگا [27]

پس اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور تمام لوگ جو اُس وقت دنیا میں آباد تھے پانی میں ڈبو دیئے گئے ان میں حضرت نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا "یام" بھی ڈبو دیا گیا جو مشرک تھا اور اس کی ماں جو مشرک تھی وہ بھی ڈبو دی گئی۔

ہود (11) آیات 45 تا 46:

وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿45﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿46﴾

ترجمہ: نوح علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے [45] اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح یقیناً وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے، اس کے کام بالکل ہی ناشائستہ ہیں تجھے ہرگز وہ چیز نہ مانگنی چاہیے جس کا تجھے مطلقاً علم نہ ہو، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے اپنا شمار کرانے سے باز رہے [46]

قرآنِ مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ پڑھنے سے یہ صاف واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کے حق میں شفاعت قبول نہیں کی۔ یعنی شفاعت اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کی نہیں مانی تو اللہ تعالیٰ صالح اولیاء اللہ کی کیا شفاعت مانے گا مگر وہی شفاعت اللہ تعالیٰ مانے گا جس کا اللہ تعالیٰ خود حکم دے گا کہ ہاں تم ان ان لوگوں کی شفاعت کر سکتے ہو، لہٰذا صرف ایک اللہ سے ہی دعائیں مانگی جائیں نہ کہ فوت شدگان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دعا کی جائے اور اگر فوت شدگان سے دعا کریں گے تو شرک کریں گے اور صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کی جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہی غرباء و مساکین میں خیرات کی جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہی اللہ کے نام کی قربانی کی جائے، اگر فوت شدگان کی رضامندی کے لیے قربانی اور نذرانے اور ان کی قبور کے گرد لنگر اور دودھ اور مٹھائیاں تقسیم کریں گے تو شرکِ عظیم کریں گے۔ اگر اہل قبور کی رضامندی کے لیے قربانی کی جائے اور قربانی کرتے ہوئے اللہ کا نام لیا جائے تو پھر بھی یہ شرک ہی ہوگا کیونکہ اس سے "تعظیم اللہ" کی بجائے "تعظیم غیر اللہ" مقصود ہوتا ہے جو شرک ہے۔

اوپر سورۂ نوح 71 آیت نمبر 23 سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اُس دَور کے فوت شدہ اولیاء اللہ کو پوجا گیا صرف اللہ سے شفاعت کرانے کی غرض سے کہ یہ فوت شدہ اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کے سفارشی ہیں اور ان لوگوں کے اس عمل کو اللہ نے شرکِ عظیم کہا اور اُس وقت دنیا میں جتنے بھی لوگ زندہ تھے سوائے چند نیک لوگوں کے سب کو اللہ نے پانی میں ڈبو کر ہلاک کر دیا اور نئے سرے سے دنیا میں انسان کی آبادی شروع کی گئی، اسی لیے نوح علیہ السلام آدمِ ثانی بھی کہلاتے ہیں۔ اب دنیا میں جتنے بھی لوگ ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آج کے دور میں قبور پر جانے والے مسلمان بھی تو یہی شرک کر رہے ہیں۔

۱: جو شرک نوح علیہ السلام کی قوم نے کیا تھا۔

۲: جو شرک مشرکین مکہ نے کیا تھا کہ اُس دَور کے نیک لوگوں کے بت بنا کر ان کو پوجا گیا اور اُن سے اللہ کے ہاں سفارش کی اُمیدیں رکھی گئیں۔

۳: ہندو بھی تو یہی شرک کر رہے ہیں کہ وہ لوگ "رام" اور "سیتا" وغیرہ کی مورتیں بنا کر اُن کو پوجتے ہیں صرف ایک ربّ کائنات سے سفارش کرانے کی اُمید پر۔ ہندو ایک اللہ یعنی خدائے واحد کو وشنو، ایشور، خدا، بھگوان، اوپر والا، کہتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے اور بھی صفاتی نام ہیں۔

۴: عیسائی بھی تو یہی شرک کر رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آج بھی وہ لوگ دعائیں مانگتے ہیں جیسے نعوذ باللہ "یا مسیح ابنِ مریم ہماری مدد فرما" "Oh Jesus help us" وغیرہ۔

۵: یہودی بھی تو یہی شرک کر رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنا دیا۔

لہٰذا آج کے دور میں جو قبور پر شرکِ عام ہو رہا ہے اسے ختم کرنے کے لیے ہمیں تبلیغ کرنی چاہیے اور اُن لوگوں کو سمجھانا چاہیے جو قبور پر شرک کر رہے ہیں کہ وہ یہ شرک نہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البقرہ (2) آیت 165:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں کاش کے مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے (تو ہرگز شرک نہ کرتے۔)[165]

جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا شریک بنا لیتے ہیں اور ان سے اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ سے کرنی چاہیے۔ شرک کے یہ مظاہر آج بھی عام ہیں اور اسلام کے نام لیواؤں کے اندر بھی یہ بیماری گھر کر گئی ہے، انہوں نے بھی نہ صرف غیر اللہ اور پیروں فقیروں اور سجادہ نشینوں کو اپنا حاجت روا بنا رکھا ہے بلکہ ان سے ان کی محبت اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسوں کو عذاب کی وعید دی ہے۔

البقرہ (2) آیت 166 تا 167:

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

ترجمہ: جس وقت پیشوا لوگ اپنے تابعداروں سے بیزار ہو جائیں گے اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور کل رشتے ناتے ٹوٹ جائیں گے [166] اور تابعدار لوگ کہنے لگیں گے، کاش ہم دنیا کی طرف دوبارہ جائیں تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال دکھائے گا ان کو حسرت دلانے کو، یہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے [167]

آخرت میں پیروں اور گدی نشینوں کی بے بسی اور بے وفائی پر مشرکین حسرت کریں گے لیکن وہاں اس حسرت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ لوگ جہنم سے ہرگز نہ نکل سکیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ سے مانگو

المؤمن (40) آیت 60:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝۶۰

ترجمہ (۱): اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ یقیناً ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے [60]

ترجمہ (۲): اور تمہارا رب تو کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کی بنا پر اعراض کرتے ہیں وہ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل وخوار ہو کر [60]

تفسیر: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو طلب حاجات اور مدد کے لیے پکارنا کسی صورت بھی جائز نہیں ہے۔ یعنی کسی کو حاجت روائی کے لیے پکارنا اس کی عبادت ہے اور عبادت اللہ کے سوا کسی کی جائز نہیں۔

(۱)......حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے پچھلے پہر آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے، رات کے پچھلے پہر ایک ندا ہوتی ہے کہ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اُسے بخش دوں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اُسے عطا کروں۔

(۲)......مشہور ہے کہ انسان سے مانگا جائے تو اُسے گراں گزرتا ہے اللہ کا معاملہ یہ ہے کہ اس سے نہ مانگو تو وہ ناراض ہوگا۔

(۳)......حدیث ہے کہ "اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ" اور "اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" یعنی دعا کو عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ (مسند احمد 271/4، مشکوٰۃ، الدعوات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ سے مانگو
اہل قبور سے مانگنا شرک ہے

حدیث نمبر (1):

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔"
(صحیح مسلم، الجنائز، باب استئذان النبی ﷺ ربہ عزوجل فی زیارہ قبر أمہ، حدیث 977)

حدیث نمبر (2):

آپ ﷺ نے فرمایا قبروں کی زیارت کا مقصد وفائدہ بیان فرمایا ہے کہ یہ موت یاد دلاتی ہے۔
(صحیح مسلم، الجنائز، باب استئذان النبی ﷺ ربہ عزوجل فی زیارۃ قبر أمہ، حدیث: 108۔976)

حدیث نمبر (3):

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی مگر اس کے بعد آپ ﷺ نے اجازت دے دی، تو اس میں مرد، عورت دونوں شامل ہیں۔ آپ ﷺ ایک ایسی عورت پر گزرے جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی، آپ ﷺ نے اسے اللہ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم دیا۔
(صحیح البخاری، الجنائز، باب قول الرجل للمرأۃ عند القبر: اصبری، حدیث 1252 وصحیح مسلم، الجنائز حدیث (15)926)

حدیث نمبر (4):

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "رسول اللہ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔" (حسن جامع الترمذی، الجنائز، حدیث 1056، وسندہ حسن، امام ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔)

حدیث نمبر (5):

جو شخص قبروں پر جائے وہ حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی یہ دعا پڑھے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ.

ترجمہ: مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو۔ ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (صحیح مسلم، الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأھلھا؟ حدیث: 103۔ (975,974)

حدیث نمبر (6):

تم قبروں کی طرف نماز پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔ (صحیح مسلم، الجنائز، باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ، ح:971)

حدیث نمبر (7):

خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیتے تھے، سنو! تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بنانا۔ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم، المساجد، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور......، ح:532)

حدیث نمبر (8):

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر تصویر مٹا دوں اور ہر اونچی قبر برابر کر دوں۔

(صحیح مسلم، الجنائز، باب الأمر بتسویۃ القبر، حدیث: 969)

حدیث نمبر (9):

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ”اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ لوگ آپ ﷺ کی قبر کو مسجد بنا لیں گے تو آپ کی قبر کھلی جگہ میں ہوتی۔“

(صحیح بخاری، الجنائز، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ......، حدیث 1390، وصحیح مسلم، المساجد، حدیث 529)

فاطر (35) حصہ آیت 22:

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾

ترجمہ: (اے پیغمبر!) تو قبروں والوں کو کوئی بات نہیں سنا سکتا [22]

تفسیر: اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاطر آیت نمبر 22 میں صاف واضح کر دیا کہ اہل قبور جو کہ فوت شدہ ہیں اُن کو کوئی بھی زندہ شخص بات نہیں سنا سکتا، یہاں تک کہ پیغمبر حضور ﷺ بھی اہل قبور کو اپنی کوئی بات نہیں سنا سکتے۔ لہٰذا فوت شدگان سے باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اور جو فوت شدگان سے باتیں کرے گا وہ شرک کا مرتکب ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر(10):

یہ لوگ، جب ان میں نیک آدمی مرجاتا، تو اس کی قبر پر سجدہ گاہ بنا لیتے اور اس میں اس کی تصویریں رکھ لیتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلوق میں سب سے بدترین ہوں گے۔

(صحیح البخاری، الصلاۃ، باب ھل تنبش قبور مشرکی الجاھلیۃ و یتخذ مکانھا مساجد، ح:427)

حدیث نمبر(11):

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ.

ترجمہ: اے اللہ میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا جس کی پوجا کی جائے۔

(مسند احمد: 246/6، والمصنف لابن ابی شیبۃ: 345/3)

حدیث نمبر(12):

حضور ﷺ نے فرمایا تین مسجدوں! مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی بھی جگہ کی طرف (بغرض ثواب وتقرب الٰہی) سفر نہ کیا جائے۔

اس حدیث کی رو سے تمام مزارات، مقابر، آستانوں اور درگاہوں کی طرف سفر کرنا ممنوع ہے۔ جہاں لوگ تقرب اور ثواب کی نیت سے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ بھی غیر اللہ کی عبادت کا ذریعہ بنتا ہے۔

(صحیح البخاری، فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، ح:1189)

فقہ حنفی کی صراحت (قبروں پر کیے جانے والے کام حرام ہیں):

یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ تمام قبر پرست اپنے آپ کو فقہ حنفی کا پیروکار کہتے ہیں۔ حالانکہ فقہ حنفی میں بھی اُن اُمور کو جن کا ارتکاب قبر پرست کرتے ہیں، حرام و باطل اور کفر و شرک بتلایا ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب "درّ مختار" میں ہے:

"معلوم ہونا چاہیے کہ اکثر عوام مُردوں کے نام پر جو نذریں اور نیازیں دیتے ہیں۔ چڑھاوے چڑھاتے ہیں، اولیاء کرام کا تقرب حاصل کرنے کے لیے مالی نذرانے پیش کرتے ہیں اور ان کی قبروں پر چراغ اور تیل جلاتے ہیں، وغیرہ۔ یہ سب چیزیں بالاجماع باطل اور حرام ہیں۔" (الدر المختار: 439/2)

فتاویٰ عالمگیری کا فتویٰ:

فتاویٰ عالمگیری جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے پانچ سو حنفی علماء نے مرتب کیا ہے، اس میں لکھا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اکثر عوام میں یہ رواج ہے کہ وہ کسی نیک آدمی کی قبر پر جا کر نذر مانتے ہیں کہ اے فلاں بزرگ! اگر میری حاجت پوری ہوگئی تو اتنا سونا (یا کوئی اور چیز) تمہاری قبر پر چڑھاؤں گا۔ یہ نذر بالا جماع باطل ہے۔"
پھر فتاویٰ عالمگیری میں لکھا کہ "پس جو دینار و درہم یا اور چیزیں اولیاء کرام کی قبروں پر اُن کا قرب حاصل کرنے (اور ان کو راضی کرنے) کے لیے لی جاتی ہیں وہ بالاجماع حرام ہیں۔"
(الفتاویٰ الہندیۃ المعروف بہ فتاویٰ عالمگیری: 216/1، باب الاعتکاف، طبع مصر)

بیان: اوپر احادیث سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ حضور ﷺ زیادہ قبروں کی زیارات کو پسند نہیں فرماتے تھے، جیسا کہ اوپر حدیث نمبر 1 میں پہلے حضور ﷺ نے ایک عرصہ قبروں کی زیارت سے منع کیے رکھا بعد میں جانے کی اجازت دی۔ اگر قبروں پر جایا بھی جائے تو اوپر حدیث نمبر 5 کے مطابق مسلمان اہل قبور پر سلام بھیجا جائے۔
انسان چونکہ ہر کام اور ہر عمل میں کچھ نہ کچھ فائدے کی امید رکھتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے روزِ آخرت میں جنت کی اُمید رکھنا اور دنیاوی فائدوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ انسان کے لیے پسند فرمایا ہے کہ صرف دعا اللہ سے ہی مانگی جائے اور اللہ ہی کی عبادت کی جائے۔
کیونکہ انسان بغیر مقصد کچھ نہیں کرتا تو قبور پر زیارت کرنے کا مقصد کیا ہوا، اگر درود وسلام بھیجنا مقصود ہے تو درود وسلام تو دنیا میں کہیں سے بھی آپ اپنے پیاروں کو اور اولیاء اللہ اور انبیاء وصالحین کو بھیج سکتے ہیں۔ قبر پر زیارت کی اس حد تک اجازت دی گئی ہے کہ اپنے عزیز اقرباء کی قبور پر جایا جائے، قبر کی دیکھ بھال کی جائے اور اہل قبور کو سلام پیش کیا جائے، اس سے انسان کو اپنی موت یاد رہتی ہے۔
قرآن واحادیث کے مطالعہ کی روشنی میں قبروں پر زیادہ جانا اس لیے پسند نہیں کیا گیا تا کہ کچھ لوگ بجائے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے فائدے کی اُمید رکھیں اہل قبور سے دعائیں مانگنا شروع ہوجاتے ہیں جو کہ شرک ہے یا اہل قبور سے کلام شروع کر دیتے ہیں یا اہل قبور سے آخرت میں سفارش کی امید رکھتے ہیں یا اللہ سے دعاؤں میں فوت شدگان کے وسیلے دیتے ہیں جو منع ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قرآنِ مجید کی تعلیمات کے مطابق غیب کی کسی چیز کو پکارنا منع ہے اور یہ شرک ہے اور فوت شدگان اور فرشتے وغیرہ یہ سب غیب میں ہیں اور غیب کی چیزوں کو پکارنے کا مقصد صرف دنیاوی یا آخرت کا فائدہ حاصل کرنا ہی ہوتا ہے جو کہ سراسر غلط ہے، شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن کی آیت نمبر 60 سورت المؤمن میں کہ "صرف مجھ سے ہی دعا مانگو" کیونکہ اللہ کے سوا کوئی شے بھی کسی شخص کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ دنیا میں زندہ اشخاص سے تو مدد طلب کی جاسکتی ہے مگر جو شخص اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں موجود نہیں ہے اُس سے کوئی چیز مانگنا شرک کہلاتا ہے۔ یہی قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہی انسان کو مانگنا چاہیے۔ آخرت میں سفارش بھی بِاِذن اللہ ہی ہوگی۔ لہٰذا صرف اللہ ہی سے دعا مانگی جائے۔

حدیث نمبر (13):

صحیح مسلم الجنائز، حدیث 970 میں ہے کہ ”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے پختہ قبریں اور ان پر عمارت (گنبد وغیرہ) بنانے سے منع کیا، نیز آپ ﷺ نے قبروں پر بیٹھنے اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے (بھی) منع کیا۔ (چاہے جو شخص مجاور بن کر بیٹھے یا چلہ کشی کے لیے، سب ناجائز ہے۔)“

حدیث نمبر (14):

آپ ﷺ نے قبروں پر (کتبہ لگانے) لکھنے سے بھی منع کیا۔

صحیح سنن ابی داود، الجنائز، حدیث 3226، وھو حدیث صحیح، حاکم نے المستدرک 380/1 میں اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔ واصلہ عند مسلم 970۔

حدیث نمبر (15):

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا ۔ (سنن ابی داود، المناسک باب زیارۃ القبور، ح:2042)

ترجمہ: ”میری قبر کو عید (میلے کی جگہ) نہ بنانا۔“

یعنی عید کا لفظی معنی ہے بار بار لوٹ کر آنا مطلب حضور ﷺ کا یہ تھا کہ جس طرح مشرکین اپنے بتوں کے سالانہ میلے مناتے ہیں اسی طرح تم میری قبر پر میلہ نہ لگانا یا میری قبر پر اجتماع نہ کرنا جیسے عید پر اجتماع کرتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 5

اللہ عالم الغیب

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بدعت آپ ﷺ کی بشریت کا انکار کرتے ہیں

بیان: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک روشن چراغ یا نور ہے مگر آپ ﷺ کو صرف بشر سمجھتے ہوئے۔ آپ ﷺ کو جن قرآنی آیات کے حوالے سے اہل بدعت آپ ﷺ کی بشریت کا انکار کرتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں حالانکہ ان آیات میں کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ حضور ﷺ بشر نہیں ہیں، جبکہ حضور ﷺ بشر ہیں کے حوالے سے قرآن میں واضح آیات موجود ہیں۔

المائدہ (5) آیات 15 تا 16:

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ ۝ يَهۡدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضۡوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخۡرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذۡنِهِۦ وَيَهۡدِيهِمۡ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ۝

ترجمہ: اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول ﷺ آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے [15] جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہِ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے [16]

تفسیر و بیان: "جنہیں تم چھپا رہے تھے" سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے تورات و انجیل میں جو تبدیلیاں کیں اور اُن تبدیلیوں کو وہ چھپاتے تھے، جیسے سزائے رجم کا چھپانا وغیرہ۔ "تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے" سے مراد قرآن کریم ہے، ان کے درمیان واؤ مغایرتِ مصداق نہیں مغایرتِ معنی کے لیے ہے جس کی واضح دلیل اس کی اگلی آیت نمبر 16 ہے جس میں کہا جا رہا ہے "**يَهۡدِي بِهِ ٱللَّهُ**" یعنی "اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ذریعہ سے ہدایت فرماتا ہے۔" قرآن کی اس نص سے واضح ہو گیا کہ نور اور کتابِ مبین دونوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد ایک ہی چیز یعنی قرآن کریم ہے، یہ نہیں کہ نور سے آنحضرت ﷺ اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ جیسا کہ اہل بدعت باور کراتے ہیں جنہوں نے نبی کریم کی بابت نورٌ مِنْ نورِ الله کا عقیدہ گھڑ رکھا ہے اور آپ ﷺ کی بشریت کا انکار کرتے ہیں، اسی طرح اس غلط عقیدہ کے حق میں ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبی ﷺ کا نور پیدا کیا اور پھر اس نور سے ساری کائنات پیدا کی۔ حالانکہ یہ حدیث کسی بھی حدیث کے مستند مجموعے میں موجود نہیں ہے۔ محدث البانی لکھتے ہیں "مشہور حدیث جابر کہ اللہ نے سب سے پہلے تیرے نبی کا نور پیدا کیا، باطل ہے۔" خلاصہ ترجمہ (تعلیقات المشکوٰۃ جلد 1 ص 34)

اوپر آیت نمبر 16 پر اگر غور کریں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہِ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے۔" یعنی اللہ تعالیٰ بے راہ اندھیروں سے نکال کر راہِ راست کی روشنی (نور) کی طرف لاتا ہے۔ اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ "نور" سے مراد اللہ تعالیٰ کی ہدایات ہیں جو قرآن مجید اور حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ہم تک پہنچی ہیں اور یہ "نورانی ہدایات" یعنی اللہ تعالیٰ کی ہدایات انسان کو بے راہ شرک وکفر کے اندھیروں سے نکال کر راہِ راست کی روشنی کی طرف رہبری کرتی ہیں۔

2۔ دوسری آیت جس سے اہل بدعت استدلال کر کے حضور ﷺ کو نور کہتے ہیں وہ ہے۔ التوبۃ 9 آیت 32

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے مگر اس بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گو کافر ناخوش ہوں۔ [32]

تفسیر: یعنی اللہ نے رسول ﷺ کو جو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے، یہود ونصاریٰ اور مشرکین چاہتے ہیں کہ اسے مٹا دیں۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص سورج کی شعاؤں کو یا چاند کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دے۔ پس! جس طرح یہ ناممکن ہے اسی طرح جو دین حق اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دے کر بھیجا ہے اس کا مٹانا بھی ناممکن ہے۔ وہ تمام دینوں پر غالب آ کر رہے گا۔

3۔ تیسری آیت جس کی بنیاد پر اہل بدعت حضور ﷺ کو نور کہتے ہیں نہ کہ بشر۔ الاحزاب 33 آیت 46

وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

ترجمہ: اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔ [46]

تفسیر وبیان: جس طرح چراغ سے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں، اسی طرح آپ ﷺ کے ذریعہ سے کفر وشرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تاریکیاں دور ہوئیں اس روشن چراغ سے جو کمال وسعادت حاصل کرنا چاہے کرسکتا ہے اس لیے کہ یہ "ہدایت" کا چراغ قیامت تک روشن ہے۔ مذکورہ آیات میں سے کسی بھی آیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

حضور ﷺ کی ذاتِ پاک کو اللہ تعالیٰ نے نورِ ہدایت سے منور کیا مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ انسان ہی نہیں رہے۔

حضور ﷺ کی ذاتِ پاک روشن چراغ یا نور ہے مگر آپ ﷺ کو صرف انسان سمجھتے ہوئے۔ آپ ﷺ کو انسان یعنی بشر نہ ماننے والا قرآنی آیات سے کفر کرے گا کیونکہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو کئی مقامات پر بشر ہی کہا ہے نہ کہ کوئی فرشتہ وغیرہ یا نہ کہ کوئی اور نورانی چیز۔

قرآنِ مجید کی درج ذیل آیات یہ ثابت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ بشر ہیں۔

الکھف (18) آیت 110:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ ہاں میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے تو جسے بھی پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے [110]

بنی اسرائیل (17) آیات 94 تا 95:

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾

ترجمہ: لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا، کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟ [94] آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے [95]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانعام (6) آیت 50:

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۠

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں، آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہوسکتا ہے سو کیا تم غور نہیں کرتے؟ [50]

یوسف (12) آیت 109:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۠

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستی والوں میں سے جتنے رسول بھیجے سب آدمی تھے جن کی طرف ہم وحی نازل فرماتے گئے۔ کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہت ہی بہتر ہے، کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے [109]

الانبیاء (21) آیت 7:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۠

ترجمہ: تجھ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے پس تم اہل کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو [7]

ابراہیم (14) آیت 11:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان والوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے [11]

الفرقان (25) حصہ آیت 20:

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ

ترجمہ: ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے............[20]

التوبہ (9) آیت 128:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

ترجمہ: تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر آئے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی باتیں نہایت گراں گزرتی ہیں جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان والوں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں [128]

اوپر کی آیات سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ حضور ﷺ انسان ہیں، نہ صرف حضور ﷺ بشر ہیں بلکہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر گزرے تمام کے تمام انسان اور مرد تھے۔ ان تمام واضح آیات کو پڑھنے کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسان نہ سمجھنے والا اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکاری ہوگا اور کافر کہلائے گا۔

الشوریٰ (42) آیت 52:

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے بھی نہیں جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اِسے نور بنایا، اس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں، بیشک آپ راہِ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں [52]

تفسیر: روح سے مراد قرآن ہے۔ یعنی جس طرح آپ ﷺ سے پہلے اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ وحی کرتا رہا، اسی طرح اللہ نے آپ ﷺ پر قرآن کی وحی کی۔ کتاب سے مراد بھی قرآن ہے، یعنی نبوت سے پہلے قرآن کا بھی کوئی علم آپ ﷺ کو نہیں تھا اور اسی طرح ایمان کی ان تفصیلات سے بھی بے خبر تھے جو شریعت میں مطلوب ہیں اور قرآن کو نور بنایا، اس کے ذریعے سے اپنے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے نورِ ہدایت سے نواز دیتا ہے۔

الطلاق (65) آیت 11:

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾

ترجمہ: رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے [11]

تفسیر: یہ رسول ﷺ کا منصب اور فریضہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ قرآن کے ذریعے سے لوگوں کو اخلاقی پستیوں سے شرک وضلالت کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان وعمل صالح کی روشنی یعنی نور کی طرف لاتا ہے۔ عمل صالح سے مراد ہے کہ جنت میں وہی اہل ایمان داخل ہوں گے، جنہوں نے صرف زبان سے ہی ایمان کا اظہار نہیں کیا ہوگا بلکہ انہوں نے ایمان کے تقاضوں کے مطابق فرائض پر عمل اور معاصی سے اجتناب کیا ہوگا۔

المائدہ (5) حصہ آیت 44:

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ

ترجمہ: ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے............ [44]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المائدہ (5) حصہ آیت 46:

وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًی وَّنُوْرٌ

ترجمہ: اور ہم نے انہیں انجیل عطا فرمائی جس میں نور اور ہدایت تھی [46]

اوپر کی آیات سے بھی یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ نور اور ہدایت سے مراد تورات اور انجیل ہیں نہ کہ ہدایت سے مراد تورات و انجیل ہیں اور نور سے مُراد حضور ﷺ ہیں یا کوئی نبی علیہ السلام ہیں بلکہ نور اور ہدایت سے مُراد اللہ تعالیٰ کی آیاتِ مبارکہ ہیں۔

الانعام (6) حصہ آیت 91:

قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّ هُدًی لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ ... (۹۱)

ترجمہ: آپ کہیے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لیے وہ ہدایت ہے.......... [91]

التغابن (64) آیت 8:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝

ترجمہ: سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل پر باخبر ہے۔ [8]

اوپر کی آیات سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ "نور" سے مراد اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیاتِ مبارکہ ہیں۔ آپ ﷺ پر نازل ہونے والا یہ نور قرآن مجید ہے جس سے گمراہی کی تاریکیاں چھٹتی ہیں اور ایمان کی روشنی پھیلتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے
غلط ترجمہ کرتے ہیں

بیان:

الاحزاب (33) آیت 45:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾

ترجمہ (1): اے نبی! یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوش خبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا بھیجا ہے [45]

ترجمہ (2): اے نبی ہم نے بیشک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں [45]

اوپر اس آیت کے دو ترجمے ہیں جو بالکل درست ہیں۔ اب نیچے جو ترجمہ نمبر 3 میں لکھ رہا ہوں، جو بعض لوگ کرتے ہیں بالکل غلط ہے۔ وہ ترجمہ حسب ذیل ہے:

ترجمہ (3): اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا۔

الفتح (48) آیت 8:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾

ترجمہ (1): یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے [8]

ترجمہ (2): ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے [8]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب نیچے جو ترجمہ نمبر 3 میں لکھ رہا ہوں، جو بعض لوگ کرتے ہیں بالکل غلط ہے۔ وہ ترجمہ حسب ذیل ہے:

ترجمہ(3): بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا [8]

اس ترجمہ میں شاہد کے معنی حاضر و ناظر کے کیے گئے ہیں جو قرآن کی تحریف معنوی ہے یعنی غلط ہے۔ ''شاہد'' کا مطلب تو عام اردو بولنے والے لوگ بھی جانتے ہیں مثلاً تم اِس بات کے شاہد رہنا یعنی گواہ رہنا۔ ''شاہد'' کا مطلب ہے ''گواہ''۔ یعنی نبی ﷺ اپنی اُمت کی گواہی دیں گے۔ کچھ بڑے بڑے علماء بھی اوپر سورت الاحزاب آیت نمبر 45 کا غلط ترجمہ کرتے ہیں وہ یہ غلط ترجمہ کرتے ہیں کہ ''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا۔''

اوپر ''شاہد'' لفظ کے بارے میں تو بتا دیا گیا ہے کہ اِس کے معنی ہیں ''گواہ''۔

جبکہ یہ لوگ کہتے ہیں شاہد کا مطلب ہے ''حاضر و ناظر'' جو سراسر غلط ہے۔ ''نبی'' کا مطلب ہے ''خبر پہنچانے والا''۔

اسی طرح قرآن مجید میں ''یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' یا لفظ ''یَآاَیُّھَا'' سے آیت شروع ہوتی ہے۔

''یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' کا ترجمہ ہے ''اے ایمان والو''۔ ''یَآاَیُّھَا النَّبِیُّ'' کا ترجمہ ہے ''اے نبی''!

عربی زبان میں بھی ''غیب'' کو ''غیب'' ہی لکھتے ہیں مگر اس آیت میں تو ''غیب'' کا لفظ کہیں آیا ہی نہیں پھر یہ لوگ اِس آیت کا ترجمہ غلط کیوں کرتے ہیں کہ ''اے غیب کی خبریں بتانے والے......''

سورہ الاعراف کی آیت نمبر 188 میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو فرمایا ہے کہ ''آپ ﷺ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اُتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں ''غیب'' کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔'' یعنی حضور ﷺ غیب کی اُتنی ہی باتیں جانتے تھے کہ جتنی باتیں اللہ نے اُن کو بتائیں اُس سے زیادہ نہیں، جبکہ غیب کی تمام باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

غیب کی تمام اقسام کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے کسی ولی اللہ، نیک شخص یا انبیاء کو عالمِ غیب نہیں کہا جا سکتا، اگر کسی کو غیب کا عالم کہا جائے گا تو اُسے اللہ کی صفت میں شامل کیا جائے گا جو بہت بڑا شرک ہوگا لہٰذا اوپر سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 45 کے غلط ترجمہ میں ''غیب'' کا لفظ نہیں ڈالا جا سکتا وہ اس لیے کہ کچھ لوگ اس سے کہیں یہ مطلب نہ اخذ کر لیں کہ نعوذ باللہ حضور ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی طرح ''غیب'' کے عالم ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی جاتی ہیں اُسی طرح نعوذ باللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں لوگ حضور ﷺ سے دعائیں نہ مانگنا شروع ہو جائیں جو کہ شرکِ عظیم ہوگا اور کہیں شرک کا ایک اور دروازہ نہ کھل جائے۔

المؤمنون (23) آیت 92:

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

ترجمہ: وہ (اللہ) غائب حاضر کا جاننے والا ہے اور جو شرک یہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے [92]

الاعراف (7) آیت 188:

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں "غیب" کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں [188]

اوپر سورہ الاعراف آیت نمبر 188 میں غیب کا لفظ آیا ہے اور اردو ترجمہ میں اس کا معنی "غیب" ہی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح قرآنِ مجید میں کئی مرتبہ "غیب" کا لفظ آیا ہے اور اُس کا مطلب اردو زبان میں غیب ہی لکھا گیا ہے، تو یہ "آیت نمبر 45 سورہ الاحزاب" میں "غیب" کا لفظ کہیں آیا ہی نہیں پھر اس آیت کے ترجمہ میں "غیب" کا لفظ کیوں ڈالا گیا، یعنی بالکل غلط ترجمہ کیا گیا ہے۔

اوپر والی آیت اس بات میں کتنی واضح ہے کہ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں۔ عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے۔ لیکن ظلم وجہالت کی انتہا ہے کہ اس کے باوجود اہل بدعت آپ ﷺ کو عالم الغیب باور کراتے ہیں۔ حالانکہ بعض جنگوں میں آپ ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے، آپ ﷺ زخمی بھی ہوئے۔ ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا جسے آپ ﷺ نے بھی تناول فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی، حتی کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم تو کھانے کے زہر سے ہلاک ہی ہو گئے اور خود نبی ﷺ عمر بھر اِس زہر کے اثرات محسوس کرتے رہے۔ اور اِس قسم کے متعدد واقعات ہیں جن سے واضح ہے کہ آپ ﷺ کو علم غیب نہ ہونے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے تکلیف پہنچی، نقصان اُٹھانا پڑا، جس سے قرآن کی بیان کردہ حقیقت کا اثبات ہوتا ہے کہ "اگر میں غیب جانتا ہوتا تو مجھے کوئی مضرت نہ پہنچتی۔"

قرآن مجید کی کسی ایک بھی آیت کا غلط ترجمہ کرنے والا شخص کافر کہلاتا ہے۔

یہود ونصاریٰ نے بھی تو اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بدل ڈالا۔

آج ہمارے اس دور میں بھی کچھ لوگ (نعوذ باللہ) قرآنِ مجید کی آیتیں تو نہیں بدل سکے مگر قرآنِ مجید کی آیات کے غلط ترجمے کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

الدخان (44) آیت 58:

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

ترجمہ: سو ہم نے اس قرآن کو آپ ﷺ کی زبان عربی میں آسان کردیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں۔ [58]

یہاں اللہ تعالیٰ خود قرآن میں یہ فرمارہا ہے "ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں آسان کردیا ہے۔"

اوپر جیسا کہ آپ حضرات نے پڑھا کہ "شاہد" اور "غیب" کے معانی کتنے آسان ہیں عربی زبان جاننے والوں کے لیے بھی اور اُردو جاننے والوں کے لیے بھی، لہٰذا جو صاف دِل کے ساتھ اِس قرآن کو سمجھے گا تو اُس کو قرآن مجید سمجھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے کلام "قرآنِ مجید" کا غلط ترجمہ کرنے والے ہمیشہ ذلیل وخوار ہوکر رہیں گے۔ کیونکہ سچ سچ ہوتا ہے اور جھوٹ جھوٹ ہوتا ہے، حق حق ہوتا ہے اور باطل باطل ہوتا ہے۔

ہم سب مسلمانوں کو چاہیے کہ ہم صحیح ترجمہ والا قرآن مجید خریدیں۔ کیونکہ غلط ترجموں والے قرآن مجید بھی مارکیٹ میں عام ہیں۔

مملکت سعودی عرب کے زیرِ نگرانی جو قرآن مجید چھپتے ہیں اُردو ترجمہ وتفسیر کے ساتھ یا جس زبان میں بھی آپ کو ترجمہ چاہیے آپ خرید لیں۔

شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس، پوسٹ بکس نمبر (٦٢٦٢) Post Box Number (6262)

قرآن مجید خریدتے وقت یہ احتیاط ضرور کریں کہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 45 قرآن کھول کر چیک کریں کہ اگر تو یہ ترجمہ "اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی ﷺ" ہے تو یہ غلط ترجمہ والا قرآن ہے۔ کوئی دوسرا قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید جس میں اِس آیت کے ترجمہ میں غیب کا لفظ نہ ہو تو وہ قرآن مجید صحیح ترجمے والا ہو گا ان شاء اللہ وہ خرید لیں۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ حجۃ الوداع میں لوگوں کو گواہ بنایا تھا کہ اے لوگو تم "گواہ" رہنا کہ میں نے اللہ کا مکمل دین تم تک پہنچا دیا ہے۔ اسی طرح آخرت میں حضور ﷺ گواہیاں دیں گے جس میں سے یہ گواہی بھی ہو گی کہ اے اللہ میں نے اپنی اُمت کے لوگوں کو خیر اور شر کے دونوں راستے بتلا دیے تھے کہ اگر دین الٰہی پر چلو گے تو فلاح پاؤ گے اور آخرت میں جنت کی خوشخبری کے حق دار ہو گے اور اگر دین الٰہی پر نہیں چلو گے تو جہنم تمہارا مقدر ہو گا، یہ ڈرانے والی بات میں نے تمہیں بتا دی ہے اور میں روزِ آخرت اللہ تعالیٰ کو یہ گواہی دوں گا کہ میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کا مکمل دین اور پیغام پہنچا دیا ہے۔
جیسے دنیا میں جج صاحب کے آگے کوئی شخص حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے اِسی طرح آخرت میں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آگے حاضر ہو کر گواہی دیں گے کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہوں کہ تیرا مکمل دین اور پیغام میں نے انسانوں تک پہنچا دیا تھا۔

سورۃ النساء 4 آیت نمبر 41

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾

"پس کیا حال ہو گا جس وقت کہ ہر اُمت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔" [41]

مگر سورہ الاحزاب آیت نمبر 45 کا غلط ترجمہ میں حاضر و ناظر تو لکھا گیا ہے مگر حاضر و ناظر کے آگے گواہ کا لفظ نہیں لکھا گیا جس سے ترجمہ غلط ہو گیا۔
صرف حاضر و ناظر اِس لیے نہیں لکھا جا سکتا کیونکہ کچھ لوگ اس کا غلط مطلب نکال لیں گے کہ جیسے اللہ تعالیٰ ہر وقت حاضر و ناظر اور زندہ ہے ویسے ہی نعوذ باللہ حضور ﷺ اِس دنیا میں حاضر و ناظر اور زندہ ہیں یعنی نعوذ باللہ اللہ کے پیارے رسول سے بھی ویسے ہی دعائیں مانگی جائیں جیسے اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہیں جو کہ کھلم کھلا شرک ہو گا۔ نبی ﷺ کو حاضر و ناظر سمجھنا، یہ آپ ﷺ کو اللہ کی صفت میں شریک کرنا ہے جو شرک ہے، کیونکہ حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔
جیسا کہ حضور ﷺ اِس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اِس لیے جو شخص اِس دنیا سے رخصت ہو جائے اُسے پکارنا یا اُس سے دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قرآنی احکام کی خلاف ورزی ہو گی اور یہ شرک ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس لیے اِس آیت کے ترجمہ میں حاضر وناظر گواہی کے لفظ کے ساتھ تو لکھا جا سکتا ہے مگر فقط حاضر وناظر لکھنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے کچھ لوگ نعوذ باللہ رسول ﷺ سے جو کہ اِس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں اُن سے لوگ دعائیں مانگنا شروع کر دیں گے جو کہ بہت بڑا شرک ہو جائے گا اور شرک کرنے کا ایک اور دروازہ کھل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قرآنی تعلیمات کے مطابق جو کہ حضور ﷺ کے ذریعہ ہمارے تک پہنچیں اُن میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دے گا مگر اُس کے ساتھ کسی کو پکارا جائے یا اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کی جائے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بخشے گا جب تک وہ مکمل سچے دِل سے توبہ نہ کر لے۔

جی ہاں حضور ﷺ زندہ ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ "شہید زندہ ہیں اور اللہ کے پاس ہیں" مگر کس طرح شہید زندہ ہیں یہ ہم نہیں جانتے اور اُن کو اللہ کی طرف سے رزق بھی پہنچتا ہے۔ جب شہید زندہ ہیں تو حضور ﷺ تو آقائے دو جہان ہیں آپ ﷺ بھی زندہ ہیں مگر کس طرح برزخ میں زندہ ہیں یہ ہمیں نہیں معلوم اور آپ ﷺ اِس دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں یعنی فوت ہو چکے ہیں اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہمیں فوت شدگان کو نہیں پکارنا چاہیے اُن سے دعائیں نہیں مانگنی چاہئیں، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب انبیاء ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر اُن سے مانگیں گے تو شرکِ عظیم کریں گے۔ مگر ہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اللہ کے تمام مقرب بندوں کو جن میں انبیاء اور صالحین شامل ہیں خاص طور پر حضور ﷺ جو کہ تمام انبیاء کے سردار ہیں ہر وقت اُن لوگوں کو زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجتے رہو۔

الاحزاب (33) آیت 56:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اِس کے فرشتے اس نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو[56]

اسی طرح "یا" یعنی "اے" کا لفظ پکارنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے عربی زبان میں جیسے "یا اللہ"۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پکارنا جیسے "یا محمد ﷺ"، "یا علی رضی اللہ عنہ" وغیرہ جائز نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ جب دنیا میں حیات تھے تب تو لوگ آپ ﷺ کو "یا محمد ﷺ" کہتے تھے مگر اب آپ ﷺ دنیا سے جا چکے ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کو پکارنا جیسے "یا محمد ﷺ" کہنا حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی صفت میں شامل کرنا ہوگا جو شرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ حضور ﷺ اب غیب کی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں اور غیب کی ہر قسم کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا صرف اللہ تعالیٰ کو "یا اللہ" کہا جاسکتا ہے اور حاضر وناظر صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی غیب کی چیز کو پکارنا شرک کہلاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوقات کا رب ہے یعنی پالنے والا ہے، تمام کائنات اللہ تعالیٰ ہی چلا رہا ہے۔ ہر کسی کو رزق، عزت، ذلت، دولت، تنگ دستی، راحت، مشکل وغیرہ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اگر کوئی اللہ کی مخلوق سے دعا کرے گا جن میں تمام انبیاء علیہم السلام اور حضور ﷺ، اولیاء رحمہم اللہ سب شامل ہیں تو اُن سے دعا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اُلٹا وہ شرک کا مرتکب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المؤمن آیت نمبر 60 میں فرما دیا ہے کہ "مجھ سے ہی دعا کرو اور میری ہی عبادت کرو" کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کا پالنے والا ہے اور عطا کرنے والا ہے نہ کہ کوئی اور۔

مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام اور صالحین پر مسلمان درود وسلام بھیجتے ہیں۔

النجم (53):

وَ النَّجۡمِ اِذَا هَوٰی ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَ مَا غَوٰی ﴿۲﴾ وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ﴿۳﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ
یُّوۡحٰی ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ﴿۵﴾ ذُوۡ مِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ﴿۶﴾ وَ هُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا
فَتَدَلّٰی ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی ﴿۹﴾ فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰی ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا
رَاٰی ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدۡ رَاٰهُ نَزۡلَةً اُخۡرٰی ﴿۱۳﴾ عِنۡدَ سِدۡرَةِ الۡمُنۡتَهٰی ﴿۱۴﴾ عِنۡدَهَا جَنَّةُ
الۡمَاۡوٰی ﴿۱۵﴾ اِذۡ یَغۡشَی السِّدۡرَةَ مَا یَغۡشٰی ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدۡ رَاٰی مِنۡ اٰیٰتِ رَبِّهِ
الۡكُبۡرٰی ﴿۱۸﴾ .... وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰی ﴿۴۹﴾

ترجمہ: قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے [1] کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے [2] اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں [3] وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے [4] اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے [5] جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہوگیا [6] اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا [7] پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا [8] پس دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم [9] پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی [10] دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا [11] کیا تم جھگڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں [12] اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا [13] سدرة المنتھیٰ کے پاس [14] اسی کے پاس جنة الماویٰ ہے [15] جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی [16] نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی [17] یقیناً اس نے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں [18] ....اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا ربّ ہے [49]

تفسیر آیت (1): بعض مفسرین نے ستارے سے ثریا ستارہ اور بعض نے زہرہ ستارہ مراد لیا ہے اور بعض نے جنس نجوم هَوَىٰ، اوپر سے نیچے گرنا، جب رات کے اختتام پر فجر کے وقت وہ گرتا ہے، یا شیاطین کو مارنے کے لیے گرتا ہے یا بقول بعض قیامت والے دن گریں گے۔

تفسیر آیت (2): یہ جوابِ قسم ہے۔ **صَاحِبُكُمْ** (تمہارا ساتھی) کہہ کر نبی ﷺ کی صداقت کو واضح تر کیا گیا ہے کہ نبوت سے پہلے چالیس سال اس نے تمہارے ساتھ اور تمہارے درمیان گزارے ہیں، اس کا (یعنی حضور ﷺ) کا کردار و اخلاق تمہارا جانا پہچانا ہے، اب چالیس سال بعد وہ نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے تو ذرا سوچو وہ کس طرح جھوٹ ہو سکتا ہے۔ وہ نہ گمراہ ہے نہ بہکا ہے۔

تفسیر آیت (4): یعنی وہ گمراہ یا بہک کس طرح سکتا ہے، وہ تو وحی الٰہی کے بغیر لب کشائی ہی نہیں کرتا حتی کہ مزاح اور خوش طبعی کے موقعوں پر بھی آپ ﷺ کی زبان سے حق کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا۔ (سنن الترمذی باب ما جاء فی المزاح)

تفسیر آیت (6): اس سے مراد جبرائیل علیہ السلام فرشتہ ہے جو قوی اعضا کا مالک اور نہایت زور آور ہے، پیغمبر پر وحی لانے اور اسے سکھلانے والا یہی فرشتہ ہے۔

تفسیر آیت (7): یعنی جبرائیل علیہ السلام وحی سکھلانے کے بعد آسمان کے کناروں پر جا کھڑے ہوئے۔

تفسیر آیت (8): یعنی پھر زمین پر اترے اور آہستہ آہستہ نبی ﷺ کے قریب ہوئے۔

تفسیر آیت (9): بعض نے ترجمہ کیا ہے دو ہاتھوں کے بقدر، یہ نبی ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام کی باہمی قربت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اور نبی ﷺ کی قربت کا اظہار نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگ باور کراتے ہیں۔ آیات کے سیاق سے صاف واضح ہے کہ اس میں صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام اور پیغمبر کا بیان ہے۔ اسی موقع پر نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں دیکھا اور یہ بعثت کے ابتدائی ادوار کا واقعہ ہے جس کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔ دوسری مرتبہ اصل شکل میں معراج کی رات دیکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر آیت (10): یعنی جبرائیل علیہ السلام اللہ کے بندے حضرت محمد ﷺ کے لیے جو وحی یا پیغام لے کر آئے تھے، وہ انہوں نے آپ ﷺ تک پہنچایا۔

تفسیر آیت (11): یعنی نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو اصل شکل میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں، ایک پَر مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے جتنا تھا، اس کو آپ ﷺ کے دل نے جھٹلایا نہیں، بلکہ اللہ کی اس عظیم قدرت کو تسلیم کیا۔

تفسیر آیت (14): یہ لیلۃ المعراج تو جب اصل شکل میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا، اس کا بیان ہے۔ یہ سدرۃ المنتہیٰ، ایک بیری کا درخت ہے جو چھٹے یا ساتویں آسمان پر ہے اور یہ آخری حد ہے، اس سے اوپر کوئی فرشتہ نہیں جاسکتا۔ فرشتے اللہ کے احکام بھی یہیں سے وصول کرتے ہیں۔

تفسیر آیت (15): اسے جنت الماویٰ اس لیے کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا ماویٰ و مسکن یہی تھا، بعض کہتے ہیں کہ روحیں یہاں آکر جمع ہوتی ہیں۔ (فتح القدیر)

تفسیر آیت (16): سدرۃ المنتہیٰ کی اس کیفیت کا بیان جب شب معراج میں آپ ﷺ نے اس کا مشاہدہ کیا، سونے کے پروانے اس کے گرد منڈلا رہے تھے، فرشتوں کا عکس اس پر پڑ رہا تھا (ابن کثیر وغیرہ) اسی مقام پر نبی ﷺ کو تین چیزوں سے نوازا گیا۔ پانچ وقت کی نمازیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور مسلمان کی مغفرت کا وعدہ جو شرک کی آلودگیوں سے پاک ہوگا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان، باب ذکر سدرۃ المنتہیٰ)

تفسیر آیت (17): یعنی نبی ﷺ کی نگاہیں دائیں بائیں ہوئیں اور نہ اس حد سے بلند اور متجاوز ہوئیں جو آپ ﷺ کے لیے مقرر کردی گئی تھی۔ (اسیر التفاسیر)

تفسیر آیت (18): جن میں یہ جبرائیل علیہ السلام اور سدرۃ المنتہیٰ کا دیکھنا اور دیگر مظاہر قدرت کا مشاہدہ ہے۔

تفسیر آیت (49): یہاں اس ستارے کا نام اس لیے لیا ہے کہ بعض عرب قبائل اس کی پوجا کرتے تھے۔

بیان: قرآن مجید کا غلط ترجمہ کرنے والے سورۂ النجم کی کچھ آیات کا غلط ترجمہ کرتے ہیں۔

سورۂ النجم کی پہلی آیت کا غلط ترجمہ یہ کرتے ہیں:

غلط ترجمہ آیت نمبر (1): اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔ [1]

صحیح ترجمہ آیت نمبر (1): قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے۔ [1]

اوپر سورۂ النجم کی آیت نمبر 1 کے غلط ترجمہ میں حضور ﷺ کو چمکتا تارا کہا گیا ہے جو کہ غلط ترجمہ ہے، اس ترجمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے غلط ہونے کی واضح دلیل آگے اسی سورت کی آیت نمبر 49 ہے۔

صحیح ترجمہ آیت نمبر 49: "اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا رب ہے۔"

سورۃ النجم آیت نمبر 49 کا ترجمہ سب یہی کرتے ہیں، اس کے ترجمہ سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سورۃ النجم کی اس آیت نمبر 49 سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سورت کی دونوں آیتوں میں ستاروں ہی کی بات کررہا ہے نہ کہ حضور ﷺ کی۔ یعنی آیت نمبر 1 میں بھی ستارے کی بات کی گئی اور آیت نمبر 49 میں بھی ستارے کی بات کی گئی نہ کہ حضور ﷺ کا ذکر کیا گیا آیت نمبر 1 میں۔

حضور ﷺ کی عقیدت واحترام اور محبت میں آپ ﷺ کو چمکتا ستارہ کہنا بہت اچھی بات ہے لیکن آپ ﷺ سے محبت واحترام کی آڑ میں قرآن مجید کا غلط ترجمہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سورت کا نام بھی "النجم" ہے اور "النجم" کا معنی "ستارہ" ہے۔

غلط ترجمہ آیت نمبر 5 تا 18 تک کرتے ہیں، اہل بدعت سورۃ تکویر 81 آیت 23 کا تو صحیح ترجمہ کرتے ہیں، التکویر 81: "انہوں نے اسے (یعنی جبرائیل علیہ السلام کو) روشن کنارے پر دیکھا۔" [23]

سورۃ النجم کی آیات نمبر 5 تا 18 میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بجائے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو سمجھتے ہیں اور آیت نمبر 9 میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے انتہائی قریب آگئے تھے اور پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی وحی پہنچائی، مگر یہ غلط ترجمہ کرنے والے لوگ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے قریب نہیں آئے تھے بلکہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے انتہائی قریب آیا تھا۔ پھر جب دوسری مرتبہ آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو معراج کی رات دیکھا تو یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دوسری مرتبہ بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نہیں دیکھا بلکہ دوسری مرتبہ بھی حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ ہی کو دیکھا تھا۔ جس کا ذکر سورۃ النجم کی آیت نمبر 13 میں ہے۔

صحیح ترجمہ سورۃ النجم آیت نمبر 17 اور 18

"نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی [17] یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔ [18]"

اوپر سورۃ النجم کی آیات نمبر 17 اور 18 کے ترجمہ میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے سب یہی ترجمہ بیان کرتے ہیں۔

آیت نمبر 17 کا ترجمہ بغور پڑھیں تو صاف واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک میں اور انسان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حد کا فاصلہ مقرر ہے، وہ فاصلہ پار نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ آیت نمبر 17 ہے کہ "نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔" یعنی حضور ﷺ کی نگاہوں کی ایک خاص حد مقرر کردی گئی کہ آپ ﷺ اللہ کو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی چند بڑی نشانیاں دیکھ سکے۔

جیسا کہ آیت نمبر 18 میں ہے کہ "اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔" اُن نشانیوں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور سدرۃ المنتہیٰ کا دیکھنا اور دیگر اللہ کی قدرت کے نظاروں کا دیکھنا ہے۔

الاعراف (7) آیت 143:

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

ترجمہ: اور جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجیے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے، لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو وہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پس جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلّی فرمائی تو تجلّی نے اس نے پرخچے اڑا دیئے اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کیا، بے شک آپ کی ذات منزہ ہے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں[143]

بیان: اوپر سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 143 سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انسان ہوتے ہوئے کوئی بھی شخص چاہے وہ اللہ کا انتہائی مقرب نبی ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے، عظیم ہے، خالق ہے، اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ ذرا سوچیں کہ اس کائنات کی وسعت اور حجم کہ اس کائنات میں زمین کتنی بڑی ہے اور سورج کتنا بڑا ہے، چاند، ستارے، سیارے اور ہر سیارے کے اپنے کتنے چاند اور سورج ہیں، اتنی وسیع کائنات کا خالق اور مالک کتنا زیادہ بڑا، طاقت ور اور عظیم تر ہے اس کا تو انسان اندازا بھی نہیں کرسکتا لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اور انسان یعنی حضور ﷺ انتہائی قریب آ گئے تھے، یہ کہنا اللہ تعالیٰ کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے۔ حضور ﷺ کا اپنا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب 33 آیت نمبر 56

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ارشاد فرماتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو [56]"

اللہ تعالیٰ خالق ہے اور حضور ﷺ مخلوق ہیں، لہٰذا ہمیں خالق اور مخلوق کے فرق کو سمجھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا اپنا مقام اعلیٰ ترین ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کے رسول اور مخلوق ہوتے ہوئے اپنا مقامِ اعلیٰ ہے۔

کافروں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی اولاد قرار دیا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یہ آیات نازل کیں۔ سورۂ مریم آیات نمبر 88 تا 92 کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

ترجمہ: ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے [88] یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو [89] قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں [90] کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کر بیٹھے [91] شانِ رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے [92]

اوپر آیات سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان وشوکت انسان کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ جیسا کہ آیت نمبر 92 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "شانِ رحمان کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے [92]"

اخلاص (112):

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے [1] اللہ بے نیاز ہے [2] نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا [3] اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے [4]

سورۂ اخلاص کی آیت نمبر 3 ہے کہ "نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔" اور سورۂ مریم آیت نمبر 92 میں بھی اللہ تعالیٰ یہی فرما رہا ہے کہ "شانِ رحمان کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے [92]"

آیت نمبر 3 سورۂ اخلاص کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آیت نمبر 4 سورۂ اخلاص میں فرما رہا ہے کہ "اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے" یعنی اللہ تعالیٰ کی برابری کا کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی برابری کا کسی کو کہنا یا سمجھنا بہت بڑا گناہِ عظیم ہے، کیونکہ سورۂ اخلاص اور مریم کی آیات بغور پڑھیں تو صاف واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دینا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی شے کو اللہ تعالیٰ کے برابری کے قریب لانا بہت بڑا گناہ ہے جیسا کہ سورۂ اخلاص کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات نمبر 3 اور 4 پڑھی جائیں تو صاف سمجھ آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی برابری کا کوئی نہیں اور کسی بھی شے یا اللہ کی مخلوق کو اللہ کے قریب لانا بہت بڑا گناہِ عظیم ہے، جیسا کہ کچھ لوگ سورۂ النجم کی آیت نمبر 9 میں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ ''اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے انتہائی قریب ہوگئے۔'' یہ کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ جبکہ اصل میں تو اللہ تعالیٰ کا فرشتہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے انتہائی قریب ہوگئے تھے۔

سورۂ ق کی آیت نمبر 16 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اور ہم انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' اس قریبی سے مراد ہے کہ علم کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ انسان کے اتنے قریب ہے کہ انسان کے دل کی باتوں کو بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

حدیث ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے کہا کہ ''جیسے اللہ چاہے اور آپ ﷺ چاہیں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے مجھے اللہ کا مدمقابل بنا دیا ہے، مرضی صرف اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

حدیث ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں ''تم مجھے میری حد سے اس طرح نہ بڑھانا جیسے عیسائیوں نے ابن مریم علیہ السلام (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو بڑھا دیا، پس میں تو صرف اس کا بندہ ہوں، تو تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہنا۔ (صحیح بخاری، احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ (واذکر فی کتاب مریم) حدیث: 3445)

الحجر (15) آیت 9:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ⑨

ترجمہ: ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم اس کے محافظ ہیں [9]

تفسیر: یعنی اس قرآن کو تحریف و تغیر سے بچانا یہ اللہ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن آج تک اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ اترا تھا، گمراہ فرقے اپنے اپنے گمراہانہ عقائد کے اثبات کے لیے اس کی آیات میں معنوی تحریف تو کرتے رہے ہیں اور آج بھی کرتے ہیں لیکن پچھلی کتابوں کی طرح یہ لفظی تحریف اور تغیر سے محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں اہل حق کی ایک جماعت ہر دور میں تحریفاتِ معنوی کا پردہ چاک کرتی رہتی ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کو یہاں ''ذکر'' (نصیحت) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

یہ آیت ختم نبوت پر بھی بہت بڑی دلیل ہے وہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا خود ذمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا ہے، اس سے پہلی آسمانی کتابوں کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید قیامت تک محفوظ ہے تو پھر کسی وحی کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے اور قرآن مجید میں ہدایات کامل ہو چکی ہیں۔

سبا (34) آیت 3:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۳

ترجمہ: کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجیے! کہ مجھے میرے ربّ کی قسم! جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے پہلے سے ہی۔)[3]

الاعراف (7) آیت 188:

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۱۸۸

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذاتِ خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں "غیب" کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں[188]

تفسیر: یہ آیت اِس بات کی کتنی واضح دلیل ہے کہ نبی ﷺ عالم الغیب نہیں ہیں۔ عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے۔ لیکن ظلم اور جہالت کی انتہا ہے کہ اس کے باوجود اہل بدعت آپ ﷺ کو عالم الغیب باور کراتے ہیں۔ حالانکہ بعض جنگوں میں آپ ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہوا، ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا، جسے آپ ﷺ نے بھی تناول فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی، حتیٰ کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم تو کھانے کے زہر سے ہلاک ہی ہو گئے اور خود نبی ﷺ عمر بھر اس زہر کے اثرات محسوس فرماتے رہے۔ یہ اور اِس قسم کے متعدد واقعات ہیں جن سے واضح ہے کہ آپ ﷺ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدم علم کی وجہ سے تکلیف پہنچی، نقصان اٹھانا پڑا، جس سے قرآن کی بیان کردہ حقیقت کا اثبات ہوتا ہے کہ "اگر میں غیب جانتا ہوتا تو مجھے کوئی مضرت نہ پہنچتی۔"

یونس (10) آیات 15 تا 18:

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَ لَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی اُمید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجیے۔ آپ ﷺ یوں کہہ دیجیے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اِس میں ترمیم کردوں بس میں تو اِسی کا اِتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں [15] آپ ﷺ یوں کہہ دیجیے کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ تو میں تم کو وہ پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی اطلاع دیتا کیونکہ میں اِس سے پہلے تو ایک بڑا حصہ عمر کا تم میں رہ چکا ہوں۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے [16] سو اِس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اِس کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے، یقیناً ایسے مجرموں کو اصلاً فلاح نہ ہوگی [17] اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ اِن کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے [18]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النحل (16) آیت 77:

وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اور قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے [77]

التوبۃ (9) آیت 78:

اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۷۸﴾

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے [78]

ہود (11) آیت 123:

وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَیْهِ ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

ترجمہ: زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، تمام معاملات کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے، پس تجھے اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں [123]

فاطر (35) آیت 38:

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا، بیشک وہی جاننے والا ہے سینوں کی باتوں کا [38]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجرات (49) آیت 18:

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

ترجمہ: یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے [18]

تفسیر: یعنی جس طرح مذکورہ معاملات میں اللہ تعالیٰ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی طرح غیب کے علم میں بھی اللہ تعالیٰ متفرد ہے۔ اس کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ نبیوں اور رسولوں کو بھی اتنا ہی علم ہوتا ہے جتنا اللہ تعالیٰ وحی والہام کے ذریعہ سے انہیں بتلا دیتا ہے اور جو علم کسی کے بتلانے سے حاصل ہو، اس کے عالم کو عالم الغیب نہیں کہا جاتا۔ عالم الغیب تو وہ ہے جو بغیر کسی واسطے اور ذریعہ کے ذاتی طور پر ہر چیز کا علم رکھے، ہر حقیقت سے باخبر ہو اور مخفی سے مخفی چیز بھی اس کے دائرۂ علم سے باہر نہ ہو۔ یہ صفت صرف اور صرف اللہ کی ہے اس لیے صرف وہی عالم الغیب ہے۔ اس کے سوا کائنات میں کوئی عالم الغیب نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ نبی ﷺ آئندہ کل کو پیش آنے والے حالات کا علم رکھتے ہیں، اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا اس لیے کہ اللہ تو فرما رہا ہے کہ "آسمان وزمین میں غیب کا علم صرف اللہ کو ہے۔"

(صحیح بخاری نمبر 4855، صحیح مسلم نمبر 287، الترمذی نمبر 3068)

اسی طرح جو کوئی نجومی علم نجوم کے ذریعہ مستقبل کی پیشن گوئی کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ مستقبل کی خبر صرف اللہ کو ہوتی ہے، کہ کل کیا ہوگا کیونکہ صرف اللہ ہی عالم الغیب ہے۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستارے تین مقاصد کے لیے بنائے ہیں۔ آسمان کی زینت، رہنمائی کا ذریعہ اور شیطان کو سنگسار کرنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام سے بے خبر لوگوں نے ان سے غیب کا علم حاصل کرنے کا ڈھونگ رچا لیا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں جو فلاں فلاں ستارے کے وقت نکاح کرے گا تو یہ یہ ہوگا فلاں فلاں ستارے کے وقت سفر کرے گا تو ایسا ایسا ہوگا، فلاں فلاں ستارے کے وقت پیدا ہوگا تو ایسا ایسا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ ان کے قیاسات کے خلاف اکثر ہوتا ہے۔ ستاروں، پرندوں اور جانوروں سے غیب کا علم کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ جب کہ اللہ کا فیصلہ تو یہ ہے کہ آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ (ابن کثیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاحزاب (33) آیت 40:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۠ۧ

ترجمہ: (لوگو!) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے [40]

تفسیر: خاتم مُہر کو کہتے ہیں اور مُہر آخری عمل کو ہی کہا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ پر نبوت ورسالت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

جیسے ہم لوگ اردو میں کسی چیز کے اختتام کو "ختم" کہتے ہیں اسی طرح عربی میں "خاتم" کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ نبی نہیں ہوگا بلکہ کذّاب ودجّال ہوگا۔

یونس (10) آیت 20:

وَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۠ۧ

ترجمہ: اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی جانب سے کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی؟ سو آپ فرما دیجیے کہ غیب کی خبر صرف اللہ کو ہے سو تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں [20]

النمل (27) آیت 65:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟ [65]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 6

مومن

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التوبۃ (9) آیت 51:

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝51

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے حق میں لکھے ہوئے کہ کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی وہ ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے۔ مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے [51]

تفسیر: آپ ﷺ فرما دیجیے کہ ہم پر کوئی مصیبت نہیں آسکتی سوائے اُس کے کہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہو۔ وہ ہمارا مولیٰ ہے اسی کی طرف سے راحت یا مصیبت آتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے اور اہل ایمان کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔

آپ ﷺ فرما دیجیے کہ ہم پر کوئی مصیبت نہیں آسکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے مقدر فرمایا ہے، وہ ہمارا مالک ہے، اور اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے اہل ایمان کو۔

التوبۃ (9) آیت 52:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝52

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز کا انتظار کررہے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک ہے اور ہم تمہارے حق میں اس کا انتظار کرتے ہیں کہ یا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے کوئی سزا تمہیں دے یا ہمارے ہاتھوں سے، پس ایک طرف تم منتظر رہو دوسری جانب تمہارے ساتھ ہم بھی منتظر ہیں [52]

تفسیر: آپ ﷺ فرما دیجیے ہمارے بارے میں تم کن چیزوں کا انتظار کرسکتے ہو سوائے دو نہایت عمدہ چیزوں کے یعنی اگر ہم سب اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں یا اللہ کی راہ میں غازی بن کر کامیاب ہو جائیں دونوں ہی ہمارے حق میں احسن ترین ہیں اور ہم ہمارے حق میں اِس کے منتظر رہا کرتے ہیں۔

اور ہم تمہارے بارے میں دو برائیوں کا انتظار کرتے ہیں کہ یا تو آسمان سے اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے جس سے تم ہلاک ہو جاؤ یا ہمارے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ تمہیں (قتل کرنے، یا قیدی بننے وغیرہ قسم کی) سزائیں دے۔ وہ دونوں باتوں پر قادر ہے۔ سو تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کررہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجرات (49) آیت 15:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾

ترجمہ: مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں [15]

تفسیر: یعنی وہ لوگ جو صرف زبان سے اسلام کا اظہار کر دیتے ہیں اور عملاً اللہ کے دین کے لیے کچھ نہیں کرتے۔ مومن اللہ تعالیٰ کے دین اسلام پر عملاً عمل پیرا ہوتے ہیں اور اللہ کے دین کی خدمت اور تبلیغ اور اللہ کے دین کے نفاذ کے لیے جہاد یعنی کوشش کرتے ہیں۔

بیان: حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے قرآنِ مجید اُتارا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ قرآن حرف بہ حرف بالکل درست ہے اور مکمل ہدایت ہے یعنی اس کے بعد کسی وحی کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی اور وحی آئے گی۔ اللہ کے دین کو جس طرح حضور ﷺ نے پھیلایا، آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کے دین کو پھیلایا اور دین کا نفاذ کیا، جہاں جہاں اللہ کے دین کی راہ میں مشکلات آئیں تو مومنوں نے جہاد کیا یعنی کوششیں کیں، جس کے پاس دولت تھی اُس نے دولت کے ذریعہ سے کوشش کی، جس کے پاس طاقت تھی اُس نے طاقت کا استعمال کیا، کسی نے قلم کے ذریعہ سے اللہ کے دین کے لیے کوشش کی، کسی نے زبان کے ذریعہ سے اللہ کے دین کے لیے جستجو کی۔ جو شخص کچھ نہ کرسکے تو کم از کم جو دین کے خلاف کام ہو رہا ہو اُسے دِل میں بُرا ضرور جانے۔

مومن وہ ہوتا ہے کہ حالات کے مطابق اُس دور میں جس میں وہ رہ رہا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے جتنی تگ ودو اور کوشش کرسکتا ہے وہ کرتا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور نفاذ کے لیے مومن مسلمان ہر وقت جہاد یعنی کوشش کرتے رہتے ہیں اور یہ عمل قیامت تک جاری رہے گا ان شاء اللہ۔

التوبۃ (9) آیت 71:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَکِیۡمٌ ﴿۷۱﴾

ترجمہ: مومن مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بے شک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے [71]

الحدید (57) آیت 19:

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ ٭ۖ وَ الشُّہَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ وَ نُوۡرُہُمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: اللہ پر اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے، اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں [19]

تفسیر: حدیث ہے کہ ''آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی کی تلاش اور کوشش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔'' (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان)

ایک اور حدیث میں صدیقین کا وہ مقام بیان کیا گیا ہے جو جنت میں انہیں حاصل ہوگا۔ فرمایا ''جنتی اپنے سے اوپر کے بالاخانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے چمکتے ہوئے مشرقی یا مغربی ستارے کو تم آسمان کے کنارے پر دیکھتے ہو، یعنی ان کے درمیان درجات کا اتنا فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا، یہ انبیاء کے درجات ہوں گے جن کو دوسرے حاصل نہیں کر سکیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی۔'' (صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة) یعنی ایمان اور تصدیق کا حق ادا کیا۔ (فتح الباری) یعنی صدیق وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سچی گواہی دیتے رہیں گے، جو اللہ کے دین کی شہادت دیتے رہیں گے۔

حضور ﷺ کے دور سے لے کر قیامت تک اللہ کے دین کی اصل روح کو لوگوں تک پہنچاتے رہیں گے جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے دین کو ہم تک پہنچایا یہ لوگ بھی اللہ کے دین کو پھیلاتے رہیں گے اور اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دین کو پھیلانے کی کوششیں یعنی جہاد کرتے رہیں گے قیامت تک۔ یہی لوگ اللہ کے دین کے وارث کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سچی شہادت یعنی گواہی دینے والے ہوتے ہیں۔

البقرہ (2) حصہ آیت 143:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

ترجمہ: ہم نے اسی طرح تمہیں عادل اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہوجاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہوجائیں۔

الحج (22) حصہ آیت 78:

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

ترجمہ: رسول تم پر گواہ اور تم لوگوں پر گواہ ہو [78]

تفسیر و بیان: البقرہ حصہ آیت نمبر 143 اور الحج حصہ آیت نمبر 78۔

یعنی مسلمانوں کو سب سے بہتر امت بنایا گیا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ حضور ﷺ کے اُمتی مسلمان لوگ روزِ قیامت گواہی دیں گے، وہ اس طرح کہ ''رسول تم پر اور تم لوگوں پر گواہ ہو'' یعنی جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے قیامت والے دن پوچھے گا کہ تم نے میرا پیغام لوگوں تک پہنچایا تھا؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا کوئی گواہ ہے؟ وہ کہیں گے ہاں محمد ﷺ اور اُن کی اُمت، چنانچہ یہ اُمت گواہی دے گی۔ اس لیے حضور ﷺ کی اُمت کو عادل اُمت کہا گیا ہے۔ جس طرح رسول ﷺ نے یہ دین اسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعہ ہم تک پہنچایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے ہوتا ہوتا یہ دین اسلام دنیا میں پھیلا اور ہم تک پہنچا اسی طرح اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اللہ کے دین اسلام کے پیغام کو مزید لوگوں تک پہنچائیں خاص کر اُن لوگوں تک جو غیر مسلم ہیں اور مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو حق بات کی وصیت کرتے ہیں اور مشکل وقت میں صبر کی تلقین کرتے ہیں اور اللہ کے دین کے مکمل نفاذ کے لیے جہاد کرتے رہتے ہیں اور دین اسلام کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 7

اخلاقیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجرات (49) آیت 11 تا 12:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو۔ ایمان لانے کے بعد فسق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں [11] اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔[12]

تفسیر آیت (11): اے ایمان والو تم میں سے کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اُڑائے (تمسخر نہ کرے) ہوسکتا ہے کہ جن پر ہنستے ہیں وہ ان ہنسنے والوں سے اللہ کے نزدیک بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اُڑائیں ہوسکتا ہے کہ جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے وہ اللہ کی نگاہ میں بہتر ہوں، اُن سے جو مذاق اڑا رہی ہیں۔ اور ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو (یعنی عیب نہ لگاؤ) اور لوگوں کے چڑانے والے نام نہ رکھا کرو یعنی ایک دوسرے کو بُرے لقب سے نہ پکارو۔ ایمان لانے کے بعد تو برائی کا نام بھی بُرا ہے، اور جو باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

تفسیر آیت (12): (1) اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں۔

(2) اور سراغ مت لگایا کرو یعنی ایک دوسرے کے حالات کی ٹوہ میں نہ رہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3) اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے غیر موجودگی میں کوئی برائی نہ کرے چاہے اُس میں وہ برائی موجود ہو تب بھی اُس کی غیبت نہیں کرنی چاہیے۔

کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یقیناً تم اس کو بہت ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے، مہربان ہے۔

التغابن (64) آیت (14):

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔[14]

تفسیر: یعنی اولاد اور بیویاں تمہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، تمہیں حلال کمانے سے روکتے ہیں اُن کی دنیاوی ضروریات تمہیں حرام کمائی پر مجبور کرتی ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتی ہیں۔ اُن کی محبت اور اُنس تمہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ جو بھی تمہیں عمل صالح اور اطاعت الٰہی سے روکیں سمجھ لو وہ تمہارے خیر خواہ نہیں، دشمن ہیں۔ لہٰذا ہوشیار رہو۔ ان کے پیچھے لگنے سے بچو۔ بلکہ انہیں اپنے پیچھے لگاؤ تا کہ وہ بھی اطاعت الٰہی کریں نہ کہ تم اُن کے پیچھے لگ کے اپنی عاقبت خراب کرو۔ مکہ میں مسلمان ہونے والے بعض مسلمانوں نے مکہ چھوڑ کر مدینہ آنے کا ارادہ کیا، لیکن ان کے بیوی بچے آڑے آ گئے حالانکہ اُس وقت ہجرت کا حکم نہایت تاکید سے کیا گیا تھا۔ پھر جب وہ رسول ﷺ کے پاس آ گئے تو دیکھا اُن سے پہلے آنے والوں نے دین میں بہت زیادہ سمجھ حاصل کر لی ہے تو انہیں اپنے بیوی بچوں پر غصہ آیا، جنہوں نے انہیں ہجرت سے روکا تھا، چنانچہ انہوں نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انہیں معاف کرنے اور درگزر سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔

(سنن ترمذی، تفسیر سورۃ التغابن)

کسی شخص کے دل میں ایمان کتنا ہے اُس کا اصل پتا اِس سے چلتا ہے کہ اُس نے اپنی اولاد کو کیا بنایا، کیا اُس نے دین دار بنایا یا دنیا دار بنایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البلد (90):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ
كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ
اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾ وَ
مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوْ
مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۠﴿۲۰﴾

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ [1] اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں [2] اور (قسم ہے) انسانی باپ اور اولاد کی۔ [3] یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا ہے۔ [4] کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ کسی کے بس میں ہی نہیں؟ [5] کہتا (پھرتا) ہے کہ میں نے تو بہت کچھ مال خرچ کر ڈالا۔ [6] کیا یوں سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا (ہی) نہیں؟ [7] کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں۔ [8] اور زبان اور ہونٹ (نہیں بنائے)۔ [9] ہم نے دکھا دیے اس کو دونوں راستے۔ [10] سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا۔ [11] اور کیا سمجھا کہ گھاٹی کیا ہے؟ [12] کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔ [13] یا بھوک والے دن کھانا کھلانا۔ [14] کسی رشتہ دار یتیم کو۔ [15] یا خاکسار مسکین کو۔ [16] پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔ [17] یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے) [18] اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا یہ کم بختی والے ہیں [19] انہی پر آگ ہوگی جو چاروں طرف سے گھیری ہوئی ہوگی [20]

تفسیر: میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) [1] کی کہ (اے نبیؐ) آپ حلال کر لیے گئے ہیں اِس شہر میں یعنی آپ ﷺ کو اِس شہر مکہ میں لڑائی حلال ہونے والی ہے [2] اور قسم ہے باپ کی اولاد کی [3] یعنی اولاد کا پالنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروان چڑھانا پرورش کرنا کتنا بڑا بوجھ ہے ذمہ داری کا انسان پر یعنی یہ بھی ایک انسان پر مشقت ہے کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے[4] یعنی اس دنیا میں ہر انسان کے لیے مشقت ہے، محنت ہے، تکلیف ہے، مسائل ہیں، پریشانیاں ہیں۔ جو امیر ہے تو اُسے ذہنی پریشانی ہے اور اگر کوئی غریب ہے تو اُسے جسمانی پریشانی ہے۔ یہاں کوئی انسان بھی اس مشقت سے بچا ہوا نہیں ہے۔ یعنی مر کر بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے جزا و سزا کے لیے حاضر ہونا ہے تو انسان کے لیے مشقت اور محنت اُس کا مقدر ہے۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اُس پر کسی کا بس نہیں چلے گا۔[5] یعنی یہاں ابوجہل کی بات ہو رہی ہے۔ کہتا ہے میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا۔[6] یعنی وہ کہتا تھا کہ میں نے اتنا زیادہ مال خرچ کر ڈالا دنیاوی معاملات اور فضولیات میں، پھر فخر کے طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا پھرتا ہے۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اُس کو کسی نے دیکھا نہیں[7] یعنی ابوجہل یہ کیوں لوگوں کو بتاتا پھر رہا ہے کہ میں نے اتنا پیسہ غریبوں میں خرچ کر دیا، اگر اللہ کو راضی کرنے کے لیے یہ کام کیا تھا تو اللہ نے تو دیکھ لیا ہے۔ یعنی اگر نیک کام کرو تو دکھاوا نہ کرو کیونکہ لوگوں کو دکھا کر کرے گا تو شرک کرے گا جو بہت بڑا گناہ ہے۔ کیا ہم نے اُس کو دو آنکھیں[8] اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے[9] اور ہم نے اس کو دونوں راستے (خیر و شر) کے بتلا دیے[10] یعنی دو راستے کی عام رائے ہے نیکی اور بدی لیکن ایک اور مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ماں کی دو چھاتیاں جو اُبھار ہوتے ہیں "نجدین" اُسے کہتے ہیں کہ جو چیز اُبھری ہوئی ہو یہ جبلی ہدایت ہے جو اللہ تعالیٰ سے بچہ لے کر آیا ہے۔ انسان کے اور جانور کے بچے کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا ہے کہ اس جگہ سے اُس کی خوراک آتی ہے۔ اسی طرح خیر و شر میں تمیز بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر شروع سے ہی ڈال دی ہے۔ پھر جب اللہ کے فرمان اُس کو سنائے جاتے ہیں تو اُن کو وہ نہ مانے تو پھر اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ یہ جبلی ہدایات شروع سے ہی اللہ تعالیٰ نے انسان میں ڈال دی ہیں۔ یعنی نیکی اور بدی میں فرق۔ سو وہ شخص گھاٹی کو عبور نہ کر سکا۔
[11] جانتے ہو وہ گھاٹی کون سی ہے۔[12]

(1) وہ کسی گردن کا چھڑا دینا[13]

(2) یا کھانا کھلانا فاقے کے دن میں[14]

(3) کسی رشتہ دار یتیم کو[15]

(4) یا وہ محتاج جو مٹی میں رُل رہا ہے[16]

(5) پھر ہوتا وہ اُن لوگوں میں شامل جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو ایمان کی پابندی کی اور صبر کی وصیتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں۔[17]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی لوگ داہنے والے ہیں[18] اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں والے ہیں[19] ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جائے گا[20] یعنی ایک وہ آگ ہے کہ جس کی حرارت باہر آ رہی ہے اور ایک وہ آگ ہے کہ جو بند کر دی جائے گی کہ گویا ساری حرارت اندر ہی اندر رہے۔[20]

البقرۃ (2) آیت نمبر (83):

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اِسی طرح قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا[83]

تفسیر: اور وہ زمانہ یاد کرو جب ہم نے توریت میں قول و قرار لیا بنی اسرائیل سے کہ عبادت مت کرنا کسی کی بجز اللہ تعالیٰ کے۔ یعنی:

(1) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے۔

(2) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو گے۔

(3) اسی طرح اہل قرابت کے ساتھ اچھا سلوک کرو گے۔

(4) اور بے باپ کے بچوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو گے۔

(5) اور غریب محتاجوں کے ساتھ نیک سلوک کرو گے۔

(6) اور عام لوگوں سے اچھی باتیں کہنا۔

(7) اور پابندی رکھنا نماز کی۔

(8) اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔

لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعراف (7) آیت (146):

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾

ترجمہ: میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق حاصل نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر ایمان نہ لائیں، اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا طریقہ بنالیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے۔[146]

تفسیر: میں پھیر دوں گا اپنی آیات سے اُن لوگوں کے رُخ کو جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جن میں تکبر ہے میں اُن کا رُخ پھیر دیتا ہوں، وہ ہماری آیات کو دیکھتے ہی نہیں سمجھتے ہی نہیں اس لیے کہ تکبر ہے۔ تکبر وہ شے ہے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ ایک حدیث ہے: ''تکبر میری چادر ہے'' یعنی تکبر تو صرف اللہ تعالیٰ کی چادر ہے۔ جو بھی تکبر کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی چادر کھینچے گا۔ جنت میں کبھی بھی وہ شخص داخل نہیں ہوسکے گا جس کے دل میں دانہ کے برابر بھی تکبر ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ)

الاعراف (7) آیات 175 تا 176:

وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

ترجمہ: اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے کہ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر وہ ان سے بالکل ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل گیا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا[175] اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔ یہی حالت اِن لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو بیان کر دیجیے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں[176]

تفسیر: یعنی وہ شخص جسے کتاب الٰہی کا علم حاصل تھا لیکن وہ شیطان کے پیچھے لگ کر گمراہ ہو گیا۔

"لَهث" کہتے ہیں تھکاوٹ یا پیاس وغیرہ کی وجہ سے زبان کے باہر نکالنے کو۔ کتے کی یہ عادت ہے کہ تم اسے ڈانٹو ڈپٹو یا اس کے حال پر چھوڑ دو، دونوں حالتوں میں وہ بھونکنے سے باز نہیں آتا، اسی طرح اس کی یہ عادت بھی ہے کہ وہ شکم سیر ہو یا بھوکا، تندرست ہو یا بیمار، تھکا ماندہ ہو یا توانا، ہر حال میں زبان باہر نکالے ہانپتا رہتا ہے۔ یہی حال ایسے شخص کا ہے، اسے وعظ کرو یا نہ کرو، اس کا حال ایک ہی رہے گا اور دنیا کے مال و متاع کے لیے اس کی رال ٹپکتی رہے گی اور اس قسم کے لوگوں سے عبرت حاصل کر کے گمراہی سے بچیں اور حق کو اپنائیں۔

العنکبوت (29) آیت (45)

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

ترجمہ: جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔[45]

تفسیر: (1) جو کتاب (یعنی قرآن) آپ ﷺ پر وحی کی گئی ہے۔ آپ ﷺ اس کو پڑھا کیجیے۔

(2) اور نماز کی پابندی رکھیے۔ بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

(3) اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ یعنی قرآن مجید کا پڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور دوسری عبادات یعنی نماز، تہجد، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ وغیرہ بھی سب اللہ تعالیٰ کی عبادات ہیں۔

اصل اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن مجید اور نمازوں کا پڑھنا ہے، جو ایک بہت بڑی اور اعلیٰ چیز ہے اور اللہ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التوبہ (9) آیت (34):

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۴ۙ

ترجمہ: اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔[34]

تفسیر: أَحْبَار حِبْر کی جمع ہے۔ یہ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بات کو خوبصورت طریقہ سے پیش کرنے کا سلیقہ رکھتا ہے، اس سے مراد علماء یہود ہیں۔

رہبان راہب کی جمع ہے، اس سے مراد علمائے نصاریٰ ہیں۔ یہ دونوں یعنی احبار اور رہبان کلام اللہ میں تحریف کر کے (یعنی تبدیلی کر کے) لوگوں کی خواہشات کے مطابق مسئلے بتاتے اور یوں لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے تھے اور لوگوں کی نذر نیاز اور چندے کھاتے تھے جو ان کے لیے حرام تھا۔

بدقسمتی سے بہت سے مسلمان علماء کا بھی یہی حال ہے۔ مسلمان اُمتوں میں مذہبی پیشوا یا علماء اگر اُن میں دنیا کی اور مال کی محبت آ جائے، ایک عام کاروباری آدمی ہے وہ دنیا میں کاروبار کر کے حلال طریقے سے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو، جائیداد بنا سکتا ہے۔ لیکن جو شخص دین کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اب اُسے کوئی ہدیہ یا تحفہ دے رہا ہے تو دین الٰہی کے لیے دے رہا ہے۔ اگر یہ علماء بھی اپنے پاس دولت جمع کریں اور اُن پیسوں سے یہ اپنی ذاتی جائیدادیں بنائیں تو یہ بدترین انسان ہیں آسمان کی چھت کے نیچے۔

اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ یعنی زکوٰۃ بھی ادا کرنی چاہیے اور انفاق فی سبیل اللہ بھی کرنا چاہیے۔ انفاق سے مراد زکوٰۃ ادا کرنے کے علاوہ جو اللہ کی راہ میں رقم خرچ کی جائے اللہ کے دین کے لیے اُسے انفاق فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔ یعنی زکوٰۃ غریبوں کا حق ہے اس کے علاوہ اللہ کے دین کے لیے جہاں بھی رقم خرچ کی جائے وہ انفاق فی سبیل للّٰلہ کہلاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التوبۃ (9) آیت (60):

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

ترجمہ: صدقے صرف فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے اور اِن کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دل پر چاہئے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔ [60]

تفسیر: صدقات (زکوٰۃ) تو صرف حق ہے غریبوں کا محتاجوں کا اور جو لوگ زکوٰۃ اکٹھی کرنے پر متعین ہوں، اُن کی تنخواہیں زکوٰۃ میں سے ادا کی جائیں اور جن کی دِل جوئی کرنا ہو، اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں، اور قرض داروں کو قرضہ سے نجات دلانے کے لیے، اور جہاد میں، اللہ کی راہ میں دعوت اور اقامتِ دین کے لیے بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ ہوسکتی ہے لیکن پہلے حق غریبوں کا ہے اور مسافروں کے لیے، یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

الحدید (57) آیت (18):

إِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ أَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ أَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ ان کے لیے یہ بڑھایا جائے گا اور اِن کے لیے پسندیدہ اجر وثواب ہے۔ [18]

تفسیر: بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور یہ صدقہ دینے والے اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ وہ صدقہ اِن کے لیے بڑھا دیا جائے گا اور ان کے لیے اجر پسندیدہ ہے۔ یعنی ایک کے بدلے میں کم از کم دس گنا اور اِس سے زیادہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ تک۔ یہ زیادتی اخلاص نیت، حاجت و ضرورت اور مکان وزمان کی بنیاد پر ہوسکتی ہے۔ جیسے جن لوگوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا، وہ اجر وثواب میں ان سے زیادہ ہوں گے، جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المومنون (23) آیت 1 تا 11:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَ
الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝
الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ: یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی۔ [1] جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ [2] جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ [3] جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں۔ [4] جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ [5] بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔ [6] جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرجانے والے ہیں۔ [7] جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ [8] جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ [9] یہی وارث ہیں۔ [10] جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ [11]

النور (24) آیات (27) تا (29):

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَ اِنْ قِيْلَ
لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا
بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو یہی تمہارے لیے سراسر بہتر ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ [27] اگر وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ، یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات تمہارے لیے پاکیزہ ہے، جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے [28] ہاں غیر آباد گھروں میں جہاں تمہارا کوئی فائدہ یا اسباب ہو، جانے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ [29]

تفسیر: گزشتہ آیات میں زنا اور قذف اور ان کی حدوں کا بیان گزرا۔ اب اللہ تعالیٰ گھروں میں داخل ہونے کے آداب بیان فرما رہا ہے تاکہ مرد اور عورت کے درمیان اختلاط نہ ہو جو عام طور پر زنا یا قذف کا سبب بنتا ہے۔ جس گھر میں صرف مرد ہی رہ رہے ہوں عورتیں نہ بھی رہ رہی ہوں، اُس گھر میں بھی گھر والوں سے اجازت لیے بغیر داخلہ منع ہے کیونکہ اوپر آیت نمبر 27 میں صاف لکھا ہے کہ ''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے اور وہاں رہنے والوں کو سلام نہ کرلو۔'' حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پہلے سلام کرتے اور پھر داخل ہونے کی اجازت طلب کرتے، آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ تین مرتبہ آپ ﷺ اجازت طلب فرماتے، اگر کوئی جواب نہیں آتا تو آپ ﷺ واپس لوٹ آتے اور اجازت طلبی کے وقت آپ ﷺ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے، تاکہ ایک دم سامنا نہ ہو جس میں بے پردگی کا امکان رہتا ہے۔ • ملاحظہ ہو: صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم والاستئذان ثلاثا. مسند احمد 138/3. ابوداؤد، کتاب الأدب، باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان) اسی طرح آپ ﷺ نے دروازے پر کھڑے ہو کر اندر جھانکنے سے بھی نہایت سختی سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ اگر کسی شخص نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (البخاری، کتاب الدیات، باب من اطلع فی بیت قوم ففقأوا عینه فلا دیه له. مسلم کتاب الآدب، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ) آپ ﷺ نے اس بات کو بھی ناپسند فرمایا کہ جب اندر سے صاحب بیت پوچھے، کون ہے؟ تو اس کے جواب میں اپنا نام بتانے کی بجائے ''میں'' ''میں'' ہوں کہا جائے۔ (صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب إذا قال من ذا؟ قال أنا. ومسلم کتاب الآداب باب کراھۃ قول المستأذن أنا إذا قیل من ھذا؟ وابوداؤد، کتاب الأدب) اگر کسی کے گھر میں کوئی بھی نہ ہو تو پھر بھی اُس گھر کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ایسے مکانات میں جانے کا گناہ نہ ہوگا جن میں کوئی نہ رہتا ہو اور ان میں تمہاری کچھ برت ہو جیسے کوئی گودام وغیرہ ہو یا کوئی تجارتی گھر یا جگہ ہو جس میں لوگوں کا آنا جانا ہو تجارت کی غرض سے۔

''اور اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے تم جو کچھ اعلانیہ کرتے ہو اور جو پوشیدہ طور پر کرتے ہو۔'' یہ اُن لوگوں کے لیے وعید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو دوسروں کے گھروں میں داخل ہوتے وقت مذکورہ آداب کا خیال نہیں رکھتے۔

القصص (28) آیات (76) تا (77):

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

ترجمہ: قارون تھا قوم موسیٰ سے، لیکن ان پر ظلم کرنے لگا تھا ہم نے اِسے (اس قدر) خزانے دے رکھے تھے کہ کئی کئی طاقت ور لوگ بہ مشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے تھے، ایک بار اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اترا مت! اللہ تعالیٰ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔ [76] اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔ [77]

بیان: یقیناً قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہی سے تھا، اگرچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا لیکن اُس نے زیادتی اور شرارت کی اپنی قوم کے خلاف یعنی ان پر ظلم کرنے لگا تھا اور ہم نے اُسے اتنے خزانے دیے تھے کہ اُن کی کنجیاں کئی کئی زور آور آدمی بھی اُٹھاتے ہوئے تھک جاتے تھے جب کہ اُس سے کہا اُس کی قوم نے:

(1) کہ تو اِس مال و دولت پر اِترا مت، غرور نہ کر۔ واقعی اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(2) اپنے مال کو ایسی جگہوں اور راہوں پر خرچ کر، جہاں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، اس سے تیری آخرت سنورے گی اور وہاں اس کا تجھے اجر و ثواب ملے گا۔

(3) اپنے دنیوی حصے کو نہ بھول یعنی دنیا میں اعتدال کے ساتھ خرچ کر، کھانا پینا، لباس نکاح وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح تجھ پر تیرے رب کا حق ہے، اسی طرح تیرے اپنے نفس کا، بیوی بچوں کا اور مہمانوں وغیرہ کا بھی حق ہے، ہر حق والے کو اس کا حق ادا کر۔ یعنی قارون اتنا کنجوس تھا کہ اپنے پر بھی خرچ نہیں کرتا تھا۔

(4) اللہ نے تجھے مال دے کر تجھ پر احسان کیا ہے تو مخلوق پر خرچ کر کے ان پر احسان کر۔ یعنی کنجوسی نہ کر اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اسراف کر۔

(5) اپنی دولت سے دنیا میں فساد مت پھیلا۔ بے شک اللہ اہل فساد کو پسند نہیں کرتا۔

لقمان (31) آیت (6):

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۶﴾

ترجمہ نمبر (1): اور بعض لوگ ایسے ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ [6]

ترجمہ نمبر (2): "اُن لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں بغیر علم کے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے کو ہنسی ٹھٹھہ بنا دیں۔ ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔" [6]

تفسیر: "لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ" سے مراد "گانا بجانا" اس کا ساز و سامان اور آلات، ساز و موسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر سے غافل کردے۔ اس میں قصے، کہانیاں، افسانے، ڈرامے، ناول، ریڈیو، ٹی وی فلمز وغیرہ شامل ہیں، لغو باتیں یعنی فضول باتیں خریدتے ہیں۔

یہ آیت تب نازل ہوئی جب قریش کا ایک رئیس شخص نذر بن حارث جو کہ حضور ﷺ کے مخالفین میں سے تھا وہ شام گیا اور وہاں سے گانا گانے والی ایک لونڈی لے آیا تاکہ لوگ حضور ﷺ سے قرآن نہ سنیں کیونکہ قرآن اُن کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ وہ شخص چاہتا تھا کہ لوگ گانے میں مصروف رہیں اور رات کا وقت گانے بجانے اور ہنسی مذاق اور کھیل کود میں گزر جائے اور لوگ حضور ﷺ کی طرف نہ جائیں۔ اس وقت دنیا میں (Sports) کھیلوں کا معاملہ پورا ذرائع ابلاغ (Media) پر چھایا ہوا ہے۔ کہیں کسی کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر کے بارے میں خیال ہی نہ آجائے، لوگ انہیں کھیلوں میں گم رہتے ہیں اور اللہ کی یاد اور دین سے غافل ہو گئے ہیں۔ اسی طرح فلمیں ڈرامے اور اداکاروں (Actors) کی باتیں اور (Scandles) کے بارے میں چرچا رہتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کو بھلا کر اللہ تعالیٰ کے معاملے کو ہنسی مذاق بنا دیں ان لوگوں کے لیے عذاب علیم ہے، جو ان لغویات کی سرپرستی و حوصلہ افزائی کرنے والے اربابِ حکومت، ادارے، اخبارات کے مالکان و ٹی وی چینلز، فیچر نگار وغیرہ ہیں، سب اس عذاب کے مستحق ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقمان (31) آیات 13 تا 15:

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے [13] ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اُٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ [14] اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تُو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کردوں گا۔ [15]

یٰسین (36) آیت (47):

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾

ترجمہ: اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرو، تو یہ کفار ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں کہ ہم انہیں کیوں کھلائیں؟ جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا پلا دیتا، تم تو ہو ہی کھلی گمراہی میں۔ [47]

تفسیر: اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو یعنی غرباء و مساکین اور ضرورت مندوں کو دو۔ تو یہ کفار مسلمانوں سے یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں کہ جن کو اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ چاہتا تو ان کو غریب ہی نہ کرتا، ہم اِن کو دے کر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے خلاف کیوں کریں۔ تم نری صریح غلطی میں پڑے ہو، یعنی یہ کہ غرباء کی مدد نہ کرکے کُھلی غلطی کا مظاہرہ کررہے ہو۔ یہ بات اُن کی صحیح تھی کہ غربت و ناداری اللہ کی مشیت ہی سے تھی لیکن اس کو اللہ کے حکم سے اعراض کا جواز بنا لینا غلط تھا، آخر اِن کی امداد کرنے کا حکم دینے والا بھی تو اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا تو اسی میں ہے کہ غرباء و مساکین کی امداد کی جائے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی مشیت اور چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 8

اسراف و بخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل (17) آیات (26) تا (27):

وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

ترجمہ: اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو [26] بیجا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے [27]

تفسیر: قرآن مجید کے اِن الفاظ سے معلوم ہوا کہ غریب رشتے داروں، مساکین اور ضرورت مند مسافروں کی امداد کر کے ان پر احسان نہیں جتلانا چاہیے، کیونکہ یہ ان پر احسان نہیں ہے بلکہ یہ رشتے داروں کا، محتاجوں کا اور مسافروں کا حق ہے، یعنی مال جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اُس کا وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اصحاب مال کے مالوں میں مذکورہ ضرورت مندوں کا رکھا ہے، اگر صاحب مال یہ حق ادا نہیں کرے گا تو عند اللہ مجرم ہوگا۔ گویا یہ حق کی ادائیگی ہے، نہ کسی پر احسان۔ علاوہ ازیں اس آیت میں رشتے داروں کے پہلے ذکر سے ان کی اولیت اور احقیت بھی واضح ہوتی ہے۔ رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے، جس کی اسلام میں بڑی تاکید ہے۔ یعنی

1- رشتہ دار کو اُس کا حق دیتے رہنا۔
2- محتاج کو بھی اُس کا حق دیتے رہنا۔
3- مسافر کو بھی اُس کا حق دیتے رہنا۔
4- اور نام ونمود کے لیے اپنی دولت مت اڑاؤ یعنی بیجا خرچ نہ کرو، پیسے ضائع مت کرو۔

تبذیر کی اصل بذر (بیج) ہے، جس طرح زمین میں بیج ڈالتے ہوئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ صحیح جگہ پر پڑ رہا ہے یا نہیں، اسی طرح فضول خرچی بھی یہی ہے کہ انسان اپنا مال بیج کی طرح اڑاتا پھرے اور خرچ کرنے کی حد شرعی سے بڑھے۔

یعنی تبذیر اسراف سے بہت بڑا جرم ہے۔ اسراف یہ ہے کہ ضرورت میں ضرورت سے زائد خرچ کیا جائے، جیسے سفر کرنا انسان کی ضرورت ہے اور اُس کے لیے ایک گاڑی کافی ہے مگر دو دو مہنگی گاڑیاں رکھی ہیں تو یہ اسراف ہے یعنی اپنی ضرورت سے زائد چیزیں رکھنا اسراف کہلاتا ہے۔ سورۂ بقرہ آیت نمبر 219 میں اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان ہے کہ جو ضرورت سے زائد ہو اسے خرچ کردو اللہ کی راہ میں۔

اور تبذیر یہ ہے کہ بلاضرورت خرچ کرنا، صرف نام ونمود کے لیے اپنی دولت کی نمائش کرنا جیسے شادیوں پر خرچ ہورہا ہے، سونے کے زیورات اور مہنگے ترین عروسی لباس بنائے جاتے ہیں اور بے شمار جہیز دیا جاتا ہے وغیرہ یہ تبذیر ہے۔ تبذیر کی وجہ سے حسد اور دشمنی میں اضافہ ہوتا ہے اور معاشرہ شر انگیزی کا شکار ہوجاتا ہے۔ لوگوں میں حرام طریقوں سے دولت کو حاصل کرنے کا رواج بڑھ جاتا ہے۔

''یقیناً یہ مبذرین فضول خرچی کرنے والے، بیکار دولت اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔''

بنی اسرائیل (17) آیات 29 تا 30:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾

ترجمہ: اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے۔ [29] یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔ [30]

تفسیر: بنی اسرائیل کی آیت نمبر (29) میں خرچ کرنے کا ادب بیان کیا جارہا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان نہ بخل کرے کہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات پر بھی خرچ نہ کرے اور نہ فضول خرچی ہی کرے کہ اپنی وسعت اور گنجائش دیکھے بغیر ہی بے دریغ خرچ کرتا رہے۔ بخل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان قابل ملامت و مذمت قرار پائے گا اور فضول خرچی کے نتیجے میں محسور (تھکا ہارا اور پچھتانے والا)، محسور اس جانور کو کہتے ہیں جو چل چل کر تھک چکا اور چلنے سے عاجز ہوچکا ہو۔ فضول خرچی کرنے والا بھی بالآخر خالی ہاتھ ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔ ''اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔'' اس سے مراد ہے بخل۔ ''نہ اسے بالکل ہی کھول دے۔'' اس سے مراد فضول خرچی ہے۔

''یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہتا ہے اُس کی روزی کشادہ کردیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ۔'' اس میں اہل ایمان کے لیے تسلی ہے کہ اگر ان کے پاس وسائل رزق کی فراوانی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں اُن کا مقام نہیں ہے، بلکہ رزق کی وسعت یا کمی کا تعلق اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت سے ہے جسے صرف وہی جانتا ہے۔ وہ اپنے دشمنوں کو قارون بنادے اور اپنوں کو اتنا ہی دے کہ جس سے بہ مشکل وہ اپنا گزارہ کرسکیں۔ یہ اللہ کی مشیت ہے کہ کسی کو زیادہ دے یا کم دے۔ لہٰذا خرچ کرنے میں اعتدال کی روش اختیار کرنی چاہیے، مگر انسان یہ نہ سمجھے کہ وہ کسی تنگ دست کے حالات بدلنے پر قادر ہوتا ہے مگر یقیناً یہ تو تیرا رب ہے جو جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور وہی تنگی دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے دیکھتا ہے۔

آلِ عمران (3) آیت (180):

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٨٠﴾

ترجمہ: جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے، آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اس سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے۔ [180]

تفسیر: اس آیت میں بخیل کا بیان کیا گیا ہے جو اللہ کے دیے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا حتیٰ کہ اس میں سے فرض زکوٰۃ بھی نہیں نکالتا۔ حدیث ہے کہ: ''قیامت والے دن اس کے مال کو ایک زہریلا اور نہایت خوفناک سانپ بنا کر طوق کی طرح اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا، وہ سانپ اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر آلِ عمران، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر: 4565)

النساء (4) آیات (37) تا (38):

اِ۟لَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾ وَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾

ترجمہ: جو لوگ خود بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں کے لیے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔[37] اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو، وہ بدترین ساتھی ہے۔[38]

بنی اسرائیل (17) آیت (31):

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾

ترجمہ: اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو، ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔[31]

تفسیر: یہ آیت سورۃ الانعام آیت نمبر (151) میں بھی گزر چکی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے شرک کے بعد جس گناہ کو سب سے بڑا قرار دیا وہ یہی ہے کہ: "أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ." (صحيح بخاری، تفسير سورة البقرة، وكتاب الأدب مسلم كتاب التوحيد، باب فلا تجعلوا الله أندادا) "کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔" آج کل قتل اولاد کا گناہ عظیم نہایت منظم طریقے سے اور خاندانی منصوبہ بندی کے حسین عنوان سے پوری دنیا میں ہو رہا ہے اور مرد حضرات "بہتر تعلیم و تربیت" کے نام پر اور خواتین اپنے "حسن" کو برقرار رکھنے کے لیے اس جرم کا عام ارتکاب کر رہی ہیں۔

بنی اسرائیل (17) آیت (32):

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾

ترجمہ: خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ ہے۔[32]

تفسیر: اسلام میں زنا چونکہ بہت بڑا جرم ہے، اتنا بڑا کہ کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اِس کا ارتکاب کرے تو اسلامی معاشرے میں زندہ رہنے کا ہی حق نہیں ہے۔ پھر اِسے تلوار کے ایک وار سے مار دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ حکم ہے کہ پتھر مار مار کر اس کی زندگی کا خاتمہ کیا جائے تاکہ وہ معاشرے میں نشانِ عبرت بن جائے۔ اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں فرمایا کہ زنا کے قریب مت جاؤ۔ اِسی لیے غیر محرم عورت کو دیکھنا، ان سے اختلاط وکلام کی راہیں پیدا کرنا، اِسی طرح عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر گھروں سے باہر نکلنا، وغیرہ ان تمام امور سے اجتناب ضروری ہے تاکہ بے حیائی اور زنا سے بچا جاسکے۔ جولوگ زنا کرتے ہیں وہ نکاح نہیں کرتے کیونکہ نکاح کرنے سے ذمہ داریوں کا بوجھ پڑتا ہے مرد پر بھی اور عورت پر بھی، ان لوگوں کو دولت کی کمی کا ڈر ہوتا ہے کہ نکاح کریں گے تو خرچ زیادہ ہوں گے اگر یہ لوگ اللہ پر توکل کرنے والے ہوں تو زنا بالکل نہ کریں۔

البقرہ (2) آیت (271):

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾

ترجمہ: اگر تم صدقات خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔[271]

تفسیر: اوپر آیت سے معلوم ہوا کہ عام حالات میں خفیہ طور پر صدقہ کرنا افضل ہے، سوائے کسی ایسی صورت کے کہ علانیہ صدقہ دینے میں لوگوں کے لیے ترغیب کا پہلو ہو۔ اگر ریاکاری کا جذبہ شامل نہ ہو تو ایسے موقعوں پر پہل کرنے والے جو خاص فضیلت حاصل کرسکتے ہیں وہ احادیث سے واضح ہے، تاہم اس قسم کی مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر مواقع پر خاموشی سے صدقہ خیرات کرنا ہی بہتر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جن لوگوں کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا ان میں وہ شخص بھی ہوگا جس نے اتنے خفیہ طریقے سے صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ صدقے میں اخفا کی افضلیت کو بعض علما نے صرف نفلی صدقات تک محدود رکھا ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں اظہار کو بہتر سمجھا ہے۔ لیکن قرآن کا عموم صدقات نافلہ اور واجبہ دونوں کو شامل ہے (ابن کثیر) اور حدیث کا عموم بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

البقرہ (2) آیت نمبر (272):

لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: انہیں ہدایت پر لا کھڑا کرنا تیرے ذمہ نہیں بلکہ ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو بھلی چیز اللہ کی راہ میں دو گے اس کا فائدہ خود پاؤ گے۔ تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب کے لیے ہی خرچ کرنا چاہیے تم جو کچھ مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔ [272]

تفسیر: تفسیری روایات میں اس کی شانِ نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمان اپنے مشرک رشتے داروں کی مدد کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت کے راستے پر لگا دینا یہ صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ دوسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ تم اللہ کی راہ میں جو بھی خرچ کرو گے، اس کا پورا اجر ملے گا، جس سے یہ معلوم ہوا کہ غیر مسلم رشتے داروں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کرنا باعث اجر ہے۔ تاہم زکوٰۃ صرف مسلمانوں کا حق ہے یہ کسی غیر مسلم کو نہیں دی جاسکتی۔ جو بھی مفلس ضرورت مند کلمہ گو مسلم ہو اُس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی غریب مفلس مسلمان زکوٰۃ کا حق دار ہے مگر وہ ظاہری طور پر پکا مسلمان نظر نہیں آتا تب بھی اُس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے کیونکہ وہ کلمہ گو مسلم ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور ہدایت دینا تو اللہ کے اختیار میں ہے اگر اللہ چاہے تو اسے پکا اور سچا مسلم بننے کی توفیق دے دے۔

سورۃ البقرہ (2) حصہ آیت (219):

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَؕ

ترجمہ: اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہو کہ جو ضرورت سے بچ رہے۔

فاطر (35) آیات (29) اور (30):

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَۙ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾

ترجمہ: جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جن لوگوں نے ہمارے بخشے ہوئے رزق میں سے کھلے اور چھپے طریقہ سے خرچ کیا وہ ایک ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں گھاٹا ہرگز نہیں ہے۔ اللہ ان کے بدلے ان کو پورے پورے اجر دے گا بلکہ اپنے فضل سے کچھ زیادہ ہی عنایت کرے گا۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔ [30]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البقرہ (2) آیت (280):

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٨٠﴾

ترجمہ: اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور صدقہ کرو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے، اگر تم میں علم ہو۔[280]

محمد (47) آیت (38):

هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ ۖ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

ترجمہ: خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو، تو تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے ہی بخیلی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر اور محتاج ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔[38]

الدہر (76) آیت نمبر 8 اور آیت نمبر 9:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾

ترجمہ: اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں[8] اور کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کی رضامندی کے لیے تم کو کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے کسی جزاء اور شکریہ کے خواہش مند نہیں۔[9]

الفرقان (25) آیت 67:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

ترجمہ: اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل برتتے ہیں۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل رہتے ہیں۔[67]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 9

پردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النور (24) آیات 30 تا 31:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

ترجمہ: مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھیں۔ یہی اِن کے لیے پاکیزگی ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔ [30] مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اِس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ اِن کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔ [31]

تفسیر: زینت سے مراد لباس اور زیور ہے جو عورتیں اپنے حسن و جمال میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لیے پہنتی ہیں جو انہیں صرف اپنے خاوندوں کے لیے ہی کرنا چاہیے۔ اِس مقام پر ماموں اور چچا کا ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ اُن کے سامنے عورتوں کو کس طرح جانا چاہیے۔

یعنی غیر مرد کسی طرح بھی غیر عورتوں کی طرف متوجہ نہ ہوں جیسے اونچی ایڑی کے سینڈل جنہیں عورت پہنتی ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹک ٹک کی آواز آئے یا زیور کی جھنکار یا چوڑیوں کی جھنکار اِسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ ''عورت کے لیے خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں، جو عورت ایسا کرتی ہے، وہ بدکار ہے۔''

(ترمذی، ابواب الاستئذان۔ ابوداؤد، کتاب الرجل)

الاحزاب (33) آیت 59:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحب زادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر وہ نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔[59]

تفسیر: اے نبیؐ کہہ دیجیے! اپنی بیبیوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی خواتین سے کہ سر سے نیچے کر لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی چادریں یعنی گھونگھٹ میں رہا کریں جب باہر جائیں، یہ بہتر ہے اور نزدیک تر ہے اُس سے کہ اُن کو پہچان لیا جائے کہ یہ شریف گھرانے کی خواتین ہیں تو انہیں کوئی ایذاء نہ پہنچائی جائے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

جَلَابِيبُ، جِلْبَاب کی جمع ہے، جو ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگھٹ نکالنا ہے کہ جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے اسے راستہ بھی نظر آتا جائے۔ پاک و ہند یا دیگر اسلامی ممالک میں برقعے کی جو مختلف صورتیں ہیں، عہد رسالت میں یہ برقعے عام نہیں تھے، پھر بعد میں معاشرت میں وہ سادگی نہیں رہی جو عہد رسالت اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے دور میں تھی، عورتیں نہایت سادہ لباس پہنتی تھیں، بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کے اظہار کا کوئی جذبہ ان کے اندر نہیں ہوتا تھا اس لیے ایک بڑی چادر سے بھی پردے کے تقاضے پورے ہو جاتے تھے لیکن بعد میں یہ سادگی نہیں رہی، اس کی جگہ زینت نے لے لی اور عورتوں کے اندر زرق برق لباس اور زیورات کی نمائش عام ہوگئی، جس کی وجہ سے چادر سے پردہ کرنا مشکل ہو گیا اور اس کی جگہ مختلف انداز کے برقعے عام ہوگئے گو اس سے بعض دفعہ عورت کو، بالخصوص سخت گرمی میں، کچھ دقت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن یہ ذرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تکلیف شریعت کے تقاضوں کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تاہم جو عورت برقعے کے بجائے پردے کے لیے بڑی چادر استعمال کرتی ہے اور پورے بدن کو ڈھانکتی اور چہرے پر صحیح معنوں میں گھونگٹ نکالتی ہے، وہ یقیناً پردے کا حکم بجالاتی ہے، کیونکہ برقعہ ایسی لازمی چیز نہیں ہے جسے شریعت نے پردے کے لیے لازمی قرار دیا ہو۔ لیکن آج کل عورتوں نے چادر کو بے پردگی اختیار کرنے کا ذریعہ بنالیا ہے۔ پہلے وہ برقعہ کی جگہ چادر اوڑھنا شروع کرتی ہیں۔ پھر چادر بھی غائب ہوجاتی ہے، صرف ڈوپٹہ رہ جاتا ہے اور بعض عورتوں کے لیے اس کا لینا بھی گراں ہوتا ہے۔ اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ اب برقع کا استعمال ہی صحیح ہے کیونکہ جب سے برقعے کی جگہ چادر نے لے لی ہے، بے پردگی عام ہوگئی ہے بلکہ عورتیں نیم برہنگی پر بھی فخر کرنے لگی ہیں فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. بہرحال اس آیت میں نبی ﷺ کی بیویوں، بیٹیوں اور عام مومن عورتوں کو گھر سے باہر نکلتے وقت پردے کا حکم دیا گیا ہے، جس سے واضح ہے کہ پردے کا حکم علماء کا ایجاد کردہ نہیں ہے، جیسا کہ آج کل بعض لوگ باور کراتے ہیں، یا اس کو قرار واقعی اہمیت نہیں دیتے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے، اس سے انکار اور بے پردگی پر اصرار کرنا کفر تک پہنچا سکتا ہے۔ دوسری بات اس سے یہ معلوم ہوئی کہ نبی ﷺ کی ایک بیٹی نہیں تھی جیسا کہ رافضیوں کا عقیدہ ہے، بلکہ آپ ﷺ کی ایک سے زائد بیٹیاں تھیں، جیسا قرآن سے واضح ہے کہ اور یہ چار تھیں جیسا احادیث کی کتابوں سے ثابت ہے۔ پردہ کرنے سے ایک شریف زادی اور باحیا عورت اور بے شرم اور بدکار عورت کے درمیان پہچان ہوگی۔ پردے سے معلوم ہوگا کہ یہ خاندانی عورت ہے جس سے چھیڑ چھاڑ کی جرأت کسی کو نہیں ہوگی، اس کے برعکس بے پردہ عورت اوباشوں کی نگاہوں کا مرکز بنے گی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 10

ہدایاتِ الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے دس احکامات

الانعام (6) آیات 151 تا 152:

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

ترجمہ: آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ

1- اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ۔

2- اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔

www.KitaboSunnat.com

3- اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔

4- ہم تم کو اور اُن کو رزق دیتے ہیں۔

5- اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں اُن کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ۔

6- اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ۔

ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ [151]

7- اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ ورشد کو پہنچ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8- اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔

9- اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

10- اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو۔

ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔[152]

تفسیر: کہیے آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے رب نے تم پر کیا چیزیں حرام کی ہیں وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، سب سے بڑی حرام شے اور گناہ شرک ہے۔ والدین کے ساتھ احسان کرو، اپنی اولاد کو قتل مت کرو غربت کے خوف سے، اللہ تمہیں بھی رزق دیتا ہے اور اُنہیں بھی رزق دے گا، اور بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ خفیہ ہوں یا علانیہ، مت قتل کرو اُس جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو مستحسن ہو یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے، اور ناپ تول پورا پورا کیا کرو انصاف کے ساتھ، ہم نہیں ذمہ دار ٹھہرائیں گے کسی جان کو مگر اُس کی وسعت کے مطابق یعنی بغیر کسی ارادے کے اگر کوئی کمی ہو جائے تو وہ بات دوسری ہے۔ اگر جان بوجھ کر وزن میں ہیرا پھیری کی ہے تو یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ تمہیں یا تو آخرت کا یقین نہیں ہے یا یہ یقین نہیں ہے کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں یہی اخلاقی بیماری تھی جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کا سبب بنی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کو تباہ کر دیا تھا اور جب بھی تم بات کرو عدل و انصاف کی بات کرو خواہ کسی رشتہ دار کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو اُس میں جانب داری نہیں ہونی چاہیے، اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو اُسے پورا کیا کرو یعنی جو عہد اللہ کی قسم کھا کر کیا جائے اُسے پورا کیا کرو یا اللہ کے نام پر جو کیا جائے اُسے پورا کرو، سب سے پہلے جو اللہ سے عہد کیا "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝" اُسے پورا کرو، یہ ہیں وہ چیزیں جن کی اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کر رہا ہے تاکہ تم نصیحت اخذ کرو یہ ہے میرا سیدھا راستہ پس اُس کی پیروی کرو اس کو چھوڑ کر دوسرے راستوں پر نہ پڑ جاؤ کہ وہ تمہیں لے کر اللہ کے راستے سے متفرق ہو جائیں اور سیدھے راستے پر قائم رہو، یہ ہیں وہ چیزیں جن کی اللہ تمہیں وصیت کر رہا ہے تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجالی فتنہ

الکہف (18) آیات 1 تا 2:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝

ترجمہ: تمام تعریفیں اِسی اللہ کے لیے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اُتارا اور اِس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔[1] بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کردے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ اِن کے لیے بہترین بدلہ ہے۔[2]

بیان: یعنی اِس قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کی کوئی کمی یا کجی نہیں رکھی، اِس قرآن کی ہر ایک آیت اور ایک ایک لفظ کے صحیح ہونے کی ذمہ داری تا قیامت اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ یہ دین اسلام کا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے کہ آج دن تک قرآن مجید میں کوئی ایک غلطی کوئی شخص نہیں نکال سکا کیونکہ اِس قرآن مجید میں کوئی غلطی یا کجی نہیں ہے۔

دشمنانِ اسلام قرآن مجید کی آیتیں بدلنے میں ہمیشہ ناکام رہے مگر وہ اِس کے غلط ترجمے کرنے کی ہر وقت کوشش میں رہتے ہیں لیکن اہل عقل آیت کے صحیح ترجمہ کو سمجھنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور اُن کو یہ پتا چل جاتا ہے کہ یہ ترجمہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ "تا کہ وہ ایک سخت عذاب سے جو کہ منجانب اللہ ہوگا ہوشیار کردے" یعنی ایک سخت عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے گا جو دجالی فتنہ کی صورت میں ہوگا۔ یہ اہل ایمان کے لیے سخت امتحان ہوگا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی قرآنی آیتوں کے غلط ترجمے کرکے لوگوں کو اللہ کی راہ سے ہٹا کر گناہ کی راہوں پر لگایا جائے گا۔ کوئی آدمی قرآن کی آیات کا کچھ نکال کر بیٹھا ہوگا کوئی کچھ نکال کر بیٹھا ہوگا۔ جیسا کہ عیسائیوں اور یہودیوں نے اللہ کی کتابیں جو اُن پر نازل ہوئی تھیں اُن میں اپنی طرف سے آیتوں کو بدل دیا۔ اِسی طرح وہ مسلمان جن کے دلوں میں کجی ہے جو شیطان کے وسوسوں کا شکار ہوتے ہیں وہ قرآن مجید کی آیتوں کو تو نہیں بدل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے کیونکہ اُن کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لی ہے مگر وہ قرآن مجید کے ترجمے کو بدلنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اسی فتنہ سے بچنے کے لیے اُتاری ہے۔ آج آپ انٹرنیٹ پر دیکھیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ یہی دور دجالی فتنہ کا دور ہے جس میں ہم رہ رہے ہیں، کوئی کچھ کہہ رہا ہے تو کوئی کچھ کہہ رہا ہے سب نے داڑھی رکھی ہوئی ہے، اکثر لوگ دین اسلام کی صحیح تبلیغ بھی کرتے نظر آتے ہیں انٹرنیٹ پر، اب یہ ہم پر ہے کہ ہمیں اتنی عقل ہونی چاہیے کہ کون اللہ کے دین کی صحیح تبلیغ کر رہا ہے اور کون غلط کر رہا ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہوشیار رہنے کی تاکید کی ہے کہ کہیں ہمارا ایمان خراب نہ ہو جائے کہیں انجانے میں ہمارا شمار کافروں میں نہ ہو جائے اور اس بات کا ہمیں پتا بھی نہ ہو کہ ہم (نعوذ باللہ) مرتد اور کافر تو نہیں ہو گئے جیسے قادیانی حضرات جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر اصل میں وہ غیر مسلم ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تیس (30) دجال پیدا ہوں گے انہیں میں سے ایک ہمارے زمانے میں غلام احمد قادیانی بھی تھا وہ دجال تھا جس نے اعلان کیا تھا کہ میں نبی ہوں۔ وہ کبھی کہتا تھا میں امام مہدی ہوں، کبھی کہتا میں مریم علیہا السلام ہوں مجھے حیض آتا ہے یعنی میں عورت بن گیا ہوں، کبھی کہتا کہ میں وہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں جس نے دنیا میں دوبارہ آنا تھا یعنی جھوٹ پر جھوٹ بولتا رہا اور یہ باتیں اُس کذاب کی اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں، یہ قادیانی حضرات آج دن تک مسلمانوں کو اللہ کے دین کے بارے میں اور اللہ کی آیات کے بارے میں الجھاتے آرہے ہیں اکثر مسلمان حضرات اِن قادیانیوں کو جواب نہیں دیتے کیونکہ اُن کی خود کی دین کی سمجھ بوجھ کم ہوتی ہے۔ ورنہ جھوٹ سچ کے آگے کھڑا نہیں ہو سکتا۔

اِن قادیانی مردودوں کو اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا میں دولت و ثروت تو دینی ہی تھی کیونکہ انہوں نے اِس دولت کی خاطر ہی تو اپنے دین کو بیچ دیا اور قادیانی گروپ میں شامل ہوئے۔ دنیا کے چند فائدوں کی خاطر اِن لوگوں نے اپنا مذہب اسلام چھوڑ کر قادیانی گروپ میں شمولیت اختیار کر لی۔ اِس دور کے منافق بھی یہی لوگ ہیں، یہ لوگ مسلمانوں میں ہوں تو کہتے ہیں کہ ہم احمدی نہیں ہے مگر یہ لوگ اپنے احمدیوں میں بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان بے وقوف لوگوں نے دنیا کی چند لذتوں کی خاطر اپنے دین کو بیچ دیا اور جہنم کو خرید لیا، **فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ**۔

ان جیسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ البقرہ آیت (86) میں فرماتا ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (٨٦)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے، ان کے نہ تو عذاب ہلکے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔[86]

حدیث ہے کہ دجالی فتنہ سے بچنے کے لیے سورت الکھف کو جمعہ کے روز پڑھنا چاہیے اگر ساری سورت نہیں پڑھ سکتے تو اس کی شروع کی دس آیات اور آخری دس آیات پڑھیں۔ (صحیح مسلم، فضل سورۃ الکھف)

اسی طرح دولت پرستی کا اتنا غلبہ ہوگیا ہے لوگوں پر کہ وہ آخرت کو بالکل بھول گئے ہیں، لوگ صرف اسباب کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ اپنے بچوں کو دنیاوی مہنگی سے مہنگی تعلیم دیں گے لیکن دین کی تعلیم و تربیت صحیح طرح نہیں کریں گے۔ کسی شخص کے ایمان کا اندازہ اِس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اُس نے اپنے بچوں کو کتنی دینی تعلیم دی ہے، یعنی آخرت کے اوپر لوگوں نے دنیا کا پردہ ڈال دیا ہے۔ سودی کاروبار کرنا بھی آج کے دور کا بہت بڑا فتنہ ہے۔

النساء (4) آیت 145:

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾

ترجمہ: منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے، ناممکن ہے کہ تُو ان کا کوئی مددگار پالے۔[145]

الشوریٰ (42) آیت 20:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾

ترجمہ: جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔[20]

تفسیر: یعنی جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کے لیے ہر طرح کے شرک اور گناہ کے طریقے استعمال کر ڈالے اُس شخص کو اللہ اُس کے شرک کرنے کی وجہ سے کچھ دنیا دے دیتا ہے کیونکہ اُس نے بہت بھاری قیمت کے عوض دنیا حاصل کی ہوتی ہے یعنی جہنم کے عوض دنیا حاصل کی ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی کچھ لذتیں دے دیتا ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج فرض ہے

آلِ عمران (3) آیات 96 تا 97:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩٦﴾ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٩٧﴾

ترجمہ: اللہ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت و ہدایت والا ہے۔[96] جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقامِ ابراہیم ہے، اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔[97]

تفسیر: پہلا گھر جو اللہ کی عبادت کے لیے تعمیر کیا گیا ہے، وہ مکہ میں ہے۔ اللہ کا حق ہے لوگوں پر کہ وہ حج کریں اُس کے گھر کا جو بھی اتنا خرچ رکھتا ہو کہ سفر کے اخراجات پورے ہو جائیں۔ اور بیت اللہ تک جانے کا راستہ پُر امن ہو اور جان مال محفوظ رہے۔ اِسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ صحت و تندرستی کے لحاظ سے سفر کے قابل ہو۔ نیز عورت کے لیے محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے۔ یہ تمام عوامل ہوں تو گویا وہ شخص یا اشخاص حج کی استطاعت رکھتے ہیں۔ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا کفر سے تعبیر کیا ہے قرآن میں، جس سے حج کی فرضیت میں اور تاکید میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ احادیث سے اِس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ حج عمر میں صرف ایک مرتبہ کرنا فرض ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد فرض ہے

الحج (22) آیت 78:

وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔ [78]

تفسیر: اور جہاد کرو اللہ کے لیے جیسے کہ اُس کے لیے جہاد کا حق ہے اپنے نصیب پر فخر کرو اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی۔ یہ تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے۔ اس ملت پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلم یعنی مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی یعنی نزولِ قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تاکہ تمہارے قابلِ شہادت اور معتبر ہونے کے رسولؐ گواہ ہوں اور اس شہادتِ رسول کے قبل تم لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو۔ سو تم لوگ نماز کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا کارساز ہے سو کیا اچھا کارساز ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔ "**هُوَ اجْتَبٰىكُمْ**" کا مطلب ہے اُس نے تمہیں چن لیا یعنی اب نبوت حضور ﷺ پر ختم ہو رہی ہے اب آئندہ جبرائیل علیہ السلام کسی کے پاس وحی نہیں لائیں گے، اب جو وحی جبرائیل علیہ السلام لائے حضور ﷺ پر اب تمہیں پہنچانی ہے پوری نوعِ انسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک، اے مسلمانو اب اپنے نصیب پر فخر کرو کہ اللہ نے تمہیں ممتاز کیا ہے، چن لیا ہے، یعنی اللہ نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے۔

التوبہ (9) آیت 73:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

ترجمہ: اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھو، اور ان پر سخت ہوجاؤ ان کی اصلی جگہ دوزخ ہے، جو نہایت بدترین جگہ ہے۔[73]

تفسیر: اوپر آیت میں نبی کریم ﷺ کو کفار اور منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم دیا جارہا ہے۔ نبی ﷺ کے بعد اس کی مخاطب آپ ﷺ کی اُمت ہے۔ اگر منافقین کا نفاق اور ان کی سازشیں بے نقاب ہوجائیں تو ان سے بھی اِسی طرح جہاد کیا جائے، جس طرح کافروں سے جہاد کیا جاتا ہے۔

التوبہ (9) آیت 123:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اور ان کو تمہارے اندر سختی پانا چاہیے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔[123]

الانفال (8) آیت 66:

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

ترجمہ: اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دوسو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے[66]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پہلا حکم جو اللہ تعالیٰ نے جہاد کا بھیجا تھا وہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر گراں گزرا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے لیے، بیس دو سو کے لیے اور سو ایک ہزار کے لیے کافی ہیں اور کافروں کے مقابلے میں مسلمانوں کی اتنی تعداد ہو تو جہاد فرض اور اس سے گریز ناجائز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس میں تخفیف فرما کر ایک اور دس کا تناسب کم کر کے ایک اور دو کا تناسب کر دیا۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الانفال) اب اس تناسب پر جہاد کرنا ضروری ہوتا ہے یعنی کفار سے جنگ کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ یعنی سب سے پہلے مسلمانوں کو اللہ کے دین کی تبلیغ کرنی چاہیے سنت رسول کے مطابق اور جب مسلمانوں کی تعداد کفار و مشرکوں سے آدھی ہو جائے تو اُس وقت مسلمانوں پر کفار کے خلاف جہاد کرنا فرض ہو جاتا ہے یعنی مسلمانوں پر کفار و مشرکین کے خلاف جنگ کرنا فرض ہو جاتا ہے جب تک کفار مغلوب نہ ہو جائیں۔

الصّف (61) آیت 11:

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو [11]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن وانس کو اللہ نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا

الذّٰرِیٰت (51) آیت نمبر 56:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں [56]

تفسیر: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس ارادۂ شرعیہ کا اظہار ہے جو اس کو محبوب ومطلوب ہے کہ تمام جن وانس صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اطاعت بھی ایک اللہ کی کریں، یعنی انسانوں اور جنوں کو اس مقصدِ زندگی کی یاد دہانی کرائی گئی ہے، جسے اگر انہوں نے فراموش کیے رکھا تو آخرت میں سخت باز پُرس ہوگی اور وہ اس امتحان میں ناکام قرار پائیں گے جس میں اللہ نے ان کو ارادہ واختیار کی آزادی دے کر اس جہان میں بھیجا ہے۔

توحید یعنی اللہ ایک ہے اور اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قرآن مجید کا پڑھنا اور زندگی کو حضور ﷺ کے احکامات اور سنتوں کے مطابق گزارنا اور قرآنی احکامات کے مطابق زندگی گزارنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کی عبادات ہیں۔

الدھر (76) آیت 2:

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٢﴾

ترجمہ: بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا [2]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفرقے میں نہ پڑو

آلِ عمران (3) آیت 103:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو، اور اللہ تعالیٰ کی اِس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ گئے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ [103]

بیان: اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں تفرقے میں نہ پڑو۔ اگر ہم مسلمان یہ کہیں کہ ہم دیوبندی ہیں، وہابی ہیں یا سنی ہیں وغیرہ وغیرہ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کی خلاف ورزی ہوگئی، وہ اِس طرح کہ ہم نے آپس میں فرقے بنا لیے، جیسا کہ اوپر آیت میں صاف ہے کہ "آپس میں تفرقہ میں نہ پڑو" لٰہذا مسلمان ہونے کے باوجود کسی اور فرقہ کا اپنے اوپر لیبل لگانا جائز نہیں ہے اللہ کے حکم کے مطابق، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرنا کفر کہلاتا ہے اور نافرمانی کرنے والا اللہ کے حکم کی کافر کہلاتا ہے۔ لٰہذا ہم سب کو چاہیے کہ آج کے بعد اپنے آپ کو صرف مسلمان کہیں اور کسی بھی فرقہ کا اپنے پر لیبل نہ لگائیں کیونکہ اللہ کا دین مکمل ہم تک پہنچ چکا ہے اور کامل ہدایات آ جانے کے بعد اختلاف کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا اس لیے مختلف فرقوں میں شامل ہونے کی بجائے ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے ذریعہ سے اپنے عقائد درست کریں اور غلط عقائد کو مسترد کر دیں۔ ہر مسلمان کو دین اسلام کی صحیح سمجھ بوجھ کے لیے کوشاں رہنا چاہیے اور دین اسلام کو سمجھنے کے لیے محنت کرنی چاہیے۔ اپنے آپ کو وہابی یا سنی کہنا میرے نزدیک کسی بھی مسلم کے لیے صحیح نہیں ہے، کیونکہ اوپر آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اپنے میں پھوٹ نہ ڈالو، تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کتاب وسنت کی بجائے کسی مرشد، پیر یا امام کے نام پر فرقہ بندی کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں جیسے کہ ایک قسم کا لباس پہن کر کوئی گروپ بنالینا یا کوئی خاص قسم کی ٹوپی یا پگڑی پہن کر گروپ بنالینا اسلام میں ہرگز جائز نہیں ہے۔

اسی طرح ایک خاص قسم کے گروپ کو جسے عوام منتخب کرتی ہے پارلیمنٹ کہتے ہیں اور کسی بھی پارلیمنٹ کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ کے قوانین کے علاوہ اپنی طرف سے قانون سازی کرے۔

لہٰذا مسلمان کو صرف اپنے آپ کو مسلمان ہی کہلانا چاہیے اور فرقہ بندی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق۔

الشوریٰ (42) حصہ آیت 13:

أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ

ترجمہ: کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

الشوریٰ (42) حصہ آیت 14:

وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ

ترجمہ: ان لوگوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی اختلاف کیا (اور وہ بھی) باہمی ضد بحث سے۔

ال عمران (3) آیت 105:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾

ترجمہ: تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا انہیں لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے [105]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم جنس پرستی حرام ہے

ہود (11) آیت نمبر 69 سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا واقعہ اور
سورہ الحجر (15) آیت نمبر 56 سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا واقعہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

بیان: حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ہم جنس پرست تھی یعنی (Homosexual) تھی، یعنی اُن کے مرد مرد سے سیکس (Sex) یا شہوت پوری کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے قانون کے بالکل برعکس بات تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے اپنی قوم کو سمجھاتے رہے مگر اُن کی قوم ہرگز ان حرکتوں سے باز نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ نے چند فرشتے، لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت لڑکوں کے روپ میں بھیجے تو ان کی قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے اُن خوبصورت نوجوانوں کو لینے کے لیے تا کہ وہ اُن سے اپنی شہوت پوری کریں۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ میری قوم کی بیٹیاں حاضر ہیں تم اِن سے نکاح کرلو مگر میرے گھر آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ کچھ بُرا کرنے کا نہ سوچو مگر وہ لوگ اُن جوانوں کو لے جانے کے لیے بدمست ہو گئے تھے اور اُن کو لے جانے کے لیے ضد کر رہے تھے۔ اُن نوجوانوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ ہم اصل میں اللہ کی طرف سے بھیجے گئے فرشتے ہیں اور یہ لوگ ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ آپ کی اِس قوم پر اللہ کا عذاب آنے والا ہے۔ آپ رات کے پچھلے پہر اپنے خاندان کو لے کر نکل جائیں اور پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنا مگر آپ کی بیوی آپ کے ساتھ نہیں جائے گی وہ بھی عذاب کا شکار ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس بستی کو اُلٹ دیا اور ان پر پتھر برسائے اور کوئی ایک شخص بھی زندہ نہ بچا۔ یہ بستیاں مدینہ سے شام جاتے ہوئے راستے میں آتی ہیں یہ پانچ بستیاں تھیں سدوم، صعبہ، صعوۃ، عثرہ، دوما۔

یعنی ہم جنس پرستی انتہائی بُری چیز ہے اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ سعودی عرب میں اس کی سزا موت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپ تول پورا کرو

ہود (11) آیت 85:

وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ: اے میری قوم! ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد اور خرابی نہ مچاؤ [85]

تفسیر: یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کو پوجتی تھی اور ناپ تول میں کمی کرتی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام اپنی قوم کو سمجھاتے رہے کہ وہ اِن برائیوں سے باز آ جائیں مگر اُن کی قوم باز نہ آئی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت چنگھاڑ کے عذاب نے انہیں دھر دبوچا جس سے وہ اپنے گھروں میں ہی فوت ہو گئے، گویا وہ اِن گھروں میں کبھی بستے ہی نہ تھے۔

الْمُطَفِّفِيْنَ (83) آیات 1 تا 3:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّ زَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

ترجمہ: بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی [1] کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں [2] اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں [3]

تفسیر: یعنی لینے اور دینے کے الگ الگ پیمانے رکھنا اور اس طرح ڈنڈی مار کر ناپ تول میں کمی کرنا، بہت بڑی اخلاقی بیماری ہے جس کا نتیجہ دین اور آخرت میں تباہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اس پر قحط سالی، سخت محنت اور حکمرانوں کا ظلم مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، نمبر 4019، ذکرہ الالبانی فی الصحیحہ نمبر 106 من عدۃ طرق ولہ شواہد)

ناپ تول میں کمی کرنیوالے اس بات سے نہیں ڈرتے کہ قیامت کا دن بڑا ہولناک ہوگا جس میں سب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے جو تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، یعنی یہ غلط کام وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور قیامت کا ڈر نہیں ہوتا، یا اُن لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہے یعنی ایسے لوگ آخرت میں جزا وسزا کے بھی منکر ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جانے انجانے بہت بڑا کفر اور گناہ کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل (17) آیت 35:

وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

ترجمہ: اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے [35]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب اور جوا حرام ہے

المائدہ (5) آیت 90 تا 91:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو [90] شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعے سے تمہارا آپس میں عداوت اور بغض واقع کرا دے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آ جاؤ [91]

بیان: آج شراب اور جُوا عام ہوتا جارہا ہے، سندھ حکومت نے کراچی میں شراب عام کردی ہے، کوئی بھی شخص اب آسانی سے شراب خرید سکتا ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ سندھ حکومت کے اکثر لوگ شراب نوشی کے حامی ہیں تب ہی تو اسمبلی سے بل پاس ہوا۔ یہ تو ہمارے مسلمانوں کے اقدار رہ گئے ہیں، کہاں گئے پکے مسلمان، کہاں گئے نیک مولوی حضرات، کہاں گئے جماعت اسلامی کے جوان جو ہر غیر شرعی کام پر سڑکوں پر ڈنڈے لے کر نکل آتے تھے؟ ہمارا معاشرہ انتہائی بے حسی کا شکار ہو چکا ہے۔ ہماری آنے والی نسلیں تباہی کے دھانے پر کھڑی ہیں۔ شراب کو ام الخبائث کہا گیا ہے یعنی یہ برائیوں کی جڑ ہے۔ شراب نوشی سے زنا اور قتل وغارت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ کیا پاکستان اسی لیے مسلمانوں نے بنایا تھا کہ یہاں جو غیر مسلموں کے ممالک میں ہوتا ہے یہاں بھی وہی کچھ ہو۔ انڈیا اور پاکستان میں یہی تو ایک فرق تھا وہ بھی سندھ حکومت نے مٹا دیا۔ اِن کو اللہ کے فرمان پر عمل کرنا چاہیے اور شراب کی خرید وفروخت کو فوراً بند کرانا چاہیے اور شرابیوں اور اس کا کاروبار کرنے والوں کو اسلامی قوانین کے مطابق سزائیں دیں۔ اب ہم مسلمانوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ جو بھی غیر شرعی کام ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں اُن کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں ورنہ جہنم کی آگ سے بچنا مشکل ہو جائے گا۔

اسی طرح جوا عام ہو گیا ہے گھر گھر میں کرکٹ میچ کے دوران بہت لوگ جُوا کھیلتے ہیں۔

قرآن مجید میں سورت لقمان آیت نمبر 6 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اُن میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں بغیر علم کے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے کو ہنسی ٹھٹھہ بنا دیں ایسے لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔"

یہ کھیلوں کے میچ دیکھنے میں انسان اپنا کتنا پیسہ اور وقت برباد کرتا ہے یعنی سارا سارا دِن میچ دیکھنے میں گزار دیتا ہے، یہی وقت اللہ کے دین میں لگایا جائے تو کتنا اچھا ہو۔ اور یہ میچ دیکھنے میں جو وقت ضائع کرتے ہیں یہ بھی جُوا ہی ہے وہ اِس طرح کہ ایک ملک کے عوام بھی میچ دیکھنے میں وقت ضائع کرتے ہیں اور دوسرے ملک کے عوام بھی میچ دیکھنے میں وقت لگاتے ہیں یعنی دونوں ملکوں کے عوام نے میچ دیکھنے میں وقت داؤ پر لگا دیا ہے یعنی دونوں ملکوں کے عوام میچ دیکھنے کے لیے اپنا اپنا وقت جُوا میں لگا دیتے ہیں کہ دیکھتے ہیں کون جیتتا ہے۔ جو پیسہ داؤ پر لگتا ہے، وہ تو جوا ہے ہی مگر جو وقت لوگ داؤ پر لگاتے ہیں وہ بھی انجانے میں جُوا ہی کھیل رہے ہوتے ہیں۔

اب حکومت کی سرپرستی میں ایک اور جُوا ہو رہا ہے وہ ایسے کہ جو موبائل فون سروس والے ایس ایم ایس بھیجتے ہیں کہ مثلاً پانچ یا دس روپے کا ایس ایم ایس کرو اور ایک لاکھ روپے انعام جیتو، یہ جو دس روپے کا ایس ایم ایس کیا گیا ہے کیا یہ دس روپے کا جُوا نہیں کھیلا گیا یعنی گھر گھر میں جُوا پہنچ گیا ہے، کوئی موبائل فون کمپنی کہتی ہے کہ کار انعام میں ملے گی یہ ایس ایم ایس کرو، کوئی موبائل فوج کمپنی کہتی ہے کہ مکان انعام میں ملے گا اگر تم ایس ایم ایس کرو گے جب لوگ ایس ایم ایس کریں گے تو اُن کے بیلنس میں سے چند روپے کٹ جائیں گے یعنی انہوں نے لالچ میں آ کر پانچ یا دس روپے کا جوا کھیلا جو حرام ہے۔ جُوا تو جُوا ہے چاہے ایک کروڑ کا کھیلا یا ایک روپے کا کھیلا۔ اللہ کے حکم کی نافرمانی تو ہو گئی اور وہ شخص جس نے جُوا کھیلا اللہ کی بارگاہ میں سزا کا مستحق ہو گیا۔

سڑکوں پر پولیس غریب جُواریوں کو تاش جُوا کھیلتے ہوئے تو پکڑتی رہتی ہے مگر جو جُوا موبائل فوج کمپنیاں حکومت کی سرپرستی میں چلا رہی ہیں اِن کو کون روکے گا۔ یہ ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ معاشرے میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے احکامات کو نافذ کرائیں ورنہ کہیں ہم بھی آخرت میں عذاب کے مستحق نہ ہو جائیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید زندہ ہیں اللہ کے پاس ہیں

البقرہ (2) آیت 154:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں، لیکن تم نہیں سمجھتے [154]

الِ عمران (3) آیت 169:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مُردہ مت سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں [169]

الفرقان (25) آیت 69:

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝

ترجمہ: اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا [69]

تفسیر وبیان: اوپر سورۃ البقرہ آیت نمبر 154 میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں ان کو مُردہ مت کہو یہ شہداء کے اعزاز وتکریم کے لیے ہے۔ شہداء زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے، تم نہیں سمجھتے کہ شہداء کس طرح زندہ ہیں یعنی اہل زمین اس بات کو نہیں سمجھتے کہ شہداء کس طرح زندہ ہیں۔ یہ شہداء کی برزخ کی زندگی ہے جسے اہل زمین جو دنیا میں زندہ ہیں اُسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ زندگی علیٰ قدر مراتب انبیاء وشہداء ومومنین کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید سورۃ الِ عمران آیت نمبر 169 میں فرماتا ہے کہ شہداء کو اپنے رب کے پاس سے رزق بھی پہنچتا رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر سورۃ الفرقان 25 آیت نمبر 69 میں اللہ تعالیٰ گنہگار، کافر اور مشرک لوگوں کو عذاب کی وعید دے رہا ہے کہ "اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا۔" اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے بھی برزخ کی زندگی ہے جس کو ہم گنہگاروں کے لیے عذابِ قبر بھی کہہ سکتے ہیں، کہ "قیامت کے دن گنہگاروں کا عذاب دگنا کیا جائے گا۔" جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے بھی عذابِ قبر ہوگا۔ اس کے برعکس شہداء رحمہم اللہ، انبیاء علیہم السلام، اولیاء اللہ رحمہم اللہ، مومنین وصالحین رحمہم اللہ جو دنیا میں فوت ہو چکے ہیں، برزخ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو آسائشیں بھی پہنچتی رہیں گی قیامت تک کے لیے اور قیامت کے بعد ہمیشہ کی جنت میں رہنا ان کا مقدر ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز دین اسلام کا اہم فرض رکن

الذّٰرِیٰت (51) آیت 56:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں [56]

العنکبوت (29) آیت 45:

اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ۖ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿٤٥﴾

ترجمہ: جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کریں یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے [45]

ابراہیم (14) آیت 40:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ﴿٤٠﴾

ترجمہ: اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما [40]

طٰہٰ (20) آیت 14:

إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي ۙ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي ﴿١٤﴾

ترجمہ: بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر، اور میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد کے لیے نماز قائم رکھ [14]

الرعد (13) آیت 22:

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾

ترجمہ: اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں اِن ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے [22]

النساء (4) آیت 103:

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ کا ذکر کرتے رہو اور جب اطمینان پاؤ تو نماز قائم کرو! یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے [103]

طٰہٰ (20) آیت 130:

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

ترجمہ: پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے، (یعنی نمازِ فجر) اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، (یعنی نمازِ ظہر وعصر) رات کے مختلف وقتوں میں بھی (یعنی نمازِ مغرب و عشاء) اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ، بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے (یعنی آپ ﷺ کو جو ثواب ملے آپ اُس سے راضی ہو جائیں) [130]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان: اوپر قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ کے اس ارادہ کا اظہار ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے کہ تمام جن وانس صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اطاعت صرف اللہ ہی کی کریں، یعنی جنوں اور انسانوں کو اس مقصد کی یاددہانی کرائی گئی ہے جسے اگر انہوں نے فراموش کیے رکھا تو آخرت میں سخت باز پرس ہوگی اور وہ اس امتحان میں ناکام قرار پائیں گے۔

نماز دین اسلام کا بڑا اہم رکن ہے۔ اللہ نے انسانوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ مسلمان پانچوں اوقات میں رکوع وسجود کرتے ہیں، حمد وثنا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی، یعنی نمازیں پڑھتے ہیں۔

اِن فرض نمازوں کے علاوہ راتوں کو اٹھ کر تہجد گزاری بھی کرتے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف نماز پڑھنے سے مکمل نہیں ہوتی، اللہ کی عبادت کے لیے اور بھی فرض عبادات ہیں جن میں زکوٰۃ، روزہ، حج اور سب سے پہلے توحید یعنی اللہ کو ایک ماننا کہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پھر زنا اور سود خوری سے بچنا اور نیکی وتقویٰ کا راستہ اختیار کرتے ہوئے دنیا میں قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنا یہ سب اللہ کی عبادات میں شامل ہیں، قرآن کا پڑھنا بھی عبادت ہے یہ بھی مانا جائے کہ کائنات کے تمام امور صرف اللہ کے قبضہ میں ہیں، عزت وذلت اسی کے پاس ہے، وہی مشکل کشا ہے، ہر چیز کا خالق ومالک اللہ ہے۔ صرف اللہ ہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اللہ کے علاوہ ہر چیز کو فنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوم (روزہ)، صیام (روزے)

البقرۃ (2) آیت 183:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو[183]

تفسیر: ہر مسلمان پر رمضان المبارک کے مہینے میں روزے رکھنا فرض ہے۔ اوپر آیت نمبر 183 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر روزوں کی فرضیت کا حکم دے رہا ہے یعنی پورے رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

صیام، صوم (روزہ) کے شرعی معنی یہ ہیں کہ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے رُکے رہنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے، یہ عبادت چوں کہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے بہت اہم ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے پہلی اُمتوں پر بھی روزوں کو فرض کیا تھا۔ روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہوتا ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادو وسحر حرام ہے

البقرۃ (2) آیت 102 تا 103:

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۫ؕ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَیْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: اور انہوں نے ایسی چیز کا (یعنی جادو کا) اتباع کیا جس کا چرچا کیا کرتے تھے شیاطین (یعنی خبیث جن) (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) کے عہد سلطنت میں اور سلیمان (علیہ السلام) نے کفر نہیں کیا مگر شیاطین کفر کرتے تھے اور آدمیوں کو بھی (اس) سحر کی تعلیم کیا کرتے تھے اور اس (سحر) کی بھی جو کہ ان دونوں فرشتوں پر نازل کیا گیا تھا شہر بابل میں جن کا نام ہاروت و ماروت تھا اور وہ دونوں کسی کو نہ بتلاتے جب تک یہ (نہ) کہہ دیتے کہ ہمارا وجود بھی ایک امتحان ہے۔ سو تو کہیں کافر مت بن جائیو (کہ اس میں پھنس جاوے) سو (بعضے) لوگ ان دونوں سے اس قسم کا سحر سیکھ لیتے تھے جس کے ذریعہ سے (عمل کر کے) کسی مرد اور اس کی بیوی میں تفریق پیدا کر دیتے تھے۔ اور یہ (ساحر) لوگ اس کے ذریعہ سے کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے مگر اللہ ہی کے حکم سے۔ اور ایسی چیزیں سیکھ لیتے ہیں جو (خود) ان کو ضرر رساں ہیں اور ان کو نافع نہیں ہیں۔ اور ضرور یہ (یہودی) بھی اتنا جانتے ہیں کہ جو شخص اس کو اختیار کرے ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ (باقی) نہیں اور بیشک بری ہے وہ چیز (یعنی جادو و کفر) جس میں وہ لوگ اپنی جان دے رہے ہیں۔ کاش ان کو (اتنی) عقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔[102] اور اگر وہ لوگ ایمان وتقویٰ (اختیار) کرتے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں کا معاوضہ بہتر تھا۔ کاش ان کو عقل ہوتی[103]

سبا(34) آیت 14:

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾

ترجمہ: پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا (یعنی سلیمان علیہ السلام پر) تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے[14]

بیان: اوپر کی آیت سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔

جادو کے توڑ کے لیے نماز کی پابندی کے ساتھ سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھی جائیں اور اپنے اوپر پھونک مار لی جائے تو ہر قسم کے جادو کا اثر زائل ہوجاتا ہے اور اگر کچھ زیادہ پڑھنا ہے تو سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ لیے جائیں، سورۂ البقرہ کا جمعہ کے روز پڑھنا بھی جادو کے توڑ اور جادوٹونہ سے بچے رہنے میں مفید ہے۔ جادو کے اثرات اور ہر قسم کی مصیبت سے بچے رہنے کے لیے جتنا ہوسکے غرباء میں صدقہ وخیرات کیا جائے۔

آج کل اُتنے پیسے جادوٹونہ کرنے والے نہیں لے رہے جتنے پیسے جادو کے توڑ کے لیے چند مولوی حضرات لے رہے ہیں یا لوگوں کو کاروبار میں ترقی دلانے کے نام پر بے وقوف بنایا جارہا ہے اور لوٹا جارہا ہے۔ لہٰذا کسی جعلی پیر یا فراڈیے کے پاس نہ جایا جائے اور اپنا وقت اور پیسہ برباد نہ کیا جائے۔ ان سب سورتوں کو پڑھنے کے باوجود اگر کسی کے حالات ٹھیک نہیں ہورہے تو اسے اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھنا چاہیے اور صبر کرنا چاہیے اور سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھتے رہنا چاہیے۔ جادو اس وقت تک کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا جب تک اللہ کی مشیت اور اس کا اذن نہ ہو۔ اس لیے اس کے سیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جادو کے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔ اوپر آیت نمبر 102 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "جادو کرنے والے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ باقی نہیں ہے۔" ہمیں ہر قسم کی خیر کے لیے اور ضرر کو دفع کرنے کے لیے صرف اللہ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیونکہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور کائنات کا ہر کام اسی کی مشیت سے ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ مت بولو

الحج (22) حصہ آیت 30:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾

ترجمہ: اور جھوٹ بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

تفسیر: جھوٹ بات میں جھوٹ بات کے علاوہ جھوٹی قسم بھی ہے، جس کو حدیث میں شرک اور حقوقِ والدین کے بعد تیسرے نمبر پر کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے اور سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اللہ جن چیزوں سے پاک ہے وہ اس کی طرف منسوب کی جائیں، مثلاً اللہ کی اولاد ہے، فلاں بزرگ اللہ کے اختیارات میں شریک ہیں نعوذ باللہ یا فلاں کام پر اللہ کس قدر قادر ہوگا! جیسے کفار موت کے بعد زندگی پر تعجب کا اظہار کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں، یا اپنی طرف سے اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام چیزوں کو حلال کرلینا، یہ سب جھوٹ ہیں، ان سے اجتناب ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہی مت چھپاؤ

البقرہ (2) حصہ آیت 283:

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾

ترجمہ: اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے[283]

تفسیر: گواہی کو چھپانا کبیرہ گناہ ہے، اس لیے اس پر سخت وعید یہاں قرآن واحادیث میں بیان کی گئی ہے۔ اسی لیے صحیح گواہی دینے کی فضیلت بھی بڑی ہے۔صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا "وہ سب سے بہتر گواہ ہے جو گواہی طلب کرنے سے قبل ہی از خود گواہی کے لیے پیش ہو جائے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب بیان خیر الشھود)

ایک دوسری روایت میں بدترین گواہ کی نشان دہی بھی فرما دی گئی۔ "کیا میں تمہیں وہ گواہ نہ بتلاؤں جو بدترین گواہ ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو گواہی طلب کرنے سے قبل ہی گواہی دیتے ہیں۔" مطلب ہے یعنی جھوٹی گواہی دے کر گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ نیز آیت میں دل کا خاص ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ دل تمام اعضا کا سردار ہے اور یہ صحیح رہے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر اس میں فساد آجائے تو سارا جسم فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرأ لدینہ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعروں کی پیروی بے راہ لوگ کرتے ہیں

یٰسٓ (36) آیت 69:

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۶۹﴾

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا۔ اور وہ آپ کے شایان بھی نہیں ہے۔ وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔[69]

الشعرآء (26) آیات 221 تا 226:

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰي مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ؕ تَنَزَّلُ عَلٰي كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ۙ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ؕ وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ؕ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ۙ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ۙ

ترجمہ: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اُترتے ہیں [221] وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اُترتے ہیں [222] (اچٹتی) ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں [223] شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں [224] کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں [225] اور وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں [226]

بیان: اوپر سورۂ یٰسٓ آیت 69 میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے فرما رہا ہے کہ "ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور وہ آپ کے شایان بھی نہیں ہے۔" اسی طرح سورۃ الحاقۃ آیات 40 تا 43 میں بھی آپ ﷺ کے شاعر ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الشعرآء آیات 221 تا 226 میں فرما رہا ہے کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اُترتے ہیں وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اُترتے ہیں جو کہ سنی سنائی بے سند جھوٹی باتیں پہنچا دیتے ہیں یعنی کاہنوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجومیوں پر اترتے ہیں نہ کہ انبیاء وصالحین پر، ساتھ ہی اگلی آیات 224 تا 226 میں اللہ تعالیٰ نے شاعروں کا ذکر کردیا کہ شاعروں کی وہ پیروی کرتے ہیں جو لوگ اللہ کی راہِ ہدایت سے بھٹک گئے ہوں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شاعر اس طرح فضول باتیں اپنے اشعار میں لکھتے ہیں کہ جیسے کوئی بیابان وویرانے میں بھٹکتا پھرتا ہو اور شاعر جو باتیں کہتے ہیں اُس پر کوئی عمل نہیں کرسکتا کیونکہ اُن باتوں کا نہ تو کوئی دین سے تعلق ہوتا ہے اور نہ ہی وہ خود اُن فضول باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یعنی شاعروں کی شاعری میں لغویات یعنی فضول باتیں ہوتی ہیں اور اگر کوئی دین کی بات بھی ہوتی ہے تو اس میں بھی لغوبات کی ملاوٹ ہوتی ہے جس طرح اگر دودھ میں پانی کی ملاوٹ کردی جائے تو دودھ خالص نہیں رہتا اسی طرح یہ لوگ جب شاعری میں دین کی بات کرتے ہیں جسے یہ لوگ "صوفی شاعری" کہتے ہیں تو اُس میں اپنے اندر کے شیطان کی طرف سے بے سند باتوں کی ملاوٹ کردیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین میں الجھاؤ پیدا کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کا کامل دین قرآن واحادیث کی صورت میں آسان الفاظ میں ہم تک پہنچ چکا ہے تو پھر اسے مشکل الفاظ میں شعروشاعری میں بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

جیسے اوپر سورۂ یٰسٓ آیت 69 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قرآن کریم تو صرف نصیحت ہے اور واضح ترین ہے۔ یعنی جو ہدایاتِ الٰہی نوعِ انسانی تک حضور ﷺ کے ذریعہ آسان الفاظ میں پہنچ چکی ہیں اُن کو مشکل الفاظ میں بیان کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قٓ (50) آیت 11:

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ⑪

ترجمہ: بندوں کے رزق دینے کے لیے ہم نے اِس بارش کے ذریعہ سے مُردہ زمین کو زندہ کیا۔ اِسی طرح زمین سے نکلنا ہوگا۔ [11]

تفسیر: جس طرح بارش سے مُردہ زمین کو اللہ تعالیٰ زندہ اور شاداب کر دیتا ہے، اِسی طرح قیامت والے دن اللہ تعالیٰ قبروں سے انسانوں کو زندہ کر کے نکالے گا یعنی زمین سے قیامت والے دِن اسی طرح انسان نکلیں گے جیسے کھیتی نکل آتی ہے یا گھاس نکل آتی ہے۔

قٓ (50) آیت 16:

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯

ترجمہ: ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں جو خیالات اُٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں [16]

تفسیر: اور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے جی میں جو خیال آتے ہیں ہم اِن کو جانتے ہیں اور ہم انسان کے اِس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ یعنی اللہ تعالیٰ انسان کی رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری پہر میں نزول فرماتا ہے، کیسے نزول فرماتا ہے یہ ہم نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی علم کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ انسان کے اتنا قریب ہے کہ اس کے نفس کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔

القمر (54) آیت 1 تا 2:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ②

ترجمہ: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا [1] یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے [2]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: قیامت قریب آ گئی یعنی ہم جس دَور میں رہ رہے ہیں قیامت اِس دور کے نزدیک ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرا وجود قیامت سے متصل ہے، یعنی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آپ ﷺ منیٰ میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے کہا کہ حضور ﷺ کوئی معجزہ دکھائیں یا کوئی نشانی دکھائیں تو اُن کے مطالبے پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا حتیٰ کہ لوگوں نے حرا پہاڑ کو اِس کے درمیان دیکھا۔ یعنی چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا اُس طرف ہو گیا۔ پھر دونوں ٹکڑے آپس میں آ کر جڑ گئے۔

یہ معجزہ حدیث میں بھی ہے۔ حدیث نمبر ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب انشقاق القمر و تفسیر سورۃ اقتربت الساعۃ۔ و صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامہ باب انشقاق القمر)

مالا مار کے ساحل پر کوئی راجہ تھا اُس نے اُس وقت آسمان پر چاند کو دو ٹکڑے ہوتے اور پھر ملتے دیکھا تھا۔ جب یہ آیات اُس تک پہنچیں تو وہ اللہ پر ایمان لے آیا تھا۔ واللہ اعلم

یٰسٓ (36) آیت 40:

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝

ترجمہ: نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔ [40]

تفسیر: یعنی سورج کے لیے ممکن نہیں کہ وہ چاند کو جا پکڑے جس سے اس کی روشنی ختم ہو جائے بلکہ دونوں کا اپنا اپنا راستہ اور الگ الگ حد ہے۔ سورج دِن ہی کو اور چاند رات کو طلوع ہوتا ہے اس کے برعکس کبھی نہیں ہوا جو ایک مدبر کائنات کے وجود پر ایک بہت بڑی دلیل ہے، یہ سورج، چاند، ستارے، سیارے یہ سب کے سب ایک نظام میں بندھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ "کُلٌّ" سے سورج، چاند یا اس کے ساتھ دوسرے کواکب مراد ہیں، سب اپنے اپنے مدار پر گھومتے ہیں، ان کا باہمی ٹکراؤ نہیں ہوتا۔

عبس (80) آیات 11 تا 16:

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:......قرآن تو نصیحت کی چیز ہے[11] جو چاہے اِس سے نصیحت لے[12] یہ تو پُرعظمت صحیفوں میں ہے [13] جو بلند وبالا پاک صاف ہیں[14] ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے[15] جو بزرگ اور پاک باز ہیں[16]

الطارق (86) آیت 13:

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: یہ قرآن (حق وباطل میں) ایک فیصلہ کردینے والا کلام ہے[13]

تفسیر: ''بیشک یہ قرآن دوٹوک فیصلہ کرنے والا کام ہے۔'' جس سے حق اور باطل دونوں واضح ہوجاتے ہیں۔ یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو فیصلہ کن بن کر آئی ہے قیامت تک کے لیے اور اِس کے بعد کوئی کتاب یا وحی نہیں آئے گی لہٰذا یہ فیصلہ کن بن کر آئی ہے قیامت تک کے لیے۔

بنی اسرائیل (17) آیت 32:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

ترجمہ: خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ ہے[32]

تفسیر: اسلام میں زنا چونکہ بہت بڑا جرم ہے، اتنا بڑا کہ کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اس کا ارتکاب کرلے تو اسے اسلامی معاشرے میں زندہ رہنے کا ہی حق نہیں ہے۔ پھر اِسے تلوار کے ایک وار سے ماردینا ہی کافی نہیں بلکہ حکم ہے کہ پتھر مار مار کر اِس کی زندگی کا خاتمہ کیا جائے تاکہ وہ معاشرے میں نشانِ عبرت بن جائے اِس لیے یہاں فرمایا کہ زنا کے قریب مت جاؤ، یعنی اِس کے اسباب سے بھی بچ کے رہو، مثلاً غیر محرم عورت کو دیکھنا اِن سے اختلاط وکلام کی راہیں پیدا کرنا، اسی طرح عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر گھروں سے باہر نکلنا وغیرہ اِن تمام امور سے اجتناب ضروری ہے تاکہ اِس بے حیائی سے بچا جاسکے۔

www.KitaboSunnat.com

الصّٰفّٰت (37) آیت 77:

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾

ترجمہ: اور اس کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والی بنادی[77]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: اور ہم نے باقی انہی کی اولاد رہنے دی یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد کو باقی رہنے دیا۔
اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہی باقی رہ گئی تھی، باقی تمام انسان جو اُس وقت زمین پر آباد تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں پانی میں ڈبو دیا تھا۔ تمام انسان جو اب زمین پر آباد ہیں وہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہی پیدا ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی بھی کہا جاتا ہے۔

النساء (4) آیت 139:

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝۱۳۹ۭ

ترجمہ: جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟ (تو یاد رکھو) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے [139]

البقرۃ (2) آیت 264:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶۴

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو! جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زور دار بارش ہو اور وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے، ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا [264]

تفسیر: اے ایمان والو صدقہ وخیرات کر کے احسان جتلانا اور تکلیف دہ باتیں کرنا، اہل ایمان کا شیوا نہیں، بلکہ ان لوگوں کا وطیرہ ہے جو منافق ہیں اور ریاکاری کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ ایسے خرچ کی مثال صاف چٹان کی سی ہے جس پر کچھ مٹی ہو، کوئی شخص پیداوار حاصل کرنے کے لیے اس میں بیج بودے، لیکن بارش کا ایک جھٹکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑتے ہی وہ ساری مٹی اس سے اُتر جائے اور وہ پتھر مٹی سے بالکل صاف ہوجائے۔ یعنی جس طرح بارش اس پتھر کے لیے نفع بخش ثابت نہیں ہوئی، اِسی طرح ریاکار کو بھی اس کے صدقہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

الانبیاء (21) آیت 25:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾

ترجمہ: ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا، اسے یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم صرف میری ہی عبادت کرو [25]

الاعراف (7) آیت 65، ہود (11) آیت 61، المومنون (23) آیت 23:

اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

ترجمہ: اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

بنی اسرائیل (17) آیت 37:

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿٣٧﴾

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے [37]

الاعراف (7) آیت 143:

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾

ترجمہ: اور جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجیے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے، لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو وہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی مجھے دیکھ سکو گے۔ پس جب ان کے رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو تجلی نے اس نے پرخچے اڑا دیئے اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کیا، بے شک آپ کی ذات منزہ ہے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں[143]

الم نشرح (94):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ترجمہ: کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا[1] اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا[2] جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی[3] اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا[4] پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے[5] بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے[6] پس جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر[7] اور اپنے پروردگار ہی کی طرف دل لگا[8]

الرحمٰن (55):

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲

ترجمہ(1): رحمٰن نے[1] قرآن سکھایا[2]

ترجمہ(2): رحمٰن نے[1] قرآن کی تعلیم دی[2]

تفسیر: رحمٰن چوٹی کا نام ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے انسان کو اُس میں چوٹی کا علم قرآن ہے۔ سب سے بڑا علم جو اللہ نے انسان کو دیا ہے وہ قرآن مجید ہے، جو اللہ نے حضور ﷺ کو سکھایا اور حضور ﷺ نے اُمت کو سکھایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البقرہ (2) آیت 177:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

ترجمہ: ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے، جب وعدہ کرے اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں [177]

تفسیر: اوپر آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کر لینا بذاتِ خود کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ یہ تو مرکزیت اور اجتماعیت کے حصول کا ایک طریقہ ہے، اصل نیکی تو ان عقائد پر ایمان رکھنا ہے جو اللہ نے بیان فرمائے اور ان اعمال واخلاق کو اپنانے والا ہی اچھا اور پرہیزگار شخص ہوگا۔ جو

(1) اللہ پر ایمان رکھے۔

(2) قیامت کے دن پر ایمان رکھے۔

(3) فرشتوں پر ایمان رکھے۔

(4) کتاب اللہ پر ایمان رکھے۔

(5) نبیوں پر ایمان رکھے۔

(6) جو اپنا مال قرابت داروں میں خرچ کرے۔

(7) یتیموں میں خرچ کرے۔

(8) مسکینوں میں خرچ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(9) مسافروں میں خرچ کرے۔

(10) سوال کرنے والے فقیروں میں مال خرچ کرے۔

(11) غلاموں کو آزاد کرانے میں اپنا مال خرچ کرے۔

(12) نماز کی پابندی کرے۔

(13) زکوٰۃ ادا کرتا رہے۔

(14) جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

(15) تنگ دستی میں صبر کرے۔

(16) دُکھ درد میں صبر کرے۔

(17) لڑائی کے وقت صبر کرے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یہی لوگ سچے اور پرہیزگار ہیں۔

المجادلة (58) آیت 14:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: کیا تو نے اِن لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ غضب ناک ہو چکا ہے، نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا رہے ہیں [14]

تفسیر: جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا، وہ قرآن کریم کی صراحت کے مطابق یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین ہیں۔ یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب مدینے میں منافقین کا بھی زور تھا اور یہودیوں کی سازشیں بھی عروج پر تھیں۔ ابھی یہود کو جلا وطن نہیں کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت میں فرمایا کہ یہ منافقین مسلمان ہیں اور نہ دین کے لحاظ سے یہودی ہی ہیں۔ پھر یہ کیوں یہودیوں سے دوستی کرتے ہیں؟ یہ لوگ اس لیے یہود سے دوستی رکھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ بھی آپ ﷺ سے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں یہود کی طرح۔

بیان: اس آیت سے مسلمانوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ جو لوگ کفار اور مشرکین سے دوستی رکھتے ہیں وہ بھی اُن کفار اور مشرکین جیسے ہی ہوتے ہیں اور کفار اور مشرکین سے دوستی رکھنے والے منافق ہوتے ہیں لہٰذا کفار و مشرکین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تو دوستی رکھنی چاہیے نہ ہی اُن کو اپنا دوست سمجھنا چاہیے۔

طٰہٰ (20) آیات 123 تا 124:

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

ترجمہ: فرمایا تم دونوں یہاں سے اتر جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو، اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو وہ بھٹکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا [123] اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے [124]

الاحزاب (33) آیات 41 تا 42:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

ترجمہ: مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کرو [41] اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو [42]

المجادلہ (58) حصہ آیت 22:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔

تفسیر: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرمائی کہ جو ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت میں یقین رکھتے ہیں وہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں اور وہ کفار و مشرکین سے ہرگز محبت نہیں رکھ سکتے کیونکہ کفار و مشرکین روزِ قیامت کے انکاری ہوتے ہیں اور اللہ اور رسول کی تعلیمات کے بھی انکاری ہوتے ہیں۔ یہ مضمون قرآن مجید میں اور بھی کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً الِ عمران آیت نمبر 28 میں اور التوبہ آیت نمبر 24 میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 11

سود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعراف (7) آیات 163 تا 166:

وَ سۡـَٔلۡهُمۡ عَنِ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ‌ ۘ اِذۡ يَعۡدُوۡنَ فِى السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ حِيۡتَانُهُمۡ يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ شُرَّعًا وَّيَوۡمَ لَا يَسۡبِتُوۡنَ‌ ۙ لَا تَاۡتِيۡهِمۡ‌ ‌ۛۚ كَذٰلِكَ‌ ‌ۛۚ نَبۡلُوۡهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذۡ قَالَتۡ اُمَّةٌ مِّنۡهُمۡ لِمَ تَعِظُوۡنَ قَوۡمَا ۙ اۨللّٰهُ مُهۡلِكُهُمۡ اَوۡ مُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا‌ ؕ قَالُوۡا مَعۡذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖۤ اَنۡجَيۡنَا الَّذِيۡنَ يَنۡهَوۡنَ عَنِ السُّوۡٓءِ وَاَخَذۡنَا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا بِعَذَابٍۢ بَـِٔيۡسٍۢ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوۡا عَنۡ مَّا نُهُوۡا عَنۡهُ قُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ﴿۱۶۶﴾

ترجمہ: اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو دریائے (شور) کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھیے! جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جب کہ ان کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں، اور جب ہفتہ کا دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں، ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ [163] اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاید یہ ڈر جائیں [164] سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ [165] یعنی جب وہ، جس کام سے اُنہیں منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے اُن کو کہہ دیا تم ذلیل بندر بن جاؤ۔ [166]

بیان: اور آپ ﷺ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو دریائے شور کے قریب آباد تھے حال پوچھئے! کہ جب وہ ہفتہ کے بارے میں حد شرعی سے نکل رہے تھے اور ہفتہ کے روز بطور آزمائش مچھلیاں کثرت سے آتیں اور پانی کے اُوپر اُبھر اُبھر کر انہیں دعوت شکار دیتیں اور جب ہفتہ کا دن گزر جاتا تو اس طرح نہ آتیں۔ آخر کار اُن لوگوں میں سے کچھ لوگوں نے ایک حیلہ کر کے حکم الٰہی سے تجاوز کیا کہ گڑھے کھود لیے تا کہ مچھلیاں اس میں پھنسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں اور جب ہفتے کا دن گزر جاتا تو پھر اُن گڑھوں میں سے مچھلیاں نکال لیتے اس بستی کے لوگ جو تین قسموں میں بٹ گئے تھے۔

ا: ایک وہ جو گناہ میں بڑھے جارہے تھے۔

۲: دوسرے وہ جو خود تو گناہ نہیں کرتے تھے مگر روک بھی نہیں رہے تھے۔

۳: تیسرے وہ جو گناہ سے بھی بچے ہوئے تھے اور گناہ سے روک بھی رہے تھے۔

جو گناہ میں بڑھے جارہے تھے انہوں نے وعظ ونصیحت کی کوئی پرواہ نہیں کی اور نافرمانی پر اڑے رہے یعنی وہ ظالم بھی تھے۔ اللہ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور جو مجرم تھے اُن کو بہت بُرے عذاب میں پکڑا جب وہ بہت آگے بڑھ گئے اُن چیزوں میں جن سے انہیں روکا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر ذلیل بنادیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بچالیا جو گناہ سے بچے ہوئے تھے اور گناہ سے روک بھی رہے تھے۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کہ فلاں فلاں شہروں کو تباہ کردو، جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اِس بستی میں تو فلاں بندہ بھی ہے۔ جس نے کبھی گناہ نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا عذاب الٹو اس بندے پر پہلے بعد میں دوسروں پر کیونکہ اس کے چہرے کا رنگ میری غیرت کی وجہ سے متغیر نہیں ہوا یہ خود تو گناہ سے بچا رہا اور گناہ پھیلتے رہے، اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اڑتا رہا اور اُس نے کبھی نہ تو گناہ روکے اور نہ ہی گناہوں کو روکنے کی کوشش کی۔ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ہمارے نزدیک کیا نہیں ہورہا، ہمارے معاشرے میں بے حیائی، ناچ گانا عام ہوگیا ہے۔ مسجدیں خالی پڑی ہیں۔ نمازی بہت کم ہیں۔ شراب اور جُوا عام ہورہا ہے۔ زکوٰۃ کتنے لوگ ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرنے سے بچنے کے لیے فتنہ پیدا کرنے والے علماء اُٹھ رہے ہیں کہتے ہیں کہ اگر ٹیکس ادا کردیا حکومت کو تو زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر تمہاری رقم کو سال گزر جائے تو اُس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی، غریبوں کو مسکینوں کو محتاجوں کو، یتیم کو، معذور کو مسافر جس کے پاس خرچ نہ ہو، جہاد کے لیے اور کچھ لوگ پر چانے کے لیے، اور اگر کوئی غریب رشتہ دار ہے تو پہلے اُس کو، اور جو لوگ زکوٰۃ کی رقوم اکٹھا کرنے پر متعین ہوں اُن کو، اتنی سیدھی سی بات پر بھی فتنہ پھیلانے والے جھوٹے علماء لوگوں کو اُلجھاتے ہیں تاکہ اللہ کے احکام کو نہ مانا جائے اور غریبوں کو زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ یعنی ہم نے محنت کر کے جو بھی رقم کمائی اس پر مختلف ٹیکس وغیرہ حکومت کو یا جس کسی کو بھی ادا کیے، اُس کے بعد اگر ہمارے پاس 52 تولہ چاندی یا $7\frac{1}{2}$ تولہ سونا یا اس کے برابر نقد رقم موجود ہو اور اُس پر سال گزر گیا ہو تو اس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔ زکوٰۃ کے پہلے حق دار غرباء ومساکین ہیں۔ اسی طرح سود سے بچنے کے مختلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیلے بہانے ڈھونڈے جارہے ہیں۔ اسلامی بینکاری کے نام پر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور احکامات کو مذاق بنایا جارہا ہے۔ وہ لوگ جو نیک ہیں، جو اللہ کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کرنے کے لیے کوشش نہیں کرتے، جہاد نہیں کرتے اور اُن کے اردگرد اللہ تعالیٰ کے احکامات کا مذاہب اڑایا جارہا ہے تو وہ لوگ یہ جان لیں کہ وہ بھی گناہ گار ہیں اُن کا حال بھی اوپر سورۃ الاعراف 7 آیات نمبر 163 تا 166 میں جو بستی آباد تھی دریائے شور کے قریب اُس بستی جیسا ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ (5) آیت (79) میں فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے کافر آپس میں ایک دوسرے کو بُرے کام کرنے سے روکتے نہیں تھے۔

المائدہ (5) آیت 79:

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

ترجمہ: آپس میں ایک دوسرے کو بُرے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے جو کچھ بھی یہ کرتے تھے۔ یقیناً وہ بہت بُرا تھا۔ [79]

البقرۃ (2) آیات (275) تا (279):

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

ترجمہ: سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے، یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔[275] اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقہ کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔[276] بے شک جو لوگ ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں، نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے، اِن پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اداسی اور غم[277] اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔[278] اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ ہاں اگر توبہ کرلو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔[279]

جو لوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہونگے قیامت میں قبروں سے مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان کے وسوسے نے خبطی بنا دیا ہو لپٹ کر یعنی حیران ومدہوش، یہ سزا اس لیے ہوگی کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ بیع بھی تو مثل سود کے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے۔ اور سود کو حرام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اوپر آیت نمبر(279) میں فرما رہا ہے کہ اگر جو شخص بھی سود لینا نہیں چھوڑے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑنے کے لیے تیار ہو جائے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر اللہ کی طرف سے ظلم کیا جائے۔ یہ ایسی سخت وعید ہے جو کسی اور معصیت کے ارتکاب پر نہیں دی گئی۔ پھر جس شخص کو اپنے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو کچھ پہلے (لینا) ہو چکا ہے وہ اسی کا رہا اور معاملہ اس کا اللہ کے حوالے رہا اور جو شخص پھر اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

۱: سود خور شخص قبر سے اُٹھتے وقت ایسا ہوگا جیسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔

۲: حالانکہ تجارت میں تو نقد رقم اور کسی چیز کا آپس میں تبادلہ ہوتا ہے اور اس میں نفع نقصان کا امکان رہتا ہے، جب کہ سود میں یہ دونوں چیزیں نہیں ہوتیں، علاوہ ازیں بیع کو اللہ نے حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر یہ دونوں ایک طرح کس طرح ہو سکتے ہیں؟

۳: قبول ایمان یا توبہ کے بعد پچھلے سود پر گرفت نہیں ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الروم (30) آیت (39):

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝

ترجمہ (1): تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا۔ اور جو کچھ تم صدقہ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لیے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دو چند کرنے والے ہیں۔[39]

ترجمہ (2): اور جو چیز تم اس غرض سے دیتے ہو سود پر تاکہ وہ لوگوں کے مال میں پہنچ کر زیادہ ہو جائے تو یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو جس سے اللہ کی رضا طلب کرتے ہو تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی بچت کو بڑھاتے رہیں گے۔[39]

بیان: سود سے بظاہر اضافہ معلوم ہوتا ہے، لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہوتا، بلکہ اس کی نحوست بالآخر دنیا وآخرت میں تباہی کا باعث ہے۔ سود کیا ہے، سود یہ ہے کہ آپ نے کسی کو ایک لاکھ دیا اور اُس نے آپ کو ایک لاکھ پانچ ہزار واپس کردیئے۔ یہ پانچ ہزار جو زائد اُس نے واپس کیے یہ سود ہے۔

اسی طرح کسی شخص نے دوسرے شخص سے اناج لیا سو کلو اور واپس کیا ایک سو پانچ کلو، یہ پانچ کلو جو زیادہ واپس کیا یہ سود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی اس آیت سورۂ روم آیت نمبر (39) میں فرمایا ہے کہ "اور جو چیز" تم اِس غرض سے دیتے ہو سود پر تاکہ وہ لوگوں کے مال میں جا کر زیادہ ہوجائے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ یعنی ہر وہ چیز جو ہم کسی کو بڑھوتری کے لیے دیں وہ دینا حرام ہے سود ہے۔

جو چیزیں خراب ہوتی ہیں یا استعمال ہوتی ہیں یا گھستی ہیں جیسے گاڑی وغیرہ تو لوگ اس کا کرایہ لیتے ہیں، یہ جائز ہے، ان جیسی اشیاء کے علاوہ دنیا میں کئی اشیاء ایسی ہیں جن پر بڑھوتری لینا "سود" ہوگا۔ یعنی ہر وہ چیز جس کو اگر ادھار دیں یا قرض دیں تو جب قرض واپس لیں تو اصل چیز سے زیادہ واپس لیں تو وہ جو زیادہ لیا ہوگا وہ سود ہوگا چند چیزیں جیسے نمک، کھجور، روپیہ، ڈالر، سونا، چاندی، اناج، گندم، چاول، وغیرہ۔ اِن چیزوں کو آپ کم سے کم مقدار میں بھی فوری بیچ سکتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ مقدار میں بھی فوراً بیچ سکتے ہیں اگر ان جیسی چیزوں پر کوئی بڑھوتری لے گا تو یہ سود ہوگا جو حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے سود کو انسان کا تقویٰ جانچنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ آج کے دور میں بھی بڑے بڑے نیک سیرت نظر آنے والے لوگ باریش مولوی حضرات بھی عام بینکوں میں پیسے رکھواتے ہیں وہ بھی سیونگ اکاؤنٹ میں، اُن کا یہ کہنا ہے کہ اگر اِن بینکوں کے کرنٹ اکاؤنٹ میں پیسے رکھوائیں گے تو یہ بینک اور مستحکم ہو جائیں گے اور مزید لوگوں کو مقروض کریں گے اور سود کی لعنت میں پھنسائیں گے، لہٰذا ہم سود اِس لیے لیتے ہیں کہ یہ بینک نقصان کا شکار ہوں۔

میں ان نیک اور مولوی حضرات سے یہ پوچھتا ہوں کہ اللہ کا فرمان کافی نہیں ہے کہ سود مت کھاؤ، پھر آپ لوگ بینک سے سود کیوں لیتے ہو بھلا آپ وہ سود کی رقم بینک سے لے کر کسی غریب کو ہی دے دیتے ہو بغیر کسی ثواب کی نیت کے۔ مگر آپ نے تو سود وصول کیا ہے نا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔ لہٰذا کسی بھی بینک سے سود لینا حرام ہے۔

اسی طرح کرنٹ اکاؤنٹ میں پیسے رکھوانا بھی ناجائز اور حرام ہے، وہ اِس طرح کہ بینک آپ کے اُن پیسوں سے آپ کو سود نہیں دے گا مگر وہ دوسرے لوگوں کو آپ کے اُن پیسوں سے مقروض کرے گا، اُن کو سودی قرضے میں جکڑے گا، اُن کو نقصان پہنچائے گا۔ لہٰذا بینکوں میں پیسے رکھنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے حرام ہے۔ ہاں اگر حالات خراب ہوں اور چوری چکاری کا ڈر ہو تو بینک کے لاکر میں پیسے رکھ دیں۔ یا اپنی رقم کہیں چھپا کر رکھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے سود کو انسان کا تقویٰ جانچنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بنایا ہے کہ ایک انسان کا دل کتنا صاف ہے یا اُس کے دِل میں کتنی کجی ہے۔ انسان نیک نہیں بنتا صرف نورانی اور خوبصورت چہرے سے اور اعلیٰ ترین ناموں سے، کچھ لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اُنہوں نے دین کو مذاق بنا دیا ہے، عام بینکوں کو اسلامی بینک کا نام دے دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ اسلامی بینکاری حرام ہے

آج کے اسلامی بینک درحقیقت عام بینکوں جیسے ہی سود خور ہیں۔ اسلامی بینکوں نے بھی بڑے بڑے لوگوں سے جو اپنے آپ کو علماء و دانش ور گردانتے ہیں اور وہ لوگ بڑے بڑے دینی اداروں کے سربراہ ہیں اور کچھ اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر لکھتے ہیں، کچھ لکھتے ہیں مولانا اپنے نام سے پہلے۔ (نوٹ: تمام ڈاکٹر اور مولانا بُرے نہیں ہوتے، بڑے نیک اور عالم فاضل بھی ہوتے ہیں)۔ یعنی اُن دینی شخصیات سے جن کی شخصیت انتہائی پُرکشش اور پُراعتماد ہو اُن سے اسلامی بینکوں نے فتویٰ لے رکھا ہے کہ اسلامی بینکاری جائز ہے، یعنی جس قسم کی وہ بینکاری کر رہے ہیں وہ اسلامی ہے اور جائز ہے اور اُس کا ان کے پاس فتویٰ بھی موجود ہے جو کہ سراسر غلط کہتے ہیں۔ سورۃ العنکبوت (29) آیت (12) میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَ لْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: کافروں نے ایمان والوں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے، حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھانے والے، یہ تو محض جھوٹے ہیں۔ [12]

جیسے یہ نام نہاد علماء مختلف حیلے بہانوں سے سود کو جائز قرار دیتے ہیں بینکوں اور سودی اداروں کے ہاتھوں بِک کر کہ لوگو تم سود کھاؤ اگر کوئی وبال پڑا تو ہم پر پڑے گا جب کہ اوپر آیت میں اللہ کا فرمان ہے کہ روزِ قیامت ہر کوئی اپنے گناہوں کا خود بوجھ اٹھائے گا وہاں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اِن جھوٹے علماء کا بوجھ ان ہی پر پڑے گا، جو گناہ سود کو جائز قرار دینے کا انہوں نے کیا اُس کی غضب ناک سزا انہیں بھگتنا پڑے گی اور جو لوگ بغیر سوچے سمجھے ان کے پیچھے لگ گئے اور سود خوری کی تو اس گناہ کا بوجھ اُن پر بھی پڑے گا۔

جس طرح اللہ تعالیٰ سورۃ العنکوت 29، آیت 13 میں فرماتے ہیں:

وَ لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَ لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: البتہ یہ اپنے بوجھ ڈھولیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ ہی اور بوجھ بھی۔ اور جو کچھ افترا پردازیاں کررہے ہیں ان سب کی بابت ان سے باز پُرس کی جائے گی [13]

فرض کریں اگر ایک شخص سودی بینک سے ایک لاکھ روپے قرضہ لیتا ہے تو اُسے ایک لاکھ پانچ ہزار روپے واپس کرنا پڑتے ہیں، اِسی طرح کوئی اسلامی بینک سے مرابحہ یا اجارہ کے ذریعے ایک لاکھ روپے کی تمویل (Finance) حاصل کرتا ہے تو اسے بھی ایک لاکھ پانچ ہزار واپس کرنا پڑتے ہیں۔ چونکہ دونوں کا نتیجہ ایک ہے لہٰذا دونوں کا حکم بھی ایک ہے، صرف نام بدل دینے سے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں بدلتا نہ ہی بدلے گا قیامت تک۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ دونمبر مولوی حضرات کس طرح عام آدمی کو قائل کرنے کے لیے مثالیں دیتے ہیں اسلامی بینکاری کے نام پر۔

مثال [1]:

اسلامی بینکوں کے مولوی یہ مثال دیتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جانور ذبح کیا اور دوسرے نے جان بوجھ کر اللہ کا نام لیے بغیر جانور ذبح کیا۔ حقیقت حال سے واقف ہر مسلمان پہلے جانور کے گوشت کو حلال اور دوسرے کو حرام کہے گا۔ حالانکہ دونوں کا انجام ایک ہے۔

جواب مثال [1]:

اوپر والی مثال سے اسلامی بینک کے مولوی یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ دونوں جانوروں کی غذائیت وغیرہ ایک ہی ہے جو جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا اُسے ہر مسلمان حلال کہے گا اور ہر مسلمان اُس جانور کے گوشت کو حرام کہے گا جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا، لہٰذا اسلامی بینکاری بھی ایسی ہی ہے کہ اگر اسلام کا نام لے کر زاید رقم لے لو تو وہ حلال ہے۔ یعنی اگر اسلام کا نام لے کر شراب پی لو تو کیا وہ جائز ہوجائے گی۔ اوپر جو یہ نام نہاد اسلامی بینکوں کے مولوی حضرات مثال بیان کرتے ہیں یہ نہایت ہی احمقانہ اور گھٹیا مثال بیان کرتے ہیں۔

مثال [2]:

"ان مولویوں کی دوسری مثال یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص باقاعدہ نکاح کرکے اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں بچہ پیدا ہوتا ہے اور ایک شخص زنا کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں بھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ دونوں افعال کا انجام ایک ہی نکلا لیکن پہلا عمل جائز ہے اور دوسرا عمل ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح عام بینک سے سودی قرضہ حاصل کرنے والا اور مرابحہ کے ذریعے اسلامی بینک سے کوئی سامان (Asset) خریدنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا اگرچہ انجام کے اعتبار سے ایک ہے۔ لیکن دونوں معاملات کی حقیقت مختلف ہے اس لیے دونوں کو ایک لاٹھی سے ہانکنا اور محض انجام اعتبار سے ایک جیسے ہونے پر دونوں پر ایک جیسا حکم لگانا قرین انصاف نہیں۔''

جواب مثال [2]:

یہاں اسلامی بینک کا مولوی خود مان رہا ہے کہ عام بینک اور اسلامی بینک کا انجام ایک ہی ہے۔ یعنی دونوں ہی رقم جمع کرانے پر سود دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ 'اسلامی بینک کے معاملات مختلف ہیں۔'' وہ معاملات بھی مختلف ہرگز نہیں ہیں۔ صرف جھوٹ کا پلندہ ہیں اور لفظوں کا ہیر پھیر ہے اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ یہ اسلامی بینک کلائینٹ کو یہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ کاروبار میں شراکت دار ہیں نفع نقصان کے مگر آج دن تک انہوں نے اپنے کسی کلائینٹ کو نقصان ظاہر نہیں کیا، یہ کیسا کاروبار ہے کہ جس میں کبھی نقصان ہی نہیں ہوتا اور منافع بھی عام بینکوں کی شرح سود کے مطابق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر عام بینک شرح سود بارہ فیصد کر دیتے ہیں۔ تو یہ اسلامی بینک بھی تقریباً بارہ فیصد ہی شرح سود رکھیں گے اور اگر عام بینک شرح سود (18) اٹھارہ فیصد کر دیتے ہیں۔ تو یہ بھی اٹھارہ فیصد کر دیتے ہیں۔ کچھ معاملات میں یہ نام نہاد اسلامی بینک والے سود یعنی انٹرسٹ کو 'کرایہ'' کہتے ہیں یعنی یہ سود نہیں ''کرایہ'' (Rent) لے رہے ہیں۔ یہ صرف لفظوں کا ہیر پھیر کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے یہ صرف سودی کاروبار کرتے ہیں۔ کھاتا داروں سے پیسے لیتے ہیں۔ تو اُن کو سود دیتے ہیں اور اگر کسی شخص کو جو اُن کا کلائینٹ ہوتا ہے اُس کو پیسے دیتے ہیں تو اُس سے سود وصول کرتے ہیں۔ اور کبھی مختلف بہانوں سے کہ جی ہم تو صرف کرایہ لے رہے ہیں۔ یعنی انہوں نے انٹرسٹ (Interest) یعنی سود کا دوسرا نام کرایہ رکھ دیا ہے۔

نکاح والی بات یا زنا والی بات کا یہ جواب ہے کہ جناب آپ کسی زانی کو یہ تو کہہ کر دیکھیں کہ نکاح کر و یا کسی شریف النفس انسان کو یہ کہیں کہ تم زنا کرو، تو دونوں ہی نہیں کریں گے، کیونکہ زانی کبھی نکاح نہیں کرتا، اِس لیے کہ نکاح سے ذمہ داری آتی ہے۔ کفالت کی، وراثت کی، جو ایک زانی کبھی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہوتا۔ آپ یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں کہ بچہ ہی ہونا ہے چاہے زنا سے ہو یا نکاح سے ہو۔ آپ کا مطلب ہے کہ اگر بینک کا نام ہم اسلامی رکھ دیں تو یہ جائز ہو جائے گا، ہرگز نہیں۔ زنا اور نکاح میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

اسی طرح جس نے اسلامی بینک سے قرضہ لیا ہو اور اگر وہ قرضے کی قسط وقت پر ادا نہیں کرتا تو یہ اسلامی بینک والے جرمانے کو صدقہ کہتے ہیں۔ جب کہ عام بینک جرمانہ کو جرمانہ ہی کہتے ہیں یعنی اسلامی بینک والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جرمانہ کا نام صدقہ رکھ دیا ہے۔ کہاں یہ سود گند اور کہاں اتنا پاک صاف نام "صدقہ"۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ اسلامی بینکاری والے عام بینکوں سے بھی زیادہ گناہ گار ہیں، کم از کم دوسرے بینک شراب کی بوتل پر دودھ کا لیبل لگا کر تو نہیں بیچ رہے۔

ہاں یہ اسلامی بینک والے یہ ضرور کہتے ہیں کہ جرمانہ یعنی جس کو یہ صدقہ کہتے ہیں ہم نہیں لیتے، تم لوگ صدقہ نہیں لیتے تو کس کو دیتے ہو آج دن تک تم لوگوں نے یہ بات ثبوت کے ساتھ لوگوں کو کیوں نہیں بتائی، یہ جرمانے کی یعنی صدقے کی رقوم بھی غالباً کھا پی جاتے ہیں۔

اگر اِن اسلامی بینکوں سے گاڑی لیز پر لینے جاؤ تو اِن کے اور عام بینکوں کے انٹرسٹ ریٹس تقریباً ایک جیسے ہوتے ہیں، انشورنس وہ بھی کراتے ہیں اور یہ بھی کراتے ہیں۔ انہوں نے صرف اتنی ہوشیاری کی ہے کہ انہوں نے انٹرسٹ کو رینٹ کہہ دیا ہے۔ یعنی یہ کار پر انٹرسٹ نہیں لیتے رینٹ لیتے ہیں۔

اسلامی بینکوں والے کہتے ہیں کہ ہم کلائینٹ کے آرڈر پر پہلے کار خریدتے ہیں وہ کار ہماری ملکیت ہوتی ہے پھر وہ کار ہم اپنے کلائینٹ کو کرایہ پر دے دیتے ہیں اور اُس سے ہم کرایہ وصول کرتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ اگریمنٹ (Agreement) پورا ہونے کے بعد جب ہم کرائے کی مکمل قسطیں کلائینٹ سے وصول کر لیتے ہیں تو ہم گاڑی اُس کلائینٹ کو گفٹ (Gift) کر دیتے ہیں یعنی کلائینٹ کو تحفہ میں دے دیتے ہیں واہ بئی واہ ہمیں تو آج تک کسی انجانے نے گاڑی تحفہ میں نہیں دی۔ اسی طرح یہ لوگ دین اور اسلام کا نام لے کر لوگوں کو چکمہ دے کر اُن کے ساتھ سودی کاروبار کر رہے ہیں یہ کہہ کر کہ یہ اسلامک بینکنگ ہے۔

اِن اسلامی بینک والوں کو اتنا ہی شوق ہے گھر کرائے پر دینے کا یا گاڑیاں کرائے پر دینے کا تو یہ اسلامی بینک رینٹ کا کاروبار شروع کیوں نہیں کرتے، وہ اِس لیے نہیں کرتے کہ فرض کریں ایک گاڑی رینٹ پر دی تو اُس گاڑی کی دیکھ بھال بھی کرنا پڑے گی جب گاڑی خراب ہوگی تو ٹھیک بھی کرانا پڑے گی اور پانچ سال بعد تو گاڑی کی قیمت تقریباً آدھی رہ جاتی ہے۔ جب کہ یہ اسلامی بینک والے تو کلائینٹ سے پوری رقم بھی وصول کرتے ہیں اور ساتھ سود بھی وصول کرتے ہیں۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ یعنی جو گاڑی یہ نام نہاد اسلامی بینک والے لیز پر دیتے ہیں اُس گاڑی کی پوری قیمت بھی وصول کرتے ہیں اور ساتھ سود بھی وصول کرتے ہیں اور اگر گاڑی کی کوئی قسط مقررہ مدت میں ادا نہیں کی کلائینٹ نے تو اُس پر جرمانہ بھی لگاتے ہیں جسے یہ لوگ صدقہ کہتے ہیں۔ تو یہ اسلامی بینک تو نہ ہوئے اِن کا نام تو یہودی بینک ہونا چاہیے۔

سودی قرضے کا نتیجہ عام بینک کا بھی وہی ہوتا ہے اور اسلامی بینک کا بھی وہی یعنی قرض دار انتہائی نقصان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکار ہوجاتا ہے اور وہ سود در سود میں پھنستا جاتا ہے جب کہ بینکوں والے پھلتے پھولتے رہتے ہیں یا سود خود پھلتا پھولتا رہتا ہے۔ یعنی قرضہ وصول کرتے ہی سود خوری کا میٹر چلنا شروع ہوجاتا ہے۔ یہی اسلامی بینکوں والے بھی کررہے ہیں اور یہی یہودی کرتے آرہے ہیں۔ ہم تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سودی کاروبار کرنے والے تمام اداروں، بینکوں بشمول اسلامی بینکوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں اور اُن کو بند کرادیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لوگ کہیں گے کہ بھائی تمام سودی ادارے بند تو کردیں مگر کوئی حل تو بتاؤ۔ ایک حل تو یہ ہے کہ لوگ اپنی رقوم اپنے پاس ہی چھپا کر رکھیں۔ اور دوسرا حل یہ ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ پورے ملک میں گورمنٹ کا ایک ہی بینک بنائے جس کی کئی شاخیں پورے ملک میں پھیلی ہوں جو کھاتہ داروں کو تمام بینکنگ کی سہولیات دے یعنی منی ٹرانسفر، بلز کی وصولی وغیرہ۔ مگر سودی کام کوئی نہ کرے یعنی کھاتہ داروں کی رقوم محفوظ رہیں اور اُن رقوم پر نہ تو کوئی منافع دیا جائے اور نہ ہی کوئی کٹوتی کی جائے۔ ہاں حکومت اپنے پراجیکٹس پر اگر کوئی سرمایہ کاری کرنا چاہے تو وہ کھاتہ داروں کی رقوم سے کرسکتی ہے۔ اس سے ہوسکتا ہے کہ بینک کے اخراجات وغیرہ پورے ہوجائیں اور حکومت کو منافع بھی ہو مگر وہ منافع کھاتہ داروں کو نہیں دیا جائے گا۔ کھاتہ دار صرف امانت کے نظریہ سے بینک میں رقوم جمع کرائیں گے۔ اگر حکومت کو کوئی نقصان بھی ہوجاتا ہے تو حکومت تو اِس پوزیشن میں ہوتی ہے کہ وہ کھاتہ داروں کا نقصان پورا کرسکے چاہے نوٹ چھاپ کر کرے یا جس طریقہ سے بھی کرے۔ حکومت غریبوں کو قرضِ حسنہ بھی دے گی جس پر نہ تو کوئی سود ہوگا اور نہ ہی کوئی جرمانہ ہوگا۔ اِس طرح کے نظام کو اصل اسلامی بینکنگ کہتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ:

اِنَّ اٰيَةَ الرِّبَا مِنْ اٰخِرِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صلعم قُبِضَ قَبْلَ اَنْ يُّبَيِّنَهٗ لَنَا وَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ.

ترجمہ: آیت ربٰو قرآن کی ان آیات میں سے ہے جو آخر زمانہ میں نازل ہوئی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا قبل اس کے کہ تمام احکام ہم پر واضح فرماتے لہٰذا تم اس چیز کو بھی چھوڑ دو جو یقیناً سود ہے اور اس چیز کو بھی جس میں سود کا شبہ ہو۔

رہن شدہ چیز:

رہن شدہ چیز سے کوئی فائدہ لینا بھی سود ہے، مثال کے طور پر کوئی مکان یا گاڑی وغیر اگر قرض دار سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گارنٹی کے طور پر رہن یا گروی رکھا جائے تو وہ چیز مکان یا کار وغیرہ تو صرف قرض واپسی کی گارنٹی ہوتی ہے اور وہ چیز امانت ہوتی ہے اُس شخص کے پاس جس نے رہن شدہ چیز کے عوض رقم ادا کی۔ اگر رہن شدہ چیزوں سے کوئی فائدہ لیا جائے تو وہ سود ہوگا۔ اُن چیزوں کو جوں کا توں امانت کے طور پر رکھا جائے گا جب تک قرض دار قرض ادا نہ کردے تب تک رہن شدہ گاڑی یا مکان استعمال نہیں کیا جائے گا بلکہ ان چیزوں کو حفاظت سے امانت کے طور پر رکھا جائے گا، اُس وقت تک جب تک قرض دار رقم ادا کر کے اپنی رہن شدہ چیز واپس نہ لے جائے۔ ہاں اس کا استعمال اس وقت جائز ہوگا جب مارکیٹ ویلیو کے مطابق مالک (دکان یا مکان وغیرہ) کو اس کا کرایہ ادا کیا جائے جب تک وہ اس کے قبضے میں رہے۔

ربٰو الفضل کا مفہوم:

ربٰو الفضل اس زیادتی کو کہتے ہیں جو ایک ہی جنس کی دو چیزوں کی دست بست لین دین میں ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے زیادہ ستانی کا دروازہ کھلتا ہے اور انسان میں وہ ذہنیت پرورش پاتی ہے۔ جس کا آخری ثمرہ سود خواری ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے خود ہی اس مصلحت کو اس حدیث میں بیان فرمادیا ہے جس کو ابو سعید خدری نے نقل کیا ہے کہ "لَا تَبِيعُوا الدِّرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَالرَّمَاءُ هُوَ الرِّبَا" یعنی "ایک درہم کو دو درہموں کے عوض نہ فروخت کرو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم سود خواری میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔"

ربا الفضل کے احکام:

سود کی اس قسم کے مطابق نبی ﷺ سے جو احکام منقول ہیں۔ ان کو یہاں لفظ بہ لفظ نقل کیا جاتا ہے:

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

ترجمہ: عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے کا مبادلہ سونے سے اور چاندی کا مبادلہ چاندی سے اور گیہوں کا گیہوں سے اور جَو کا جَو سے اور کھجور کا کھجور سے اور نمک کا نمک سے اس طرح ہونا چاہیے کہ جیسے کا تیسا اور برابر برابر اور دست بدست ہو۔ البتہ اگر مختلف اصناف کی چیزوں کا ایک دوسرے سے مبادلہ ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ لین دین دست بدست ہو۔

(احمد ومسلم وللنسائی وابن ماجه وابی داؤد نحوہ فی اخرم)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وسلم سُئِلَ عَنْ شَرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيُنْقِصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ رمالك والترمذی وابوداؤدوالنسائی وابن ماجه

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا اور میں سُن رہا تھا کہ خشک کھجور کا تر کھجور کے ساتھ مبادلہ کس طریقہ پر کیا جائے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تر کھجور سوکھنے کے بعد کم ہو جاتی ہے؟ سائل نے عرض کیا ہاں۔ تب آپ ﷺ نے سرے سے اس مبادلہ ہی کو منع فرما دیا۔ (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

اوپر احادیث مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر ایک لاکھ پاکستانی روپے ادھار دیے گئے ہیں تو واپس بھی ایک لاکھ پاکستانی روپے ہی کرنے ہونگے۔ اِسی طرح اگر سونا ادھار دیا گیا تو ویسا ہی سونا واپس کیا جائے گا اور وزن بھی بالکل برابر ہونا چاہیے۔ اِسی طرح جس قسم کا اناج ادھار دیا گیا بالکل ویسا ہی اناج واپس کیا جائے گا، اور وزن بھی اناج کا بالکل برابر ہونا چاہیے نہ زیادہ ہو اور نہ ہی کم ہو۔ یعنی جو بھی چیز ادھار دی جائے گی واپس کرنے پر بالکل ویسی ہی چیز اور جو کہ وزن میں برابر ہے واپس کی جائے گی، اگر واپسی پر چیز زیادہ دی گئی یا اچھی قسم کی لوٹائی گئی تو وہ سود ہوگا۔

آل عمران (3) آیت 130:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٣٠

ترجمہ: اے ایمان والو! سود مت کھاؤ (یعنی نہ لو اصل سے) کئی حصے زاید (کر کے) اور اللہ سے ڈرو اُمید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ [130]

النسآء (4) آیت (161):

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٦١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور بسبب اس کے کہ وہ سود لیا کرتے تھے (یعنی یہود) حالانکہ ان کو اس سے ممانعت کی گئی تھی اور بسبب اس کے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق طریقے سے کھا جاتے تھے اور ہم نے اُن لوگوں کے لیے جو اُن میں سے کافر ہیں۔ دردناک سزا کا سامان کر رکھا ہے۔[161]

یہاں سود کے ساتھ لوگوں کا مال ناحق کھانے کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کیونکہ یہودی سود کے ذریعے سے لوگوں کی مال و دولت اور جائیدادیں ہڑپ جاتے تھے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے سود لینے کی ممانعت فرمائی اور سودی لین دین کرنے والوں کو دردناک سزا کی وعید دی ہے۔ سو جو بھی سودی لین دین کرے گا دردناک عذاب کا شکار ہوگا۔

اوپر سورۃ البقرہ 2 آیت نمبر 279 میں اللہ تعالیٰ سود لینے والوں سے فرما رہا ہے کہ سود لینا چھوڑ دو اور اگر سود لینا نہیں چھوڑو گے تو اللہ سے او اس کے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اسی طرح بینک اور سودی ادارے اور ان کے مالکان جو سودی کاروبار کر رہے ہیں وہ دراصل اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر رہے ہیں اور ان اداروں میں ملازمت کرنے والے افراد بھی اس جنگ کا حصہ بنے ہوئے ہیں، جیسے کسی جنگ کے سپاہی ہوتے ہیں اسی طرح یہ بینکوں میں کام کرنے والے اللہ کے ساتھ جنگ کرنے والے سپاہی بنے ہوئے ہیں، لہٰذا ان لوگوں کو چاہیے کہ فوراً ان سودی اداروں کی ملازمت چھوڑ دیں ورنہ جنگ میں اللہ تعالیٰ سے کون جیت سکتا ہے۔، وہ ہارے ہی ہوئے ہیں اور اُن کی کمائی خالصتاً حرام ہے۔

فرض کریں کہ ایک گاڑی کی قیمت دس[10] لاکھ روپے ہے۔ جس شخص کی گاڑی ہے وہ دس لاکھ کی گاڑی بیچتا ہے مگر اُس کے پاس ایک شخص آتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں اس گاڑی کو خریدتا ہوں اور اس کی رقم میں [2] سال میں ماہانہ قسطوں میں ادا کروں گا تو گاڑی کا مالک جواب میں کہتا ہے کہ اب اس گاڑی کی قیمت بارہ[12] لاکھ روپے ہوگی کیونکہ تم دو سال کی مدت میں رقم قسطوں میں ادا کرو گے اور خریدار گاڑی کو ادھار پر طے شدہ قیمت بارہ لاکھ، میں وصول کر لیتا ہے۔ یہ جو دو (2) لاکھ زاید دیے گئے ہیں کچھ لوگ اس کو سود نہیں مانتے کیونکہ خریدار اور بیچنے والا دونوں آپس میں رقم طے کرنے پر راضی ہوئے اس لیے یہ سود نہ ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ گاڑی اُدھار پر دی گئی اور اُس پر دو (2) لاکھ روپے سود وصول کیا گیا جب کہ گاڑی کی اصل قیمت [10] لاکھ روپے تھی، یہ جو ادھار پر یعنی قرض پر دو[2] لاکھ روپے زاید وصول کیے گئے یہی تو سود ہے اور سود کسے کہتے ہیں یعنی ادھار پر یا قرضے پر ہی تو سود وصول کیا جاتا ہے۔ قرضہ یا ادھار لینے والا شخص زاید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم دینے پر راضی ہوتا ہے۔

اسی طرح بینکوں سے جو شخص گاڑی لیتا ہے وہ بھی تو بینک کو گاڑی کی اصل قیمت سے زاید قیمت دینے پر راضی ہوتا ہے یعنی سود دینے پر راضی ہوتا ہے تب ہی تو وہ بینک سے گاڑی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح اصل قیمت سے زاید رقم لے کر کوئی بھی چیز ادھار پر دی جائے تو جو زاید رقم وصول کی ہوگی وہ یقیناً سود ہوگا۔ یعنی اگر کوئی شخص قسطوں یا انسٹالمنٹ کا کاروبار کرتا ہے اور وہ کوئی چیز اس کی اصل قیمت سے زاید پر، قسطوں پر دے رہا ہے تو وہ سودخوری کر رہا ہے جو حرام ہے۔

میں نے تو اپنی طرف سے اس دور کے مسلمانوں کو جس میں مَیں رہ رہا ہوں اِن نام نہاد اسلامی اور کمرشل بینکوں کے فتنہ سے آگاہ کر دیا ہے تاکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے آگے سرخ رو ہوسکوں کہ اے اللہ میں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو اِن کمرشل بینکوں اور نام نہاد اسلامی بینکوں کے فتنہ سے متنبہ کر دیا تھا تاکہ لوگ سودی لین دین سے مکمل اجتناب کریں۔

ہم سب کو چاہیے کہ ہمارے معاشرے میں جو بھی غیر شرعی کام ہو رہے ہیں، یعنی جو بھی کام اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف ہو رہے ہیں، اُن غیر شرعی کاموں کو روکنے کے لیے کوشش اور جہاد کرتے رہیں اور اگر کوشش نہیں کریں گے تو اوپر سورت الاعراف آیات نمبر [163] تا [166] میں جو حال دریائے شور کے قریب آباد بستی کا ہوا وہی حال کہیں ہمارے معاشرے کا نہ ہوجائے یعنی وہ لوگ جو بُرائی میں بڑھے جا رہے تھے۔ اُن پر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور وہ لوگ جو برائی نہیں کر رہے تھے مگر برائی کو روک بھی نہیں رہے تھے اُن پر بھی ویسا ہی اللہ کی طرف سے عذاب آیا جیسا عذاب برائی کرنے والوں کو ہوا تھا۔ کیونکہ اللہ کے احکامات کا مذاق اڑتا رہا اور انہیں کبھی غیرت نہ آئی۔

عذاب الٰہی سے صرف وہی لوگ بچے جو کہ برائی سے بچے ہوئے تھے اور اپنے معاشرے کے لوگوں کو برائی سے روکنے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔

لہٰذا ہمیں ہر قسم کی برائی اور سودی کاروبار سے بچتے ہوئے اپنے معاشرے کی برائیوں اور غیر شرعی کاموں کو بھی روکنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 12

زکوٰۃ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعراف (7) آیات 163 تا 166:

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

ترجمہ: اور آپ ﷺ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو کہ دریائے شور کے قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھیے! جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل رہے تھے جب کے اِن کے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی تھیں، اور جب ہفتہ کا دِن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں، ہم ان کی اس طرح پر آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ [163] اور جب کہ ان میں سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب کے روبرو عذر کرنے کے لیے اور اس لیے کہ شاید یہ ڈر جائیں۔ [164] سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع کیا کرتے تھے۔ اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اِس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔ [165] یعنی جب وہ، جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے اُن کو کہہ دیا تم ذلیل بندر بن جاؤ۔ [166]

تفسیر: اور آپ ﷺ اِن لوگوں سے اس بستی والوں کا جو دریائے شور کے قریب آباد تھے حال پوچھیے کہ جب وہ ہفتہ کے بارے میں حد شرعی سے نکل رہے تھے اور ہفتہ کے روز بطور آزمائش مچھلیاں کثرت سے آتیں اور پانی کے اوپر ابھرا ابھر کر انہیں دعوتِ شکار دیتیں۔ اور جب یہ دن گزر جاتا تو اس طرح نہ آتیں۔ بالآخر یہودیوں نے ایک حیلہ کر کے حکم الٰہی سے تجاوز کیا کہ گڑھے کھود لیے تاکہ اُن گڑھوں میں مچھلیاں آجائیں اور جب ہفتے کا دِن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر جاتا تو اُن گڑھوں میں سے مچھلیاں نکال لیتے۔ اِس بستی کے لوگ جو تین قسموں میں بٹ گئے تھے ایک وہ لوگ جو گناہ میں بڑھے جا رہے تھے۔ دوسرے وہ جو خود تو گناہ نہیں کرتے تھے لیکن روک بھی نہیں رہے تھے۔ تیسرے وہ جو گناہ سے بھی بچے ہوئے تھے اور گناہ سے روک بھی رہے تھے۔ اور وعظ ونصیحت کی انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی اور نافرمانی پر اڑے رہے۔ یعنی وہ ظالم بھی تھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اور جو مجرم تھے اُن کو بہت ہی برے عذاب میں پکڑا جب وہ بہت ہی آگے بڑھ گئے اُن چیزوں میں جن سے انہیں روکا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر ذلیل بنادیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بچالیا جو گناہ سے بچے ہوئے تھے اور گناہ سے روک بھی رہے تھے۔

بیان: ایک ضعیف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کہ فلاں فلاں شہروں کو تباہ کردو، جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بستی میں تو فلاں بندہ بھی ہے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا عذاب الٹو اُس بندے پر پہلے، بعد میں دوسروں پر کیونکہ اِس کے چہرے کا رنگ میری غیرت کی وجہ سے متغیر نہیں ہوا یہ خود تو گناہ سے بچا رہا اور گناہ پھیلتے رہے، اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اُڑتا رہا اور اُس نے کبھی نہ تو گناہ روکے اور نہ ہی گناہوں کو روکنے کی کوشش کی۔ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ہمارے نزدیک کیا نہیں ہو رہا، ہمارے معاشرے میں بے حیائی، ناچ گانا عام ہو گیا ہے، رشوت عام ہے۔ ایک دوسرے کی چغلیاں کرنا بھی عام ہو گیا ہے۔ مسجدیں خالی پڑی ہیں نمازی بہت کم ہیں۔

زکوٰۃ کتنے لوگ ادا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے بچنے کے لیے فتنہ پیدا کرنے والے علماء اُٹھ رہے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر ٹیکس ادا کر دیا حکومت کو تو زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر تمہاری رقم کو سال گزر جائے تو اُس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی غریبوں کو مسکین کو محتاج کو یتیم کو، معذور کو اور اگر کوئی غریب رشتہ دار ہے تو پہلے اُس کو۔ اب اتنی سیدھی سی بات پر بھی فتنہ پھیلانے والے جھوٹے علماء لوگوں کو الجھاتے ہیں تاکہ اللہ کے احکام کو نہ مانا جائے اور غریبوں کو زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ وہ جھوٹے علماء لوگوں کو تاریخِ اسلام کے واقعات بیان کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے روکتے ہیں کہ اسلامی حکومت ٹیکس نہیں لیتی تھی صرف زکوٰۃ وصول کرتی تھی اور رقوم بیت المال میں جمع ہوتی تھیں اور انہی زکوٰۃ کی رقوم سے سارا نظام چلایا جاتا تھا۔ میں انہیں یہ کہوں گا کہ اُس دور میں صرف دینِ اسلام کی تبلیغ وسربلندی وجہاد کے لیے ہی ہر کام ہوتا تھا اور اُس میں زکوٰۃ کی رقم استعمال ہوسکتی ہے۔ اور غریبوں کو بھی اُس زکوٰۃ کی رقم میں سے امداد کی جاتی تھی۔ مگر آج کے دور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ٹیکس حکومت لیتی ہے وہ زکوٰۃ نے علاوہ ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ اُس ٹیکس کی رقوم سے حکومت سڑکیں، پُل، ائرپورٹ ریلوے اسٹیشن وریل گاڑیاں، ڈیم، اسکول، ہسپتال مساجد وغیرہ وغیرہ بہت سے ترقیاتی کام کرتی ہے۔ بشمول حکومتی اداروں کے اہل کاروں کی تنخواہیں بھی حکومت ٹیکس کی رقوم سے ادا کرتی ہے۔ اُوپر کے تمام ترقیاتی کاموں پر زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں کرسکتے فرمانِ الٰہی کے مطابق۔ زکوٰۃ تو صرف غریبوں کا حق ہے اور اللہ کے دین کو پھیلانے میں زکوٰۃ کی رقم خرچ ہوسکتی ہے لہٰذا کسی بھی جھوٹے عالم کی سازش کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مرتبہ نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے۔ زکوٰۃ دینِ اسلام میں بہت ہی اہم اور ضروری فرض عبادت ہے۔ قرآن مجید میں سورت التوبہ [9] آیت نمبر [60] میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

”صدقے (زکوٰۃ)“ صرف

۱: فقیروں کے لیے ہیں اور

۲: مسکینوں کے لیے اور

۳: اِن کے وصول کرنے والوں کے لیے اور

۴: اِن کے لیے جن کے دِل پر چاہے جاتے ہوں اور

۵: گردن چھڑانے میں اور

۶: قرض داروں کے لیے اور

۷: اللہ کی راہ میں اور

۸: راہرو مسافروں کے لیے۔

فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔ [60]

یعنی صدقات (زکوٰۃ) تو صرف حق ہے غریبوں کا محتاجوں کا اور جو لوگ زکوٰۃ اکٹھی کرنے پر متعین ہوں، اُن کی تنخواہیں زکوٰۃ کی رقم میں سے ادا کی جائیں اور جن کی دل جوئی کرنا ہو، اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کو قرض سے نجات دلانے کے لیے، اور جہاد میں، اللہ کی راہ میں دعوت اور اقامتِ دین کے لیے بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ ہوسکتی ہے۔ لیکن پہلے حق غریبوں کا ہے اور مسافروں کے لیے، یہ حکم اللہ کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

''اُن کے جن کے دِل پر چھائے جاتے ہوں'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دین کی تبلیغ اور دین کی سربلندی میں مددگار ثابت ہو رہے ہوں کیونکہ یہ حضرات اللہ کے دین کے مددگار ہوتے ہیں اس لیے اسلامی معاشرے کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ ان صالح و نیک حضرات کا خیال رکھیں اور اُن کو راضی رکھا جائے اور اُن کو عزت دی جائے تا کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے مطابق اللہ کے دین کے لیے کام کرتے رہیں اور اللہ کے دین کے مددگار بنے رہیں، مثال کے طور پر یہ وہ لوگ ہیں جو

۱: علماء ہیں، دینِ اسلام کے علماء حضرات دینِ الٰہی کے لیے کئی مرتبہ، انتہائی مددگار ثابت ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کی ہوتی ہے۔ ہر دور میں مسلمانوں کو ان علماء حضرات کی مختلف مواقع پر ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

۲: وہ لوگ جو اقامتِ دین کے لیے جہاد کرتے ہیں، یہ لوگ اپنی جان مال اور پیاروں کی پرواہ کیے بغیر اللہ کے لیے جہاد کرتے رہتے ہیں، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا مسلم معاشرے کی ذمہ داری ہے۔

اسی طرح ہر وہ شخص جس سے دینِ اسلام کو فائدہ پہنچ رہا ہو اُس کو راضی رکھنا، خوش و مطمئن رکھنا مسلم معاشرے کا فرض ہے اور ان حضرات کو راضی رکھنے کے لیے اللہ نے زکوٰۃ کی رقوم ان پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا زکوٰۃ کی رقوم میں ان حضرات کا بھی حصّہ رکھنا چاہیے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ پر پہلا حق غرباء و مساکین کا ہے۔ زکوٰۃ پر سب سے پہلا حق غریب رشتہ داروں کا ہوتا ہے پھر غریب پڑوسی کا، پھر علاقہ کے نزدیک ترین جو غرباء رہتے ہیں اُن کا حق زکوٰۃ لینے کا ہوتا ہے۔

آج کے دور میں ٹیکس کی رقوم سے ہی فوج کے اخراجات پورے کیے جاتے ہیں جو کہ اچھی بات ہے کیونکہ زکوٰۃ کی رقوم پر پہلا حق غرباء و مساکین کا ہے۔

اُس اسلامی ملک کی فوج پر زکوٰۃ کی رقوم خرچ کرنا ہرگز ٹھیک نہ ہوگا جو اسلام کے نفاذ کے لیے کچھ نہ کر رہی ہو جیسا کہ آج کل جمہوری پارلیمانی نظام ہے، یعنی پارلیمنٹ کے منتخب شدہ نمائندے اکثریتی رائے سے کوئی بھی قانون پاس کر سکتے ہیں جو کہ اسلامی نظامِ حکومت کے منافی بات ہے، کیونکہ اسلامی حکومت میں صرف اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ ہوتا ہے، نہ کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین لاگو ہوں گے اور دین کے مکمل نفاذ کے لیے ہمیشہ جہاد ہوتا رہتا ہے۔

جیسے سندھ حکومت نے اکثریتی رائے سے شرب کو عام کر دیا، اگر اللہ کا قانون ہوتا تو شراب نوشی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت نہیں ہوسکتی تھی۔

اِسی طرح مسلم معاشرے میں پارلیمانی نظام کے تحت فوج دینِ اسلام کی سربلندی اور نفاذ کے لیے جہاد نہیں کرتی بلکہ صرف ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے، اس لیے ایسی فوج کے لیے زکوٰۃ کی رقوم خرچ نہیں کی جاسکتیں، صرف ٹیکس کی رقوم خرچ کی جاسکتی ہیں۔

مختصر یہ کہ یعنی ہم نے محنت کرکے جو بھی رقم کمائی اس پر مختلف ٹیکس وغیرہ حکومت کو ادا کیے یا جس کسی ادارے کو بھی ٹیکس ادا کیے، اُس کے بعد اگر ہمارے پاس [52] تولہ چاندی یا [$7\frac{1}{2}$] تولہ سونا یا اس کے برابر نقد رقم ہو اور اُس رقم کو پڑے ہوئے ایک سال گزر جائے تو اُس رقم پر [$2\frac{1}{2}$] ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی صرف غریبوں اور محتاجوں کو اُن غریبوں کو زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی جن کے اخراجات ان کی آمدنی سے پورے نہ ہوتے ہوں۔

اِسی طرح سودی کاروبار کرنے کے لیے مختلف حیلے بہانے ڈھونڈے جارہے ہیں اسلامی بینکاری کے نام پر، اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور احکامات کا مذاق بنایا جارہا ہے۔ شراب اور جُوا عام ہورہا ہے۔

وہ لوگ جو نیک مسلمان ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کرانے کے لیے کوشش نہیں کرتے، جہاد نہیں کرتے اور اُن کے اردگرد اللہ تعالیٰ کے احکامات کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو وہ یہ جان لیں کہ وہ بھی گناہ گار ہیں، جیسا کہ اُوپر آیات نمبر 163 تا 166 سورۂ الاعراف سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کے احکامات سے روگردانی کرنے والوں کو روکنا چاہیے، اگر اُن کو نہیں روکیں گے تو یہ بھی عذاب کے مستحق ہوں گے۔ www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 13

آخرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التغابن (64) آیت [9]:

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ: جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع کرے گا وہی دِن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل کرے گا اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کردے گا اور اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ [9]

الانبیآء (21) آیت 47:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝

ترجمہ: قیامت کے دِن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔ [47]

النور (24) آیت 19:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں درد ناک عذاب ہیں، اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ [19]

البقرہ (2) آیت 81:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗــــــَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ[1]: یقیناً جس نے بھی برے کام کیے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا، وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔[81]

ترجمہ[2]: جس شخص نے جان بوجھ کر ایک گناہ کمایا اور اُس کی خطاء نے اُس کا گھیراؤ کرلیا یہ لوگ دوزخ میں رہیں گے۔[81]

ترجمہ[3]: کیوں نہیں؟ جو شخص قصداً بری باتیں کرتا رہا اور اُس کو اُس کی خطا احاطہ کرلے کہ کہیں نیکی کا اثر تک نہ رہے سوایسے لوگ اہلِ دوزخ ہوتے ہیں، اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔[81]

المآئدۃ (5) آیت 32 تا 34:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُـقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ: اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور اِن کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اِس کے بعد بھی ان میں کے اکثر لوگ زمین میں ظلم وزیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے[32] جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔[33] ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کرلیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم وکرم والا ہے۔[34]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعراف (7) آیت 179:

وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝۱۷۹

ترجمہ: اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کیے ہیں، جن کے دِل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ اِن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافِل ہیں۔ [179]

التوبۃ (9) آیت 34:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۴

ترجمہ: اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کے مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں، اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ [34]

ابراہیم (14) آیت 18:

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اِۨشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۸

ترجمہ: اِن لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا، ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دِن چلے۔ جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے، یہی دُور کی گمراہی ہے۔ [18]

تفسیر: مثال اُن لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کے ساتھ اُن کی نیکیاں اُن کے اعمال اُس راکھ کی مانند ہیں جس کو کہ زوردار ہوا چلے کسی آندھی کے دن اور اُس کو بکھیر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں بُرے سے بُرا آدمی بھی کسی نہ کسی نیکی کا سہارا لیتا ہے اپنے دِل کو تسکین دینے کے لیے، اللہ کے ہاں اِن بُرے لوگوں کی نیکیوں کی کوئی وقعت نہیں ہے اور کوئی قدر نہیں ہے وہ تو نیکی کی صورت میں دھوکہ ہے فریب ہے۔ ایسے لوگ جب آخرت میں آئیں گے لیکن اُن کی نیکیاں اُس راکھ کی طرح ہوں گی جس کی کوئی حقیقت نہیں ہو گی، جیسے جسم فروش عورتیں ہیں وہ بھی کچھ نیکی کرتی ہیں جیسے تعزیوں میں آنا اور مزاروں پر آ کر دھمال کھیلنا وہ یہ سمجھتی ہیں کہ وہ نیکی کر رہی ہیں اِسی طریقہ سے چور ڈاکو اگر کوئی نیکی کریں تو وہ اُن کے کوئی کام نہیں آئے گی۔ ان لوگوں نے جو کچھ عمل کیے تھے اُن کا کوئی حصہ اُن کو حاصل نہ ہوگا اور یہی ہے درحقیقت گمراہ ہو جانا اور بھٹک جانا بہت دور کا۔

الکہف (18) آیت 99 تا 105:

وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝٩٩ وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ
يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝١٠٠ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَمْعًا ۝١٠١ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ
نُزُلًا ۝١٠٢ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؕ ۝١٠٣ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ
يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝١٠٤ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝١٠٥

ترجمہ: اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کرلیں گے [99] اِس دن ہم جہنم کو (بھی) کافروں کے سامنے لا کھڑا کر دیں گے [100] جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور (امرِ حق) سن بھی نہیں سکتے تھے [101] کیا کافر یہ خیال کیے بیٹھے ہیں؟ کہ میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنا لیں گے؟ (سنو) ہم نے تو ان کفار کی مہمانی کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے [102] کہہ دیجیے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون (لوگ) ہیں؟ [103] وہ ہیں جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اِسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں [104] یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا، اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزن قائم نہ کریں گے [105]

تفسیر: اور جب قیامت کا وقت آئے گا تو ہم چھوڑ دیں گے ان کو کہ یہ ایک دوسرے میں گھتم گتھا ہو جائیں گے یا ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہو جائیں گے اور صور پھونکا جاوے گا پھر ہم سب کو جمع کرلیں گے اور دوزخ کو اس روز کافروں کے سامنے پیش کر دیں گے۔ قیامت کے نزدیک چھپٹی لوگ ہر چیز کھا جائیں گے، انسان کو بھی کھائیں گے یاجوج ماجوج جب آئیں گے تو وہ لوگ پورے کے پورے سمندر اور دریا کھا جائیں گے، ہر چیز کھائیں گے۔

جن کی آنکھوں پر دنیا میں ہی ہماری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ سن بھی نہ سکتے تھے۔ سو کیا پھر بھی ان کافروں کا خیال ہے کہ وہ میرے بندے یا بندوں ہی کو میرے مقابلے میں اپنا حمایتی بنا لیں گے، عیسیٰ علیہ السلام میرا بندہ ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا وہ میرے مقابلے میں آ کر تمہاری حمایت کرے گا، ہم نے ایسے کافروں کے لیے جہنم کو بنا رکھا ہے ابتدائی مہمان نوازی کے لیے۔

آپ ﷺ ان سے کہیے کہ کیا ہم تم کو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کی کرائی محنت گم ہو کر رہ گئی اور وہ اسی خیال میں ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم کامیاب ہیں، ہم اچھے کام کر رہے ہیں، میری ایک دکان تھی اب میری دن رات کی محنت سے دو دکانیں ہو گئی ہیں یعنی وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم کامیاب ہو رہے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا، ان کے سارے کام غارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان کے اعمال کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔

جن کی بھاگ دوڑ دنیا ہی میں گم ہو کر رہ گئی، آخرت مطلوب ہی نہیں، طے یہ کرو کہ طالب دنیا ہو یا طالب آخرت ہو اور اگر اصل میں وہ طالب دنیا ہیں تو قیامت کے دن ان کے اعمال اللہ تعالیٰ تولے گا ہی نہیں۔

المومنون (23) آیات 63 تا 65:

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾

ترجمہ: بلکہ ان کے دل اس طرف سے غفلت میں ہیں اور ان کے لیے اس کے سوا بھی بہت سے اعمال ہیں جنہیں وہ کرنے والے ہیں [63] یہاں تک کہ جب ہم نے اُن کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑ لیا تو وہ بلبلانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے [64] آج مت بلبلاؤ یقیناً تم ہمارے مقابلہ پر مدد نہ کیے جاؤ گے [65]

تفسیر: لیکن اُن کے دل اس وقت اس سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اُن کی اور بہت سی سرگرمیاں ہیں مشاغل ہیں، ان کے پاس خیرات اور بھلائی اور دین کے کام کے لیے وقت ہی نہیں ہے، دن رات تو یہ لگے رہتے ہیں دنیا کمانے کے اندر اور انہوں نے اپنا وقت صرف پیسہ کمانے کے لیے لگا دیا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم اُن خوش حال لوگوں کو عذاب میں دھر پکڑیں گے تو وہ فوراً چلاّ اُٹھیں گے۔ اس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ اب مت چلاّؤ، ہماری طرف سے تمہاری مدد نہ ہوگی۔

المؤمنون (23) آیات 112 تا 114:

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾
قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ تم زمین میں باعتبار برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے [112] وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم، گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیجیے [113] اللہ تعالیٰ فرمائے گا فی الواقع تم وہاں بہت ہی کم رہے ہو اے کاش! تم اسے پہلے ہی سے جان لیتے؟ [114]

الفرقان (25) آیات 68 تا 69:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ
مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

ترجمہ: اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا [68] اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اِسی میں رہے گا [69]

تفسیر: تین کبیرہ گناہ وہ ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا، جب تک سچے دل سے توبہ نہ کی جائے۔

(1) شرک سب سے بڑا گناہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگنا۔

(2) قتل ناحق

www.KitaboSunnat.com

(3) زنا

اور حق کے ساتھ قتل کرنے کی تین صورتیں ہیں:

(1) اسلام کے بعد کوئی دوبارہ کفر اختیار کرے، جسے ارتداد کہتے ہیں۔

(2) شادی شدہ ہو کر بدکاری کا ارتکاب کرے یعنی زنا کرے۔

(3) یا کسی کو قتل کر دے ناحق۔

اِن صورتوں میں قتل کیا جائے گا۔

حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا، کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے کہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ اس نے کہا اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا، اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی، اِس نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِن باتوں کی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

(البخاری، تفسیر سورۃ البقرۃ، مسلم، کتاب ایمان، باب کون الشرک اقبح الذنوب)

آیت نمبر 69 سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے بھی قبر کا ایک عذاب ہے کیونکہ اس آیت میں ہے کہ قیامت کے دن اُس کا عذاب دُگنا کر دیا جائے گا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے بھی عذاب ہوگا۔ جسے ہم عذابِ قبر بھی کہہ سکتے ہیں۔

القصص (28) آیت 59:

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ترجمہ: تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے۔ اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم و ستم پر کمر کس لیں [59]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: اور نہیں ہے آپ ﷺ کا پروردگار ایسا کہ وہ بستیوں کو غارت کر دے برباد کر دے جب تک کہ اُن بستیوں کی مرکزی بستی میں کوئی اپنا رسول نہ بھیج دے کہ وہ اُن لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے، اور ہم ان بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اسی حالت میں کہ وہاں کے باشندے بہت ہی شرارت کرنے لگیں۔

الزمر (39) آیت 53:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿53﴾

ترجمہ: (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے[53]

تفسیر: اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ میری جانب سے آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جنہوں نے کفر وشرک کر کے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ اگر خلوصِ دِل کے ساتھ توبہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔

الحدید (57) آیت 18:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿18﴾

ترجمہ: بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں۔ اِن کے لیے یہ بڑھایا جائے گا اور اِن کے لیے پسندیدہ اجر وثواب ہے[18]

الحدید (57) آیت 14:

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿14﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں پھنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک وشبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے والے نے دھوکے میں ہی رکھا [14]

تفسیر: منافق کہیں گے اے مسلمانو کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ مسلمان کہیں گے کہ ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو گمراہی اور فتنہ میں پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے کہ کب اسلام کی طرف بڑھوں یا نہ بڑھوں اور اسلام کے حق ہونے میں تم شک رکھتے تھے کہ کیا پتا آخرت ہونی بھی ہے یا نہیں کیونکہ یہ دنیا تو نقد ہے اس کی ہر شے نقد ہے۔ اور تم کو تمہاری خواہشات نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ یہاں تک کہ بہت دیر ہوگئی اور تم پر اللہ کا حکم آ پہنچا اور تم کو دھوکہ دینے والے شیطان نے اللہ کے ساتھ دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور تم نے قرآن کو مانا نہ دلائل ومعجزات کو مانا۔

الحشر (59) آیات 19 تا 21:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنسٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيٓ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثٰلُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

ترجمہ: اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں [19] اہل نار اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں۔ جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں (اور جو اہل نار ہیں وہ ناکام ہیں) [20] اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوفِ الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں [21]

تفسیر: وہ لوگ جو ایسے عملوں سے غافل ہوگئے جن میں ان کا فائدہ تھا اور جن کے ذریعے سے وہ اپنے نفسوں کو عذابِ الٰہی سے بچا سکتے تھے۔ یوں انسان خدا فراموشی سے خود فراموشی تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی عقل اس کی صحیح راہ نمائی نہیں کرتی، آنکھیں اس کو حق کا راستہ نہیں دکھاتیں اور اس کے کان حق کے سننے سے بہرے ہو جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ نتیجتاً اس سے ایسے کام سرزد ہوتے ہیں جس میں اس کی اپنی تباہی وبربادی ہوتی ہے۔

جنہوں نے اللہ کو بھول کر یہ بات بھی بھلائے رکھی کہ اس طرح سے وہ اپنے ہی نفسوں پر ظلم کر رہے ہیں اور ایک دن آئے گا کہ جو اپنے لیے دنیا میں بڑے بڑے پاپڑ بیلتے تھے، جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔ اور جنہوں نے اللہ کو یاد رکھا، اس کے احکام کے مطابق زندگی گزاری اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ یہ دونوں فریق یعنی جنتی اور جہنمی برابر نہیں ہوں گے۔ اُس دِن اہل جنت عیش کر رہے ہوں گے اور اہل جہنم دوزخ کی آگ میں جلائے جا رہے ہوں گے۔

جس طرح امتحان کی تیاری کرنے والا کامیاب اور دوسرا جو تیاری نہیں کرتا وہ ناکام ہوتا ہے، اِسی طرح اہل ایمان وتقویٰ جنت کے حصول میں کامیاب ہوں گے گویا دنیا دارالعمل اور دارالامتحان ہے۔ جس نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس کے انجام سے بے خبر ہو کر زندگی نہیں گزاری وہ کامیاب ہوگا اور جو دنیا کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہوا اور انجام سے غافل ہوا، سمجھو کہ وہ ناکام ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ اگر یہ قرآن مجید پہاڑ پر اتارتا تو پہاڑ بھی باوجود اتنی سختی اور وسعت وبلندی کے، خوفِ الٰہی سے ریزہ ریزہ ہوجاتا۔ یہ انسان کو قرآن مجید کی عظمت وبلندی اور اعلیٰ ترین ہونے کے بارے میں سمجھایا اور ڈرایا جا رہا ہے کہ تجھے عقل وفہم کی صلاحیتیں دی گئی ہیں۔ لیکن اگر یہ قرآن سن کر تیرا دل کوئی اثر قبول نہیں کرتا تو اے انسان تیرا انجام بہت برا ہے۔

المعارج (70) آیات 10 تا 16:

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿10﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿11﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿12﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُــــْٔوِيْهِ ﴿13﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿14﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴿15﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿16﴾

ترجمہ: اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا [10] (حالانکہ) ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے، گناہ گار اِس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو [11] اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو [12] اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا [13] اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تاکہ یہ اسے نجات دلا دے [14] مگر ہرگز یہ نہ ہوگا، یقیناً وہ شعلہ والی (آگ) ہے [15] جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے [16]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر: اور کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا حالانکہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے۔ اُس روز تو ہر مجرم یہ چاہے گا کہ کسی طریقے سے مجھے اِس عذاب سے بچانے کے لیے فدیہ میں لیے جائیں، میرے بیٹے، میری بیوی اور بھائی میرا سارا کنبہ جو مجھے پناہ دیا کرتا تھا اور تمام اہل زمین سب کو فدیہ میں دے دیا جائے اور کسی طرح اُس کو عذاب سے بچا لیا جائے۔ نہیں اب تو تمہیں خود ہی بُگتنا ہے کوئی تمہاری طرف سے فدیہ میں نہیں دیا جائے گا، مگر ہرگز یہ نہ ہوگا یقیناً اُن کے لیے شعلہ والی آگ ہے جو اُن کے منہ اور سر کی کھال کھینچ لے گی اور اُن کی ہڈیاں رہ جائیں گی۔

الاعراف (7) آیات 167 تا 168:

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٦٧ وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝١٦٨

ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرنا چاہیے کہ آپ کے رب نے یہ بات بتلا دی کہ وہ اُن یہود پر قیامت تک ایسے شخص کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو اُن کو سزائے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا بلاشبہ آپ کا رب جلدی ہی سزا دے دیتا ہے اور بلاشبہ وہ واقعی بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے [167] اور ہم نے دنیا میں اِن کی مختلف جماعتیں کر دیں۔ بعض ان میں نیک تھے اور بعض ان میں اور طرح تھے اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے کہ شاید باز آجائیں [168]

تفسیر: اِس صدی میں ہٹلر (Hitlor) نے تقریباً ساٹھ لاکھ یہودی قتل کیے تھے۔ اُن میں سے تھے کچھ صالح بھی اور کچھ اور طرح کے لوگ بھی تھے۔ لیکن اُن میں کچھ ایسے ناخلف لوگ پیدا ہو گئے جو کتاب تورات کے وارث بنے اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو بخش دیا جائے گا جو سراسر غلط فہمی کا شکار ہیں، اللہ اِن کو سخت عذاب کی وعید دے رہا ہے۔

الرعد (13) آیت 11:

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کرلیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں [11]

تفسیر: ہر شخص کی حفاظت کے لیے کچھ فرشتے مقرر ہیں جن کی بدلی ہوتی رہتی ہے کچھ اس کے آگے اور کچھ اس کے پیچھے کہ وہ اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب تک موت کا وقت نہیں آتا فرشتے ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کرلیتا ہے تو اُسے بدلتا نہیں۔ سوائے اللہ کے کوئی ان کا کارساز نہیں۔

النور (24) آیت 2:

اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

ترجمہ: زناکار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ اِن پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے، اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے [2]

تفسیر: بدکاری کی ابتدائی سزا جو اسلام میں عبوری طور پر بتائی گئی تھی وہ سورہ النساء آیت 15 میں گزر چکی ہے اس میں کہا گیا تھا کہ اس کے لیے جب تک مستقل سزا مقرر نہ کی جائے، ان بدکار عورتوں کو گھروں میں بند رکھو پھر جب سورۂ نور کی یہ آیت نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا اس کے مطابق بدکار مرد و عورت کی مستقل سزا مقرر کردی گئی ہے اور وہ ہے کنوارے (غیر شادی شدہ) مرد و عورت کے لیے سو سو کوڑے اور شادی شدہ مرد و عورت کو سو سو کوڑے اور سنگساری کے ذریعے سے مار دینا۔

(صحیح مسلم، کتاب الحدود باب حد الزنی والسنن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے شادی شدہ زانیوں کو عملاً سزائے رجم دی اور سو کوڑے بڑی سزا میں مدغم ہو گئے اور اب شادی شدہ زانیوں کے لیے صرف رجم (سنگساری) ہے۔ سزا کا اصل مقصد ہے کہ لوگ اس سے عبرت پکڑیں۔ بدقسمتی سے آج کل برسرِ عام سزا کو انسانی حقوق کے خلاف باور کرایا جاتا ہے۔ جس طرح مشرک اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے در پر جھکتا ہے اسی طرح ایک زنا کار غیروں سے اپنا منہ کالا کراتا ہے یا کراتی ہے۔ یوں مشرک اور زانی میں ایک عجیب معنوی مناسبت پائی جاتی ہے۔

فاطر (35) آیت 15:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ۝

ترجمہ: اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خوبیوں والا ہے [15]

تفسیر: اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز خوبیوں والا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ غنی اور حمید ہے۔ وہ اتنا بے نیاز ہے کہ سب لوگ اگر اس کے نافرمان ہو جائیں تو اس سے اس کی سلطنت میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور سب اگر اطاعت گزار بن جائیں تو اس سے اس کی قوت میں زیادتی نہیں ہوگی۔ بلکہ نافرمانی سے انسانوں کا اپنا ہی نقصان ہے اور اللہ کی عبادت و اطاعت سے انسانوں کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ پس ہر نعمت جو اس نے بندوں پر کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ صرف حمد و شکر کا مستحق ہے۔

المؤمن (40) آیت 60:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝

ترجمہ (1): اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ یقیناً ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے [60]

ترجمہ (2): اور تمہارا رب تو کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کی بنا پر اعراض کرتے ہیں وہ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر [60]

تفسیر: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو طلب حاجات اور مدد کے لیے پکارنا کسی صورت بھی جائز نہیں ہے، یعنی کسی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجت روائی کے لیے پکارنا اُس کی عبادت ہے اور عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی جائز نہیں۔

(1) حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے پچھلے پہر آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے، رات کے پچھلے پہر ایک ندا ہوتی ہے کہ ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ میں اُسے بخش دوں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اُسے عطا کروں۔

(2) حدیث ہے کہ انسان سے مانگا جائے تو اُسے گراں گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا معاملہ یہ ہے کہ اُس سے نہ مانگو تو وہ ناراض ہوگا۔

(3) حدیث ہے کہ دعا کو عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ (مسند احمد، 271/4، مشکوۃ الدعوات)

التکویر (81):

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝٢ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝٣ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ وَ
إِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝٥ وَ إِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَ إِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝٧ وَ إِذَا الْمَوْءُودَةُ
سُئِلَتْ ۝٨ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝٩ وَ إِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَ إِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝١١ وَ إِذَا الْجَحِيمُ
سُعِّرَتْ ۝١٢ وَ إِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ
الْكُنَّسِ ۝١٦ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝١٧ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝١٩ ذِي قُوَّةٍ عِندَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝٢٠ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝٢١ وَ مَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝٢٢ وَ لَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ
الْمُبِينِ ۝٢٣ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝٢٤ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝٢٥ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝٢٦ إِنْ
هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝٢٧ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝٢٨ وَ مَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ
الْعَالَمِينَ ۝٢٩

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا [1] اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے [2] اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے [3] اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی [4] اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے [5] اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سمندر بھڑکائے جائیں گے [6] اور جب جانیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی [7] اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا [8] کہ کس گناہ کی وجہ سے وہ قتل کی گئی؟ [9] اور جب نامہ اعمال کھول دیئے جائیں گے [10] اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی [11] اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی [12] اور جب جنت نزدیک کردی جائے گی [13] تو اس دن ہر شخص جان لے گا جو کچھ لے کر آیا ہوگا [14] میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے [15] چلنے پھرنے والے چھپنے والے ستاروں کی [16] اور رات کی جب جانے لگے [17] اور صبح کی جب چمکنے لگے [18] یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے [19] جو قوت والا ہے، عرش والے اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ ہے [20] جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے امین ہے [21] اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے [22] اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے [23] اور یہ غیب کی باتوں کے بتلانے میں بخیل بھی نہیں [24] اور یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں [25] پھر تم کہاں جا رہے ہو [26] یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت نامہ ہے [27] (بالخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے [28] اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے [29]

الْهُمَزَة (104):

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۫ۖ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا ہو غیبت کرنے والا ہو [1] جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے [2] وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا [3] ہرگز نہیں یہ تو ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا [4] اور تجھے کیا معلوم ایسی آگ کیا ہوگی؟ [5] وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہوگی [6] جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی [7] وہ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی ہوگی [8] بڑے بڑے ستونوں میں [9]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النّمل (27) آیات 83 تا 84:

وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَ لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

ترجمہ: اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ان لوگوں کے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے گھیر گھار کر لائیں گے پھر وہ سب کے سب الگ کر دیئے جائیں گے [83] جب سب کے سب آ پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم نے میری آیتوں کو باوجود یہ کہ تمہیں ان کا پورا علم نہ تھا کیوں جھٹلایا؟ اور یہ بھی بتلاؤ کہ تم کیا کچھ کرتے رہے؟ [84]

تفسیر: یعنی زانیوں کا ٹولہ، شرابیوں کا ٹولہ وغیرہ کو اِدھر اُدھر اور آگے پیچھے ہونے سے روکا جائے گا اور سب کو ترتیب دار لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم لوگوں نے میری آیتوں کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اور بغیر سوچے سمجھے میری آیتوں کو جھٹلاتے رہے۔

(1) کچھ لوگ اللہ کی آیتوں کو یہ کہہ کر جھٹلاتے ہیں کہ ہم تو اَن پڑھ ہیں ہمیں اللہ کی آیات سمجھ نہیں آتیں اور اس طرح وہ گناہ پہ گناہ کرتے رہتے ہیں جان بوجھ کر اور قرآن کو نہیں سمجھتے۔

(2) اسی طرح کچھ لوگ یہ کہہ کر قرآن نہیں سمجھتے کہ قرآنی آیات کوئی سمجھ نہیں سکتا، قرآن کے ایک لفظ کے ستر مطلب نکلتے ہیں جو کہ سراسر غلط کہتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے راہِ ہدایت کتاب کا پہلا باب ''قرآن کی آیات صاف صاف اور واضح ہیں'' پڑھیں۔

اوپر کی آیات میں اللہ تعالیٰ یہی فرما رہا ہے کہ اگر تم لوگوں کو قرآنی آیات کا مکمل علم نہیں تھا اور مکمل علم نہ ہونے کی آڑ میں تم گناہ پہ گناہ کرتے رہے تو تم لوگوں کو میری آیات کا علم حاصل کرنا چاہیے تھا اور پرہیزگار و متقی بننا چاہیے تھا، لہٰذا تم اپنی اس غلطی کی وجہ سے جہنم میں جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب 14

غیبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاحزاب (33) آیت 56:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو[56]

تفسیر: اس آیت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبہ ومنزلت کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں آپ ﷺ کی ثنا وتعریف کرتا ہے اور آپ ﷺ پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتے بھی آپ ﷺ کی بلندئ درجات کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رحمت بھیجنا تو آپ ﷺ پر رحمت نازل فرمانا ہے۔

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں تا کہ آپ ﷺ کی تعریف میں علوی اور سفلی دونوں عالم متحد ہو جائیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! پڑھنا اس لیے صحیح نہیں ہے کہ اس میں نبی ﷺ سے خطاب ہے اور یہ صیغہ نبی کریم ﷺ سے عام درود کے وقت منقول نہیں ہے اور تحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ! چونکہ آپ ﷺ سے منقول ہے اس وجہ سے اسے پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں مزید براں اس کا پڑھنے والا اگر غلط عقیدہ سے پڑھتا ہے کہ آپ ﷺ درود کو براہِ راست سنتے ہیں تو یہ عقیدہ غلط ہے اور قرآن واحادیث کے خلاف ہے، کیونکہ تمام انبیاء اور اولیاء اللہ جو کہ اس دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں یعنی فوت شدگان ہیں اُن کو پکارنا یا اُن سے کلام کرنا، یا یہ سمجھنا کہ وہ ہر طرح کی پکار اور آواز سنتے ہیں، یہ سب قرآن کی تعلیمات کے خلاف ہے اور یہ شرک کہلاتا ہے۔ اسی طرح اذان سے قبل اسے پڑھنا بھی بدعت ہے جو کہ ثواب نہیں ہے۔

سب فوت شدگان اب عالم ارواح میں ہیں اور دنیا میں زندہ اشخاص کے لیے عالم ارواح غیب کی دنیا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، سورۃ المومن آیت نمبر 60 میں کہ ''اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے ہی دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ یقیناً ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی غیب کی چیز کو پکارنا شرک ہے پھر چاہے وہ مقرب انبیاء یا فوت شدہ اولیاء اللہ ہی کیوں نہ ہوں۔ جیسا کہ بتوں سے باتیں کرنا اور ان سے دعائیں کرنا شرک ہے کیونکہ بت بے جان ہیں، زندہ نہیں ہیں اسی طرح فوت شدگان جو اس دنیا میں اب بے جان ہیں، زندہ نہیں ہیں عالم ارواح میں ہیں اُن سے باتیں کرنا یا اُن کو پکارنا منع ہے یا یہ سمجھنا کہ وہ اُن کا پکارنا سن رہے ہیں، یہ سب شرک ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہم جانتے ہیں یعنی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ! پڑھتے ہیں، ہم درود کس طرح پڑھیں؟ اس پر آپ ﷺ نے وہ درود ابراہیمی بیان فرمایا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الاحزاب)

اس کے علاوہ احادیث میں درود کے اور بھی صیغے آتے ہیں، جو پڑھے جا سکتے ہیں۔ نیز مختصراً صلی اللہ علیٰ رسول اللہ وسلم بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

الصّٰفّٰت (37) آیت 79:

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾

ترجمہ: نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو [79]

تفسیر: اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام پر تمام جہانوں میں سلامتی بھیج رہا ہے۔

یٰسٓ (36) آیات 55 تا 58:

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾

ترجمہ: جنتی لوگ آج کے دن اپنے (دلچسپ) مشغلوں میں ہشاش بشاش ہیں [55] وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے [56] ان کے لیے جنت میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور بھی جو کچھ وہ طلب کریں [57] مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں "سلام" کہا جائے گا [58]

تفسیر: اللہ تعالیٰ کا یہ سلام فرشتے اہل جنت کو پہنچائیں گے یا اہل جنت کو اللہ تعالیٰ خود سلام سے نوازے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجرات (49) آیت 12:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اِس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔[12]

تفسیر: ظن کے معنی ہیں گمان کرنا یعنی اچھے تقویٰ والے لوگوں کے متعلق ایسے گمان رکھنا کہ جن کی کوئی حقیقت نہ ہو اور تہمت کے ضمن میں آتے ہوں اِسی لیے اِس کا ترجمہ بدگمانی کیا جاتا ہے اور حدیث میں اس کو اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ یعنی سب سے بڑا جھوٹ کہہ کر اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ (البخاری، کتاب الادب، باب یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن، صحیح مسلم، کتاب البر باب تحریم الظن والتجسس)

وہ لوگ جو کھلے عام گناہ کرتے ہوں اُن کے لیے اُن کے گناہوں پر بدگمانی رکھنا، یہ وہ بدگمانی نہیں ہے جسے یہاں گناہ کہا گیا ہے۔

اور اِس ٹوہ میں رہنا کہ کسی کی کوئی خامی یا عیب معلوم ہوجائے تا کہ اسے بدنام کیا جائے، یہ تجسس ہے جو منع ہے اور حدیث میں بھی اس سے منع کیا گیا ہے بلکہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کسی کی خامی یا کوتاہی تمہارے علم میں آ جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو، نہ کہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کرتے پھرو، بلکہ جستجو کر کے عیب تلاش کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

غیبت کا مطلب ہے کہ دوسرے لوگوں کے سامنے کسی کی برائیوں اور کوتاہیوں کا ذکر کیا جائے جسے وہ برا سمجھے اور اگر اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کی جائیں جو اس کے اندر موجود ہی نہ ہوں تو وہ بہتان ہے۔ غیبت اور بہتان اپنی اپنی جگہ دونوں ہی بڑے جرم ہیں۔ یعنی کسی مسلمان بھائی کی کسی کے سامنے برائی بیان کرنا ایسے ہی ہے جیسے مُردار بھائی کا گوشت کھانا۔ مُردار بھائی کا گوشت کھانا تو کوئی پسند نہیں کرتا لیکن غیبت لوگوں کی نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرغوب غذا ہے۔ اوپر آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ بدگمانی گناہ ہے اور اللہ کے نیک بندوں کی غیبت اور اُن پر جھوٹے الزام لگانا صرف بدگمانی کے بل بوتے پر بہت بڑا گناہ ہے۔

بیان: اوپر آیت نمبر 56 سورت الاحزاب میں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج رہا ہے اور اللہ تعالیٰ انسانوں کو حکم دے رہا ہے کہ حضور ﷺ پر درود وسلام بھیجو، اسی لیے تمام مسلمان نماز میں حضور ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی درود وسلام اور اُن کی آل پر بھی درود بھیجا جاتا ہے نماز میں۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت پسند فرماتا تھا کیونکہ اُن کا دِل بہت صاف تھا اور وہ بہت ہی نیک اور سچے انسان تھے اُن کا دِل کسی غیر اللہ کی عبادت کے لیے راضی نہیں ہوتا تھا۔

اوپر سورت الصّٰفّٰت آیت 79 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام پر تمام جہانوں میں سلام بھیجا ہے اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اُن کے ایمان دار بندے تھے۔

اسی طرح مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیاء اللہ رحمہم اللہ، نیک مسلمان حضرات رحمہم اللہ سب اللہ تعالیٰ کے انتہائی مقرب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر نے تقریباً ساٹھ لاکھ یہودی مارے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے خلاف ہٹلر کے دل میں اِس لیے اتنا غصہ اور غضب ڈالا کیوں کہ یہودی حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف نازیبا باتیں کرتے تھے جو یقیناً جھوٹ ہوتی تھیں، یعنی بہتان لگاتے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوئے۔

اوپر سورت یٰسٓ آیت نمبر 58 میں اللہ تعالیٰ جنتی نیک لوگوں پر سلام بھیج رہا ہے جن میں انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیاء اللہ رحمہم اللہ اور نیک لوگ رحمہم اللہ سب شامل ہیں۔ اسی طرح سے جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں جو اِس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں جن میں اولیاء اللہ رحمہم اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، اگر کوئی اُن کے خلاف بات کرے یا اُن کو برا بھلا کہے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے غصہ اور غضب کو دعوت دینے والی بات ہے۔

جیسا کہ اوپر قرآن کی آیت میں ہے کہ بدگمانی مت کرو، بدگمانی گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ انتہائی مقرب اور نیک بندے جنھوں نے اللہ کی راہ میں کئی کئی جہاد کیے اپنے جانوں اور مالوں کے ساتھ جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنھوں نے غزوات میں شرکت کی اور کچھ اُن میں سے شہید ہوئے اور کچھ غازی کہلائے اُن کے بارے میں سنی سنائی بے سند تحریریں پڑھ کر اگر اُن کے بارے میں کوئی بُری بات کی جائے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ اور غضب کو دعوت دینا ہوگا۔ بلکہ اگر کوئی غلط تحریر اللہ کے نیک بندوں کے بارے میں وجود میں ہے تو اُسے فوراً ضائع کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا چاہیے تاکہ کوئی بھی اللہ کے نیک بندوں کے بارے میں بدگمانی کا شکار نہ ہو اور کہیں کوئی مسلمان اُس تحریر کو پڑھ کر شیطان کے وسوسے کا شکار نہ ہو جائے اور کہیں وہ جہنم کی آگ کا ایندھن نہ بن جائے۔

اللہ تعالیٰ کا دین قرآن مجید میں ہے اور صحیح احادیثِ مبارکہ میں ہے نہ کہ کسی کی برائی کرنے میں ہے۔

یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ کسی انسان کے دل میں کیا ہے کہ آیا وہ انسان اندر سے اچھا ہے یا برا ہے ہم آج کے دور کے کسی بھی زندہ انسان کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے کہ آیا وہ شخص نیک ہے یا برا ہے مگر اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگمانی گناہ ہے لہٰذا ہمیں ہر مسلمان شخص کو نیک سمجھنا چاہیے جب تک کہ اُس کے گناہ سرِ عام سامنے نہ آ جائیں۔ وہ لوگ جو اِس دنیا میں اپنا دفاع کرنے کے لیے زندہ نہیں ہیں اُن کے بارے میں غلط باتیں کیسے کوئی وثوق سے کرسکتا ہے۔ اُن فوت شدہ اشخاص کا معاملہ اب اللہ کے پاس ہے، لہٰذا کسی کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرنے والا شخص خود ہی اللہ تعالیٰ کے غضب اور جہنم کو دعوت دیتا ہے لہٰذا کسی مسلمان بھائی کے بارے میں بدگمانی اپنے دل میں نہیں رکھنی چاہیے خاص کر وہ لوگ جو فوت ہو چکے ہیں اُن کے بارے میں بدگمانی دل میں ہرگز نہیں رکھنی چاہیے۔

حضور ﷺ اور چار خلفاء راشدین کا ذکر ہندوؤں کی ہزاروں سال پرانی کتاب ''کلکی پرانا'' باب نمبر 2 آیت نمبر 5 میں بھی ہے کہ ''حضور ﷺ اپنے چار ساتھیوں کے ذریعے مدد کیے جائیں گے۔'' جو کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ چار ساتھی

(1) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.KitaboSunnat.com

(2) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(3) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(4) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

یعنی وہ نیک ہستیاں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ اُن کے دنیا میں آنے سے ہزاروں سال پہلے اپنی کتابوں اور صُحیفوں میں کر رہا ہے، وہ ہستیاں اللہ تعالیٰ کی کتنی پسندیدہ ہوں گی اس کا تو کوئی اندازہ بھی نہیں کرسکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام، اولیاء اللہ رحمہم اللہ، نیک بندوں رحمہم اللہ، فرشتوں علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بات کرنے والا (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے گا اور جہنمی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو شیطانی حملوں اور وسوسوں سے محفوظ رکھے اور تمام مسلمان ہمیشہ اتفاق سے بھائی بھائی بن کر رہیں۔ (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفرقے میں مت پڑو

ال عمران (3) آیت 103:

وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَ کُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ گئے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ [103]

بیان: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں تفرّقے میں نہ پڑو۔ اگر ہم مسلمان یہ کہیں کہ ہم دیوبندی ہیں، وہابی ہیں یا سنی ہیں وغیرہ وغیرہ تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کی خلاف ورزی ہو گئی، وہ اس طرح کہ ہم نے آپس میں فرقے بنا لیے، جیسا کہ اوپر آیت میں صاف ہے کہ "آپس میں تفرّقے میں نہ پڑو۔" کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کامل ہدایات آجانے کے بعد اختلاف اور فرقہ بندی کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

لہٰذا مسلمانوں کو صرف اپنے آپ کو مسلمان ہی کہلانا چاہیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق۔

الحدید (57) آیت 19:

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ ٭ۖ وَ الشُّہَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ وَ نُوۡرُہُمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ "۱۹"

ترجمہ: اللہ پر اور اس کے رسول پر جو ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں اِن کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے، اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں [19]

حدیثِ مبارکہ: آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی کی تلاش اور کوشش میں رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان ⑩

1 112131 415161

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ